بفضله تعالي

كتاب المحبة والشوق

مولفه و مترجمه

مولوي سيد مهديعلي صاحب تحصيلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپه خانه میں سنه ۱۲۸۶ هجري مطابق سنه ۱۸۷۰ ع

میں چھاپي گئي *

قيمت ۸ آنه

الذین آمنوا اشد حبا للہ

بفضلہ تعالی

کتاب المحبۃ والشوق

مولفہ و مترجمہ

مولوی سید مہدیعلی صاحب تحصیلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۲۸۶ ھجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ ع

میں چھاپی گئی *

قیمت ۸ آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علي رسولہ سیدالمرسلین وعلي الہ و اصحابہ واھلبیتہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ کے بندہ گنہگار مہدی علي ابن سید ضامن علي غفراللہ ذنوبہ اصحاب ذوق اور ارباب شوق کي خدمت میں عرض کرتا ھی کہ کتاب احیاء العلوم جسکي تعریف نہیں ھو سکتي اکثر میرے مطالعہ میں رہا کرتي اور کبھي کبھي بہ وقت فرصت میں اُس کے بعض مضامین کو اُردو میں لکھا کرتا اور مثنوي مولانای معنوي رحمۃ اللہ علیہ کے حکایات اور اشعار موقع مناسب پر ملا دیا کرتا ان دنوں میں بعض احباب نے فرمایش کي کہ احیاءالعلوم کي کتاب المحبت میں سے عمدہ عمدہ مضامین منتخب کرکے بطور ایک رسالہ کے اُردو میں لکھہ دو اور جا بجا اشعار اور حکایات مثنوي کي بھي ملا دو چنانچہ میں نے اُسیطرح پر اُس کتاب کو ختم کر دیا اگرچہ یہہ کتاب بلفظہ ترجمہ اُس کا نہیں ھی بلکہ کہیں مضمون اُس کا کم ھو گیا ھی اور کہیں اور کتابوں کا مضمون بڑھہ گیا ھی مگر تب بھي اکثر مضامین اُسي کتاب کي ھیں اللہ جلشانہ مجھہ کو اور میرے دوستوں اور جملہ مومنین کو اِسکے دیکھنے سے فائدہ پہنچاوے آمین ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اُسي خدا کو زیبا هی جو اپنے دوستونکے دلونکو پاک کر دیتا هی کہ وہ دنیا کي خوبي اور طراوت پر نظر نہیں کرتے اور اُنکے باطنوں کو صاف کر دیتا هی کہ سواے اُسکے کسي طرف آنکھہ اُٹھا کر نہیں دیکھتے پھر اُنکو خالص کر لیتا هی کہ اُسي کے بساط عزت پر بیٹھے رهتے هیں پھر اُنپر اپني اسما و صفات کي تجلي چمکاتا هی کہ وہ انوار معرفت سے روشن هو جاتے هیں پھر اُنکو اپنا جمال بے پردہ دکھلاتا هی کہ آتش محبت میں جل جاتے هیں پھر اُنپر اپني جلال کا حجاب کر دیتا هی کہ جس سے صحراء عظمت و کبریا میں بھٹکتے پھرتے هیں پھر جب اُسکے جلال کو ملاحظہ کرکے کچھہ حظ اُٹھاتے هیں تو اُنکو دهشت سے بیهوش کر دیتا هی کہ عقل و بصیرت سے بیخبر هو جاتے هیں اگر نا اُمید هوکر لوٹنے کا قصد کرتے هیں تو لوٹنے نہیں دیتا اور خطاب کرتا هی کہ کیوں اپني جهالت اور عجلت سے مایوس هوکر پھرے جاتے هو صبر کرو اور جلدي نہ مچاؤ پس نہ پھر سکتے هیں نہ پہنچ سکتے هیں نہ دور رہ سکتے هیں نہ نزدیک جا سکتے هیں حیران هوکر دریاے معرفت میں غرق هو جاتے هیں اور رحمت کاملہ نازل هو محمد صلي الله علیہ و سلم پر جنکي ذات پر نبوت کا خاتمہ هو گیا اور اُنکے آل و اصحاب پر جن کو خلق کي سیادت اور امامت کا عہدہ عنایت هوا *

بعد حمد و صلوٰۃ کے جاننا چاهیئے کہ الله جلشانہ کي محبت وہ مقام هی جسپر تمام مقامات کا خاتمہ هی اور یہہ وہ درجہ هی جسپر

تمام درجات کي انتہا هی بعد سمجھنے معني محبت کے معلوم هوتا
هی که کوئي مقام پہلے محبت سے نہیں هی مگر ایک مقدمه اُسي کے
مقدمات سے هی مثل توبه اور زهد اور صبر وغیره کے اور کوئي درجه
بعد محبت کے نہیں هی مگر وه ایک ثمره اور ایک نتیجه اُسي کے
ثمرات اور نتائج سے هی مثل شوق اور اُنس اور رضاء وغیره کے اور
کوئي مقام گو کیساهي عزیز الوجود کیوں نہو ایسا نہیں هی که جسکے
امکان پر کسیکو ایمان نه هووے مگر محبت الله جلشانه کي عجب
مقام هی که اُس کے امکان پر ایمان لانیوالے بھي کم هیں یہاں تک که
بعضے علماء اُس کے امکان سے اِنکار کرتے اور کہتے هیں که الله جلشانه
کي محبت کے سواے اِس کے اور کچھه معنے نہیں هیں که همیشه اُس
کي اطاعت کي جاوے کیونکه محبت کے لیئیے ضرور هی که محبوب
اُسي جنس اور اُسي کے مثل هووے اور جب که وه علماء محبت
سے اِنکار کرتے هیں تو اُنس اور شوق اور لذت مناجات اور تمام لوازم
محبت سے بھي اِنکار کرتے هیں پس ضرور هی که اِس امر سے حجاب
دور کیا جاوے اور حقیقت محبت کي بیان کي جاوے اِس لیئے هم
اِس کتاب میں اول تو محبت کے باب میں شریعت کي شہادت
لائینگے پھر اُس کي حقیقت اور اسباب کو بیان کرینگے پھر اِس امر
کو لکھینگے که سواے الله جلشانه کے اَور کوئي استحقاق محبت کا نہیں
رکھتا پھر اِسکو بیان کرینگے که سب سے بڑھکر لذت دیدار کي هی پھر
بیان کرینگے که دیدار آخرت میں موقوف هی اِسپر که دنیا میں اُس
کي معرفت حاصل هووے پھر بیان اِس بات کا کرینگے که وه کون سے
سبب هیں که جن سے محبت الله جلشانه کي بڑھے پھر اُسکو بیان
کرینگے که کیا سبب هی که اِنسان محبت میں باهم تفاوت رکھتے

هیں پھر بیان کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ سمجھہ لوگوں کي اُس کے معرفت سے قاصر ہی پھر معنے شوق کے بیان کرینگے پھر بیان کرینگے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے محبت رکھتا ہی پھر بیان کرینگے کہ محبت کي علامتیں کیا ہیں جس سے معلوم ہو کہ بندہ اپنے خدا کو چاھتا ہی پھر معنے اِس کے بیان کرینگے پھر اِس میں جو دل کو کشادگي ہوتي ہی اُس کو لکھینگے پھر رضا کے معنے اور اُس کي فضیلت اور حقیقت بیان کرینگے پھر اِس کو بیان کرینگے کہ دعا اور گناہ سے مُحبت جاتي نہیں رھتي پھر کچھہ حکایتیں اور باتیں عاشقوں کي نقل کرینگے پس اتنے بیان اِس کتاب میں ہیں *

بیان شریعت کے گواھونکا ثبوت میں محبت میں بندہ کے ساتھہ خدا ے عزوجل کي

اِس کو جاننا چاھیئے کہ تمام اُمت کا اِس پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلي‌الله علیه وسلم کي محبت فرض ہی پس اگر محبت کا وجود نہ ہوتا تو فرضیت اُس کي کس طرح ہوتي اور محبت کے معنے طاعت کے نہیں ہیں اِس لیئے کہ طاعت نتیجہ اور ثمرہ محبت کا ہی اور محبت کے ثبوت کي دلیل یہہ ہی کہ خود اللہ جلشانہ فرماتا ہی یحبہم ویحبونہ کہ اللہ جلشانہ اُن سے مُحبت رکھتا ہی اور وہ اُس سے محبت رکھتے ہیں دوسرا قول اللہ عزوجل کا یہہ ہی والذین امنوا اشد حباللہ کہ اِیمان‌والے سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں تو اِس آیہ سے محبت اور تفاوت محبت کا ثبوت

هوتا هی اور حضرت صلي‌الله علیه وسلم نے چند حدیث میں الله جلشانه کي محبت کو ایمان کے شرط میں بیان فرمایا هی چنانچه ابو زر بن عقیلي نے حضرت سے سوال کیا که یا رسول الله ایمان کیا هی آپ نے جواب دیا که ایمان یهه هی که الله اور اُس کے رسول سے سب سے بڑهکر محبت رکهے اور دوسري حدیث میں آپ نے فرمایا هی که کوئي ایمان نهیں لاتا جب تک که الله اور اُس کا رسول سب سے زیاده اُس کے محبوب نه هوں اور ایک حدیث میں بیان فرمایا هی که کوئي بنده ایمان نهیں لاتا جب تک که میں اُس کے نزدیک اُس کے اهل و عیال اور دولت و مال اور سب آدمیوں سے زیاده محبوب نه هوں اور ایک روایت میں هی که جب تک اُس کي جان سے زیاده محبوب نه هوں اور کیوں نه هو خود الله جلشانه فرماتا هی که اگر تمهارے باپ اور بیٹے اور بهائي اور مال اور دولت اور تجارت زیاده محبوب هونگے به نسبت الله اور اُس کے رسول کے تو تم اُس کے حکم کے منتظر رهو اور اُس کو محل تهدید و انکار میں ارشاد فرمایا هی اور حضرت رسول صلي‌الله علیه و سلم نے حکم کیا هی که الله اور اُس کے رسول سے محبت رکهو چنانچه فرمایا هی که الله جلشانه سے محبت رکهو کیونکه وه هر روزه تم کو نعمتیں پهنچاتا هی اور مجهسے محبت رکهو اِس لیئے که الله مجهسے محبت رکهتا هی جاننا چاهیئے که اِن آیات و احادیث سے ثابت هوا که محبت اور طاعت میں فرق هی طاعت صرف ثمرهٔ محبت اور نتیجهٔ محبت هی نه اصل حقیقت محبت پس جو لوگ محبت کي حقیقت سے انکار کرتے هیں وه بادهٔ محبت کے مزه سے بیخبر هیں اور هر چند مرد عاقل اِس سخن آشنا سے دیوانه هی اور افسوں محبت اُس کے نزدیک افسانه لیکن

دل شناسد که چیست جوهر عشق	عقل را زهره بصارت نیست

پروانه کو خبر هی که تلخي درد شمع میں کیا حلاوت هي اور دیوانه کو معلوم هی که زنجیر کي جهنکار میں کیا کیفیت هی قطعه

تو نازنین جهاني و ناز پرورده	ترا ز سوز درون و نیاز ما چه خبر
چو دل بمهر نگارے نه بستهٔ اي مه	ترا ز حالت عشاق بینوا چه خبر

روایت میں آیا هی که ایک شخص نے حضرت صلي‌الله علیه و سلم سے آکر کہا که یا حضرت میں آپ کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر هم کو چاهتے هو تو فقر پر مستعد رهو پهر اُس نے کہا که میں الله جلشانه کو چاهتا هوں آپ نے فرمایا که اگر خدا کو چاهتے هو تو بلاء کے تحمل پر آماده رهو اور حضرت عمر رضي‌الله تعالي عنه سے منقول هی که ایک مرتبه حضرت صلي الله علیه و سلم نے مصعب ابن عمیر کو دیکها که وه چلے جاتے هیں اور ایک بکري کے کهال کا کمر بند کمر سے باندهے هوئے هیں که اُن کو دیکهکر حضرت صلي الله علیه و سلم نے فرمایا که دیکهو اِس شخص کو که کس طرح پر الله نے اُس کے دل کو روشن کیا هی میں نے دیکها تها که اُس کي والدین کسطرح پر اُسکي پرورش کرتي تهي عمده عمده غذائین اُسکو دیتي تهي اب الله اور اُس کے رسول کي محبت نے اُس کا یهه حال کر دیا هی جو که تم دیکهه رهے هو اِن احادیث سے ثابت هوا که محبت الله جلشانه اور اُس کے رسول صلي‌الله علیه و سلم کي اُسي کو هوگي جو که فقر اور بلا پر مستعد رهیگا اور فقر کو فخر سمجهیگا اور بلا اور مصیبت پر شکر کریگا اِس لیئے که عاشق کو صرف یهه کافي هی که معشوق کے سواے کسي طرف التفات

نہ کرے اُسکي محبت سے کام رکھے اگر وہ لطف کرکے اپنے پاس بلاوے
تو اُس کي مہرباني ہي اور اگر بہ قہر اُسکو دور کرے تو اُس کي مرضي
ہي بلکہ ہزار مرتبہ معشوق اُس کو نکالے وہ اُس کا کوچہ نہ چھوڑے
اور ہزار طرح اپنا دامن چھوڑاوے وہ اُس کا دامن ہاتھہ سے نہ دے اگر
چلے تو اُسي کي طرف اگر بھاگے تو اُسي کي جانب کسي طرح پر
طلب نہ چھوڑے کما قیل

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید
جان بر لب است در دل حسرت کہ از لبانش
نگرفت ہیچ کامي جان از بدن بر آید

ہزار معشوق اُن کا اُن سے منہہ چھپاوے وہ اُس کي دیدار کي خواہش
نہ چھوڑیں اور جب تک وہ اپنا جمال نہ دکھلاوے اُسکے کوچہ سے نہ ہٹیں
ہر وقت زبان حال سے یہي پکارتے رہیں

بنماي رخ کہ خلقي والہ شوند و حیران
بکشاي لب کہ فریاد از مرد و زن بر آید

بلکہ جو عاشق صادق ہیں وہ قہر میں زیادہ لطف پاتے ہیں اور فقر
اور بلا پر زیادہ شکر کرتے ہیں چنانچہ حضرت بایزید بسطامي رح جس
روز فقر و بلا سے فارغ رہتے تو کہتے کہ الہي تو نے آج نان دي مگر نان
خورش کہاں ہي یعنے کیا خفگي ہی کہ آج کوئي مصیبت نہیں دي
اسلیئے کہ مصیبت تو عاشقوں کے حصہ میں ہي

زاهد انرا جنة الفردوس باید نزل گاه
عاشقانرا لذت اندر قعر زندانست و بس
لطف او را عام و خاص ونیک و بد یابنده‌اند
قهر او را پیش رفتن کار خاصانست و بس

عاشق وهي هی که اگر ایک لمحه میں محبوب اُس کا اُسکو هزار بار دار پر کهینچے اور اپنے آپ کو اُس سے بیزار بناوے تب بهي وه بدستور ثابت قدم رهے اور اگر هزار مرتبه جسم اُس کا پاره پاره کرے تب بهي وه کچهه الم نه پاوے اور اگر اُس کو درکات دوزخ میں ڈال دے تب بهي وه کچهه پرواه نه کرے جیسا که حضرت ادریس علي نبینا وعلیه التحیة والثنا فرماتے که اوکان بیني و بینک بحر من نار لخضت فیها شوقا الیک که الهي اگر میرے اور تیرے بیچ میں ایک آگ کا دریا حایل هوتا تو تیرے شوق میں اُس میں کود پڑتا اور اُس سے نه نکل جاتا *

حکایت

لکها هی که بني اِسرائیل میں ایک شخص تها که وه دریاء محبت میں ڈوبا هوا اور آتش عشق میں جلا هوا تها خداوند عالم نے اُس کي محبت دکهلانیکو اُسکا اِمتحان لیا اور اُسوقت کے نبي کو حکم دیا که اِس شخص سے کهه دو که تیرے واسطے جهنم میں جگهه هی تو کیوں اِس قدر عبادت کرتا هی نبي نے اُس سے جاکر کها وه نهایت خوشي سے وجد میں آیا اور کها که الحمدلله پیام دلدار کا تو لائے اب تک تو هم جانتے تهے که همارا اُس محفل میں کچهه ذکر هي نهیں هی اب معلوم هوا که جهنم میں همارے واسطے جگهه تجویز کي گئي هی اِس سے بڑهکر اور کیا خوشي هوگي تب اُس نبي کو اِلهام هوا که تم نے

ہمارے عاشقوں کو دیکھا ہماري محبت نے کس طرح پر اُن کو بے
خبر کر رکھا هی که هماري رضا پر راضي اور هماري قضا پر شاکر هیں
مولاناي معنوي اپني مثنوي میں لکھتے هیں که ایکبار مرتبه الله جلشانه سے
حضرت موسي علیه السلام نے عرض کي که الهي وہ خصلت کیا هی
جس سے مجھے تیري محبت زیادہ هو جواب هوا که ای موسي میرے
سوا کسي طرف التفات نه کر میرے قہر کو دوسرے کي محبت سے بہتر
جان اور بلا اور مصیبت میں بهي میرا دامن نه چهوڑ ای موسي تو
آخر هوشیار اور جوان اور عقیل هی کیوں میرا دامن چهوڑیگا جب
که تو جانتا هی که مجهه کو تجهه سے محبت هی خیال کر که بچه اپني
ماں کا دامن کب چهوڑتا هی ماں اُس کو مارتي جاتي هی وہ اُسي کي
بدن سے چپٹتا جاتا هی وہ هٹاتي جاتي هی وہ اُسیکا دامن پکڑتا هی کما قیل

گفت چون طفلي به پیش والده	وقت قہرش دست هم درو ے زده
خود نداند که جز او دیار هست	هم ازو مخمور و هم از او ست مست
مادرش گر سیلئي بر وي زند	هم به مادر آید و بر وي تند
از کسي یاري نه خواهد غیر او	ز وست جمله شر او و خیر او
خاطر تو هم ز مادر خیر و شر	التفاتي نیست جا هاي دگر

اور خبر مشہور میں آیا هی که حضرت ابراهیم علیه السلام نے ملک
الموت سے وقت نزع کے فرمایا که تم نے دیکها هی که کوئي دوست
اپنے دوست کو مارتا هو اُس وقت الله جلشانه نے وحي کي که تمنے
کسي دوست کو دیکها هی که دوست کے ملنے سے نفرت کرتا هو تب
حضرت ابراهیم نے فرمایا که ای ملک الموت اب اپنا کام کرو لیکن یہه

رتبه اُسي شخص کا هی جو که دل و جان سے الله جلشانه کو چاهتا هی اور جب که وه جانیگا که موت سے میرا محبوب ملیگا تو اُس کے لیئے دل اُس کا بیقرار هوگا اور سواے موت کے کچهه اچها معلوم نه هوگا اور اِسي واسطے الله جلشانه نے فرمایا هی که فتمنوا الموت ان کنتم صادقین که ای یهود اگر تم سچے هو که تم خداے جلشانه کو چاهتے هو تو موت کي خواهش کرو اِس لیئے که یهه ذریعه هماري وصال کا هی

مولانا فرماتے هیں

چون تمنوا موت گفت اي صادقین
صاد قم جانرا بر افشانم برین

مرگ شیرین گشت ونقلم زین سرا
چون قفص هشتن پریدن مرغ را

جانهاي بسته اندر آب و گل
چو ن رهند از آب و گلها شاد دل

درهواي عشق حق رقصان شوند
همچو قرص بدر بي نقصان شوند

اي حریفان من از انها نیستم
کز خیالاتي درین ره ایستم

مردن اینساعت مراشیرین شداست
بل هم احیاء پئي من آمداست

اقتلوني یا ثقاتي لائما
ان في قتلي حیاتي دائما

اور حضرت سید کائنات صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که الهي مجهه کو اپني محبت عطا کر اور محبت اُس کي جو مجهے چاهتا هی اور محبت اُس شی کي جو تیري محبت سے مجهے نزدیک کرے اور اپني محبت کو مجهے آب سرد سے زیاده محبوب کر ایک مرتبه ایک اعرابي حضرت صلي الله علیه و سلم کے پاس آیا اور کهنے لگا که یا حضرت قیامت کب هوگي آپ نے پوچها که تو نے اُس کے واسطے کیا سامان جمع کیا هی اُس نے کها که نه میں نے نماز نه بهت

نے روزہ کثرت سے جمع کیا ھی ھاں میں اللہ جلشانہ اور اُس کے رسول کي محبت رکھتا ھوں آپ نے فرمایا کہ جو جس کو چاھیگا وہ اُسي کے ساتھہ رھیگا حضرت انس رضي اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ھیں کہ بعد اِسلام کے مسلمان کسي چیز سے اِس قدر خوش نہیں ھوئے جتنے کہ اِس بات سے خوش ھوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ھی کہ جس نے اللہ جلشانہ کے خالص محبت کا مزہ چکھا وہ دنیا کي طلب نکریگا اور سب آدمیوںسے وحشت کرنے لگیگا سچ ھی بیت

خواب راحت شد ازان دیدہ کہ دیدن دانست
رفت آسایش ازان دل کہ طپیدن دانست

اور عاشق صادق کي علامت یہي ھي کہ اُس کے نظر میں محبوب کے سوا کوئي نہ سماوے اور سب سے اُس کو تعلق چھوٹ جاوے اور کوئي خواھش اُس کے دل میں نہ رھے مراد و مطلوب اُس کا صرف محبوب ھو پس اِسي واسطے جو عاشق خدا کا ھوگا اُس کو دنیا سے کچھہ علاقہ نہ رھیگا طالب مولي طالب دنیا نہ ھوگا جیسا کہ مولانائے معنوي مجنون کے حال میں ایک حکایت لکھتے ھیں کہ وہ لیلي کے طلب میں اُنٹني پر سوار ھو کر چلا اُنٹني بچہ کے محبت سے پیچھے پھر پھر آتي اور مجنون کو منزل لیلي تک نہ پہنچاتي کہ آخر اُس نے ناقہ کو چھوڑا اور کوچہ محبوب میں پہنچا

بود مجنون را سبک رو ناقۂ
ور بجز لیلي مراو را فاقۂ
جاي دیگر بود لیلي را نکو
شد سوار ناقہ مجنون سوئے او
ناقہ را میراند مجنون ھر زمان
بچہ از ناقہ بماندش ناگھان

میل مجنون جانب لیلی کشان ‌ ‌ میل ناقه جانب طفلش دوان

یکدم ار مجنون ز خود غافل شدے ‌ ‌ ناقه گردیدی و واپس آمدے

عشق و سودا چونکه پر بودش بدن ‌ ‌ می نبودش چاره از بیخود شدن

آنکه او باشد مراقب عقل بود ‌ ‌ عقل را خود عشق لیلی در ربود

لیک ناقه بس مراقب بود چست ‌ ‌ چونکه او دیدی مهار خویش سست

فهم کردی زو که غافل گشت ودنگ ‌ ‌ روسپس کردی بیک ره بید رنگ

چون بخود باز آمدی دیدے ز جا ‌ ‌ کو پسش رفتست بس فرسنگها

در سه روزه ره بدین احوالها ‌ ‌ ماند مجنون در تردد سالها

گفت ای ناقه چو هر دو عاشقیم ‌ ‌ هر دو ضد بس همره نالایقیم

نیستت بر وفق من مهر و مهار ‌ ‌ کرد باید از تو صحبت اختیار

این دو همره همدگر را راهزن ‌ ‌ گمره آن جان کو فرو ناید ز تن

جان ز هجر عرش اندر فاقهٔ ‌ ‌ تن ز عشق خار بن چون ناقهٔ

جان کشاید سوی بالا بالها ‌ ‌ در زده تن در زمین چنگالها

تا تو با من باشی ای مرده وطن ‌ ‌ پس ز لیلی دور ماند جان من

راه نزدیک و بماندم سخت دیر ‌ ‌ سیر گشتم زین سواری سیر سیر

سر نگون خود را ز اشتر در فگند ‌ ‌ گفت سوزیدم زغم تا چند چند

آنچنان افگند خود را سخت زیر ‌ ‌ که مخلخل گشت جسم آن دلیر

چون چنان افگند خود را سوے پست ‌ ‌ از قضا آن لحظه هم پایش شکست

پای را بر بست گفتا گو شوم ‌ ‌ در خم چوگانش غلطان میروم

عشق مولی کی کم از لیلی بود ‌ ‌ گوی گشتن بهر او اولی بود

گوی شو میگرد در میدان عشق ‌ ‌ غلط غلطان در خم چوگان عشق

خانه ویران کن فرود آئی ز وی ‌ ‌ تا یکی وابستهٔ مرکب شوے

راه لذت از درون نه از برون ‌ ‌ چند آبادانی و قصر و حصون

قصر چیزي نیست ویران کن بدن
گنج در ویرانی است ای میر من
این نمي بیني که در بزم شراب
مست آنکو خوش شود کو شد خراب
گرچه بر نقشست خانه بر کنش
گنج جو و ز گنج آبادان کنش

اور حضرت حسن بصري رحمة الله علیه فرماتے هیں که جس نے اپنے خداے جلشانه کو پهچانا وه اُس سے محبت کریگا اور جس نے دنیا کو پهچانا وه اُس سے نفرت کریگا اور مومن لهو ولعب میں نه رهیگا تا که غافل هو اور جب وه فکر کریگا تب غمگین هوگا اور حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے هیں که الله جلشانه کے مخلوقات میں ایسے لوگ هیں که جن کو جنت اور اُس کي نعمتیں تو ذکر سے بازهي نهیں رکهتیں تو اُن کو دنیا کب باز رکهه سکیگي اور روایت میں آیا هی که حضرت عیسي علي نبینا وعلیه الصلوة والسلام کا گذر تین شخصوں پر هوا جنکے جسم لاغر اور رنگ زرد هو گئے تهے آپ نے پوچها که کس لیئے تمهارا یهه حال هی اُنهوں نے کها که دوزخ کے خوف سے آپ نے فرمایا که خداے جلشانه پر واجب هی که ڈرنیوالے کو بچاوے پهر وهاں سے چلے تو اور تین شخصوں کو دیکها که وه لاغري بدن اور زردي چهره میں اُن سے بهي بڑهه کر تهے اُن سے بهي آپ نے وهي پوچها اُنهوں نے کها که جنت کے شوق نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که الله جلشانه پر واجب هی که جو تم چاهتے هو وه تم کو دے آگے جب بڑهے تو آپ نے اور تین آدمیوں کو دیکها که جنکي لاغري اور ناتواني حد سے زیاده تهي اور جنکے چهرے نور کے آئینه معلوم هوتے تهے اُن سے بهي آپ نے وهي سوال کیا اُنهوں نے کها که الله جلشانه کي محبت نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که تم هي مقربان بارگاه هو

تم هي خاصان درگاه هو تم هي نزديکان حضرت اعلي هو اور عبدالواحد بن زيد کهتے هيں که ميرا گذر ايک شخص پر هوا جو که برف ميں سوتا تها ميں نے پوچها که تجهه کو برف کي سردي! نهيں معلوم هوتي اُس نے کها که جس کو الله جلشانه کي محبت نے سب سے بے تعلق کر ديا هو اُس کو برف کي سردي کيا معلوم هو و لنعم ما قيل

گداي کوي تو از هشت خلد مستغني است
اسير بند تو از هر دو عالم آزاد است

اور حضرت سري سقطي رحمةالله عليه فرماتے هيں که روز قيامت کے تمام اُمتيں اپنے انبيا کے نام سے پکاري جائينگي که اى اُمت موسىٰ اور اى اُمت عيسىٰ اور اى اُمت محمد صلي‌الله عليه و سلم سواے عاشقان جمال ايزدي کے که وہ اِس طرح پکارے جائينگے که اى خدا کے چاهنے والو چلو اپنے محبوب کے پاس که يهه سنکر اُن کو ايسي خوشي هوگي که قريب هوگا که دل اُن کے پهٹ جاويں اور اُن کو شادي مرگ هو جاے اور هرم بن حيان فرماتے هيں که مومن جب اپنے پروردگار کو پهچانيگا اُس سے محبت کريگا اور جب محبت کريگا تب اُس کي طرف چليگا اور جب اِس کي حلاوت پاويگا تب دنيا کو هرگز خواهش کي نظر سے اور آخرت کو سستي اور غفلت کي نظر سے نه ديکهيگا اور وہ اپنے جسم سے تو دنيا ميں رهتا هي اور اپني روح سے آخرت ميں هي اور يحيي بن معاذ نے فرمايا هي که عفو سے اُس کے گناه دور هوتے هيں پهر اُس کے رضا کا کيا پوچهنا هي اور اُس کي رضا سے سب کام پورے هوتے هيں تو اُسکي محبت کا کيا

ذکر هی اور اُس کي محبت عقل کو کھو دیتي هی بھر اُس کے تودد
کا کیا کہنا هی اور اُس کي مودت سب چیز کو جو سواے اُس کے
هی بھلا دیتي هی تو اُس کے لطف کا کیا ٹھکانا هی اور بعض کتابوں
میں لکھا هی کہ اللہ جلشانہ فرماتا هی کہ ای میرے بندہ جو تیرا حق
مجھہ پر هی اُسي کي قسم هی کہ میں تجھے چاھتا هوں تو تجھہ کو
بھي قسم هی اُس حق کي جو میرا تیرے اُوپر هی کہ تو بھي مجھکو
دوست رکھہ اور یحیي بن معاذ نے فرمایا هی کہ ایک رائي کے دانہ کے
برابر محبت مجھکو زیادہ بھلي معلوم هوتي هی بہ نسبت عبادت ٧٠
برس کے جو بغیر محبت کے هو ولنعم ماقیل

بہ کہ عمري بي نیاز اندر نماز	پیش حق یک نالہ از روي نیاز

محبت کي حقیقت اور اُسکے اسباب کا بیان

جاننا چاھیئے کہ محبت کے واسطے معرفت یعنے پہچان کا هونا
ضرور هی اِسلیئے کہ اگر پہچان نہ هوگي تو محبت کیونکر هوگي پس
جس چیز کي ادراک سے کسي قسم کي لذت حاصل هو وہ چیز دل
کو محبوب هوگي اور جس سے کچھہ ایذا هو وہ دل کو مبغوض هوگي
پس محبوب کے معنے یہہ هیں کہ طبیعت کو اُس کے جانب رغبت
هو اور مبغوض کے معنے یہہ هیں کہ طبیعت کو اُس سے نفرت هو
پس اگر طبیعت کي رغبت بڑھہ جاوے تو اُس کو عشق کہینگے اور
اگر نفرت بڑھہ جاوے تو اُس کو عداوت کہینگے *

اصل دوسري

جب که محبت جاننے اور پہچاننے پر موقوف هی تو جتني خواهش
كي قسميں هونگي اُتني هي محبت كي بهي قسميں هونگي پس هر ايک
خواهش كو ايک ايک قسم كي چيزوں كي ادراک كي قوت هی اور اُن
ميں سے بعضے چيزوں كي ادراک سے ايک قسم كي لذت حاصل هوتي
هی اور به سبب اُس لذت کے طبيعت كو اُس طرف رغبت هوتي
هی اور وهي چيز طبيعت سليم كو محبوب هو جاتي هی مثلاً آنكهه كو
اچهي صورتوں اور پاكيزه شكلوں کے ديكهنے سے ايک قسم كي لذت ملتي
هی اور كانوں كو اچهي آوازوں اور موزوں راگوں کے سننے سے فرحت
هوتي هی اور قوت شامه كو اچهي خوشبوؤں کے سونگهنے سے ايک
كيفيت هوتي هی اور قوت ذايقه كو اچهے كهانوں سے اور قوت لامسه
كو نرم اور نازک چيزوں کے چهونے سے لذت حاصل هوتي هی غرضكه
جب اِن حواسوں كو اِن چيزوں کے ادراک سے لذت ملتي هی تو
طبيعت كو لا محاله اُن كي جانب ميل و رغبت هوتي هی يہانتک
كه خود حضرت سيد كائنات عليه افضل التحيات نے فرمايا هی كه
مُجهكو تمهاري دنيا كي تين چيزيں پياري هيں خوشبو اور عورتيں
اور ميري آنكهه نماز سے ٹهنڈهي هوتي هی پس حضرت نے خوشبو كو
محبوب فرمايا حالانكه آنكهه اور كان كو اُس سے كچهه حظ نهيں هی
صرف قوت شامه كو اُس سے حظ هوتا هی اور عورتوں كو محبوب فرمايا
حالانكه اُن سے صرف قوت باصره اور لامسه كو حظ هوتا هی نه قوت
شامه اور ذايقه اور سامعه كو اور نماز كو فرمايا كه اُس سے خنكي چشم
هوتي هی اور اُسي كو سب سے بڑهه كر محبوب اپنا بتلايا اور يهه ظاهر

هي كه يهه حواس خمسه ظاهري اُس سے كچهه حظ نهيں پاتي بلكه وه چهٹهواں حواس هي جو دل كا مركب هى اور اُس كو وهي جان سكتا هي جو كه دل ركهتا هى اور حواس خمسه كي لذتوں ميں تو جانور بهي اِنسان كے شريك هيں پس اگر محبت صرف اُنهيں چيزوں پر منحصر هووے جنكو يهه حواس خمسه ظاهري جان سكتے هيں اور اِسي دليل سے يهه كها جاوے كه چونكه الله جلشانه حواس كے ادراك سے باهر هي اور خيال ميں نهيں آ سكتا تو پهر كيونكر اُس كي نسبت محبت كا اطلاق هو سكے تو اِنسان كي خاصيت هي باطل هو جاے اور اُس ميں اور جانوروں ميں جو تميز به نسبت چهٹهويں حواس كے هى جس كو عقل يا نور يا دل يا جو كچهه كهو باقي نه رهے بڑا بد نصيب وه شخص جو محبوب حقيقي كي محبت كا منكر هو اور بڑا بد بخت وه اِنسان جو معشوق اصلي كے عشق سے بے خبر هو نادان وهي هى جو اُس كي معرفت نه چاهے جاهل وهي هى جو اُس سے دوستي نه ركهے ٹوٹيں وه هاتهه جو اُس كا دامن نه پكڑ سكيں پهوٹيں وه آنكهيں جو اُسكا جمال نه ديكهه سكيں

بيت

بشكند دستي كه خم در گردن ياري نه شد
كور به چشمي كه لذت گير ديداري نه شد

جو لوگ الله جلشانه كي محبت سے اِنكار كرتے هيں وه نهيں جانتے كه بصيرت باطني قوت ميں بصيرت ظاهري سے بهت بڑهه كر هى اور دل كي نظر آنكهه سے بهت زياده تيز هى اور جمال باطني جس كو عقل ديكهتي هى وه جمال ظاهري سے جس كو آنكهه ديكهتي هى بهت

بہتر ہی اسي لیئے بلا شبہہ دل کو اُن امور الہي کے جاننے سے جنکو یہہ حواس ظاہري نہیں جان سکتے ایک عجیب لذت حاصل ہوتي ہی کہ اِن حواس کي لذتوں سے بہت بڑھہ کر ہی اور اِسي واسطے طبع سلیم اور عقل صحیح کو جو رغبت اُسکي طرف ہوتي ہی وہ بہت قوي ہوتي ہی اور محبت کے معنے سواے اِسکے اور کچھہ نہیں ہیں کہ جس چیز کے چاہنے سے لذت ہووے اُس کي طرف رغبت کرنا کہ جس کي تفصیل اب آئیگي پس یہہ سمجھہ کر اللہ جلشانہ کي محبت سے وہي اِنکار کریگا جو کہ بہائم کے درجہ سے نہ نکلا ہو اور اِنہیں ظاہري حواسونکے مدرکات پر لذتوں کو منحصر جانتا ہو مولاناے معنوي فرماتے ہیں

ایہا المحبوس في رہن الطعام   سوف تنجو ان تحملت الفطام

اغتذا بالنور کن مثل البصر   وافق الاملاک یا خیر البشر

چون ملک تسبیح حق را کن غذا   تا رہي ہمچون ملایک از اذا

قوت جبریل از مطبخ نہ بود   بود از دیدار خلاق وجود

این چراغ شمس کو روشن بود   نہ ز فتیلہ و پنبۂ و روغن بود

سقف گردون کو چنین دایم بود   نہ ز طناب و اُستني قایم بود

ہمچنان این قوت ابدال حق   ہم ز حق دان نہ ز طعام نہ ز طبق

جسم شانرا ہم ز نورا سرشتہ اند   تا ز روح و ز ملک بگذشتہ اند

حبذا خواني نہادہ در جہان   لیک از چشم خسیسان بس نہان

نور مي نوشد مگر نان میخورد   لالہ میکارد بصورت میچرد

چون شرارے کو خورد روغن ز شمع   نور افزاید ز خوردش بہر جمع

نان خوري را گفت حق لا تسرفوا   نور خوردن را نگفت است اکتفوا

اصل تیسری

اِنسان اپنی ذات کو چاهتا هی اور غیر کو بهی اپنی هی ذات کے لیئے چاهتا هی تا که وہ همیشه بنا رهے اور کبهی وہ فنا نه هووے اسی واسطے موت اور قتل سے ڈرتا هی اور اُس کو برا جانتا هی اِسی لیئے اِنسان اول صحت اپنی چاهتا هی پهر اپنے مال اور اولاد اور دوست آشناؤں کی بقا چاهتا هی اِس لیئے که در حقیقت اُن کی بقا وہ اپنی ذات کی بقا سمجهتا هی که نام اُس کا باقی رهیگا اور جس قدر مال اور دولت اور کنبه قبیله اُس کا زیادہ هوگا اُس کو وہ اپنی شوکت اور عزت کی ترقی سمجهیگا پس اِن سب کی محبت دراصل محبت اپنی ذات کی هی دوسرے اُس شخص کو چاهتا هی جس نے اُس کے ساتهه احسان کیا هو اور اُس کو فائدہ پهنچایا هو لیکن دراصل اُن سے محبت کرنا عین اپنے ساتهه محبت کرنا هی مثلاً کسی کو طبیب سے جس نے اُس کا علاج کیا هو محبت هو تو وہ محبت اِس سبب سے هی که اُس نے اُس کو صحت دی تو یهه محبت اپنے هی ذات کی هوئی تیسرا سبب آدمی کسی کو دوست رکهے بغیر خیال کسی فائدہ کے جو اُس سے حاصل هو مثلاً محبت حسن و جمال کے که خود حسن و جمال باعث محبت هی اور دل کو اُس کی طرف میل هوتا هی گو که کسی قسم کا فائدہ اُس سے قضاء شهوت وغیرہ کا نه هو مثلاً آدمی سبزہ زار اور گلزار اور دریا اور نهر اور عمارات لطیفه کو چاهتا هی اور اُن کے دیکهنے سے اُس کا دل خوش هوتا هی اور سوائے دل کی لذت کے اور کسی قسم کا فائدہ اُس سے حاصل نهیں هوتا *

اصل چوتھي حسن و جمال کے معنے

جاننا چاهیئے کہ جو خیالات اور محسوسات کي تنگي میں گرفتار
هی وہ جانتا هی کہ حسن و جمال کے یہي معنے هیں کہ اعضا مناسب
هوں شکل اچھي هو صورت پاکیزہ هو رنگ سرخ هو اور جس میں یہہ
سب باتیں جمع هوں اُس کو حسین و جمیل جانتا هی اور جو شکل
و صورت سے خارج هووے اُس کو جمیل و حسین نہیں جانتا حالانکہ
یہہ غلطي اُس کي سمجھہ کي هی بلکہ حسن و جمال کے یہہ معنے هیں
کہ جس چیز کا جو کمال هی وہ اُس میں هووے پس جو چیز کمال
میں کامل هوگي وهي جمال میں کامل کہلاویگي مثلاً اِنسان اچھا وهي
هی جس کے اعضا مناسب هوں اور جس کا رنگ سرخ هو جس کا
قد و قامت معتدل هو اور گھوڑا اچھا وهي هوگا جس میں گھوڑے کي
صفات اچھے جمع هوں خط اچھا وهي کہلائیگا جس کے حروف با قاعدہ
اور درست هوں پس گھوڑے میں اگر اِنسان کي صفات اور اِنسان میں
گھوڑے کي صفات هوں تو وہ هرگز اچھا نہ کہلائیگا بلکہ برا ٹھہریگا غرضکہ
هر ایک چیز کا حسن و جمال علحدہ علحدہ هی اور وہ شکل و صورت
پر مُنحصر نہیں هی بلکہ اُن چیزوں پر بھي اطلاق حسن کا هوتا هی
جو حواس خمسہ کے ادراک سے خارج هیں مثلاً اخلاق نیک وہ
جس اِنسان میں هونگے تو وہ صاحب خلق حسن کہلائیگا اِسي واسطے
جسطرح پر کہ حسن صورت کا صورت کے کمال پر اطلاق هوتا هی حسن
سیرت کا سیرت کے کمال پر اطلاق هوتا هی بلکہ حسن صورت باعث
اُسقدر محبت کا نہیں هی جسقدر کہ حسن سیرت باعث محبت هی
ورنہ کیوں اِنسان انبیاء اور اولیاء اور ائمہ اور صحابہ اور مجتہدین اور

اساتذہ اور فقراء کو دوست رکھیں حالانکہ اُن کی دوستي کہ وہ حسن سیرت کے باعث ھی عشق صورت پر غالب ہوتي ھی اور تمام مال و متاع بلکہ اپنے جانوں کو اِنسان اُن پر قربان کر دیتا ھی اور اُنکے نام پر اپني جان فدا کرتا ھی تو یہہ محبت کچھہ اُنکي شکل و جمال ظاهري کے سبب سے نہیں ھی بلکہ سیرت و کمال باطني کے سبب سے ھی پس معلوم ہوا کہ جمال باطني بھي باعث محبت ھی بلکہ وہ مُحبت جمال ظاهري کي محبت پر غالب ھي *

اصل پانچویں

کبھي محب اور محبوب میں باھم مُحبت کا ایک اور ھي سبب ہوتا ھی کہ جسکے سبب سے دونوں میں محبت ہو جاتي ھی کہ وہ باعث نہ جمال ھی نہ کسي قسم کا فائدہ بلکہ فقط تناسب ارواح کہ خواہ نخواہ بلا کسي اور سبب کے باھم محبت ہو جاتي ھی الحاصل اِس تمہید سے ثابت ہوا کہ محبت کے پانچ سبب ھیں اور ھم دعوي کرتے ھیں کہ اِن پانچوں سبب سے مستحق محبت فقط ایک ذات پاک وحدہ لا شریک لہ کي ھی اور کوئي دوسرا مستحق محبت في ذاتہ نہیں ھی یہانتک کہ انبیا و اولیا کہ اُن کي محبت بھي بذاتہ نہیں ھی بلکہ اُن کي محبت عین محبت اللہ جلشانہ کي ھی اِسلیئے کہ محبوب کا محبوب محبوب ھی محبوب کا رسول و پیغامبر محبوب ھی محبوب کا محب محبوب ھی تو اِن سب کي محبت عین محبت الٰهي ھی شعر

عشق را با تو نسبتي است درست	بر در هر کہ رفت بر در تست

اب ھم اُن پانچوں سببوں کو بہ تفصیل بیان کرتے ھیں *

پہلا سبب کہ آدمي اپني هي ذات سے محبت رکھتا هی اور اپني بقا چاهتا هی

هم کہتے هیں کہ یہي سبب بڑا سبب الله جلشانہ سے محبت رکھنے کا هی اِس لیئے کہ جو شخص اپني ذات کو پہچانیگا اور اپنے پروردگار کو جانیگا وہ سمجھیگا کہ میري هستي میري ذات سے نہیں هی بلکہ اُسکا هست کرنیوالا اور اُسکا بنانیوالا اور اُسکا سنوارنیوالا اور اُسکا درست کرنیوالا اور اُس کو عدم سے وجود میں لانیوالا اور هي کوئي هی کہ جسنے اُس کو پیدا کیا جس نے اُسکو زندگي دي جس نے اُسکو کمال پر پہنچایا جسنے اُس کو وہ اسباب فراهم کر دیئے کہ جس سے اُس کي زندگي هی ورنہ اِنسان کیا هی عدم محض هی اگر فضل الهي شاملحال اُس کے نہ هوتا تو پردہ نیستي سے اُسکا جمال کس طرح نظر آتا اور اُس کو مراتب کمالي و جلالي کا یہہ مرتبہ کیونکر حاصل هوتا پس وجود و هستي اُسکي صرف اُسي حی و قیوم کے سبب سے هی جو کہ قایم بذاتہ هی اور دیگر اشیاء کا قیام اُس کي ذات سے هی پس جب کوئي شخص اپني هستي اور وجود کو دوست رکھیگا تو کیونکر اُسکو دوست نہ رکھیگا جس کے سبب سے اُس کي هستي هی اور جب اُسکو یقین اِس پر هوگا کہ ذات واجب‌الوجود وہ هی جس نے هم کو پیدا کیا اور هم کو بنایا اور همکو زندہ کیا اور هر حال اور هر وقت میں وهي باعث همارے قیام اور زندگي اورهستي کا هی تو ضرور وہ اُس سے محبت کریگا اور اگر یہہ جانکرپھر بهي اُس سے محبت نہ کرے تو جاننا چاهیئے کہ وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتا هی نہ اپنے پروردگار کو جانتا هی اور جب اُس کو پہچان هي نہیں هی تو محبت کیونکر

هوگي إسليئے كه محبت ثمرہ معرفت هي إسيواسطے حسن بصري رح نے فرمايا هی كه جو كوئي اپنے رب كو پہچانيگا وہ اُسكو چاهيگا اور جو دنيا كو پہچانيگا وہ اُس كو چھوڑيگا اور حديث شريف ميں آيا هی من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپني ذات كو پہچانا اُس نے اپنے رب كو پہچانا افسوس اُس آدمي كي بدنصيبي پر جو اپني ذات كو نه پہچانے اور سواے اپني صورت ظاهري كے اپنے جمال باطني كي حقيقت كو نه جانے مولانا فرماتے هيں

اي غلامت عقل وتدبيرات وهوش
تو چرائي خويش را ارزان فروش

هيچ محتاج مي گلگون نهٔ
ترک کن گلگونه تو گلگونهٔ

اي رخ چون زهرهات شمس الضحے
اي گداي رنگ تو گلگونها

باده كاندر خم همي جوشد نهان
ز اشتياق رويتو جو شد چنان

اي همه دريا چه خواهي كرد نم
وي همه هستي چه مي جوئي عدم

اي مه تابان چه خواهي كرد گرد
اي مه اندر پيش رويت روي زرد

تو بهر صورت كه آئي بايستي
كه منم اين والله آن تو نيستي

يكزمان تنها بماني تو ز خلق
درغم و انديشه ماني تا به حلق

آن تو كي باشي كه تو آن وا جدے
كه خوش و زيبا وسرمست خودے

مرغ خويشي صيد خويشي دام خويش
صدر خويشي فرش خويشي بام خويش

تو نهٔ اين جسم تو آن ديده
وا رهي از جسم اگر جان ديده

آدمي ديداست باقي گوشت پوست
هرچه جسمش ديده است آنچه نه اوست

گر تو آدم زاده چون او نشين
جملهٔ ذرات را در خود به بين

چيست اندر خم كه نهر اندر نيست
چيست اندر خانه كاندر شهر نيست

دوسرا سبب که آدمي اُسکو چاهتا هی جسنے اُسکے ساتهه اِحسان کیا هو اور اُسکو فائده پهنچایا هو

جاننا چاهیئے که جو شخص کسي کے ساتهه احسان و سلوک کرے یعنے اُسکو مال و دولت عطا کرے اور اُسکي حاجت برلاوے اور اُسکي اعانت کرے اور اُس سے بشیریں کلامي پیش آوے اور اُسکا معین و مددگار رهے اور اُسکو شر اعداء سے بچاتا رهے اور اُسکے مقاصد و مطالب بر لانے میں اسباب فراهم کر دیا کرے اور اُس کي خواهش پوري کر دیا کرے اُسکے عزیز و اقارب کو خوش و خرم رکهے تو ایسا شخص ضرور محبوب هو جائیگا اور آدمي اپنے محسن کو دل سے چاهنے لگیگا پس هم کهتے هیں که یهه وه سبب هی که جس سے ثابت هوتا هی که بسواے الله جلشانه کے اور کوئي مُستحق مُحبت کا نهیں هی اِس لیئے که اگر آدمي جانے اور سوچے تو وه سمجهیگا که محسن حقیقي سواے اُسکے کوئي دوسرا نهیں هی اور اُسکے احسانات کا کچهه ٹهکانا نهیں هی کوئي مُحاسب اُسکو شمار نهیں کر سکتا کوئي گننےوالا اُسکو گن نهیں سکتا جیسا که خود فرماتا هی وان تعدوانعمة الله لا تحصوها که اگر الله کے نعمتوں کا شمار کرو تو شمار نه کر سکوگے اور جو ظاهر میں احسان کرتے هیں وه محسن مجازي هیں درحقیقت وه احسان بهي اُسي کي جانب سے هی مثلاً کوئي شخص تجهے خزانه عطا کرے تو وه محسن حقیقي نهیں هی بلکه محسن مجازي هی حقیقي محسن الله جلشانه هی اِس لیئے که اُسنے خزانه جمع کر دیا اور دینےوالے کو توفیق دي که تجهے عطا کرے تو جس نے مال اور اِراده اور توفیق کو پیدا کیا وهي سچا محسن هی اگر الله جلشانه مال کو نه پیدا کرتا تو خزانه کهاں سے جمع هوتا اور

اگر دینیوالے کا دل تیری طرف راغب نہ کرتا تو وہ کیونکر تجھے دیتا اسلیئے کہ سب مطیع و فرمانبردار اُسي کے ھیں تو یہہ سب احسان در اصل اُسي کے ھوئے اور دینیوالا صرف ایک واسطہ ھوا یعنے جو شخص نظر غور سے احسانات کي طرف دیکھیگا تو وہ سوا‌ے اللہ جلشانہ کے کسي کو محسن نہ پاویگا اور کوئي احسان کرے وہ سمجھیگا کہ میرے خدا نے یہہ احسان کیا اللہ جلشانہ فرماتا ھی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ جہاں منہہ کروگے اللہ ھي کو پاوگے مولانا فرماتے ھیں

چون محمد پاک شد زین نار ودود	ھر کجا رو کرد وجہ اللہ بود
ھر کرا باشد بسینہ فتح باب	او بہر شہرے بہ بیند آفتاب
حق پدید است از میان دیگران	ھمچو مہ اندر میان اختران
جان نا محرم نہ بیند روي دوست	جز ھمان جان کاصل او از کوي اوست

پس اگر احسان کرنیوالے سے محبت رکھنا امر طبعي ھی تو کوئي شخص سواے اللہ جلشانہ کے مُستحق محبت نہیں ھی اور باوجود اُسکے اللہ جلشانہ سے محبت نہ رکھنا دلیل جہالت ھی کہ اُس کو محسن نہیں جانتے اور احسان کو محسن مجازي پر ختم کرتے ھیں حالانکہ یہہ کیسي غلطي ھی اِس غلطي کو ایک مثال سے سمجھنا چاھیئے کہ اگر کوئي سایل کسي بادشاہ سے کچھہ سوال کرے اور وہ اُس کو اپنے خزانہ سے کچھہ عطا کرے تو اول وہ اپنے وزیر کو حکم دیگا وزیر اپنے نائب سے کہیگا نائب خزانچي کو اجازت دیگا خزانچي اپنے ملازمون کو اجازت دیگا یہانتک کہ درجہ بدرجہ اُس سایل کو ایک سپاھي لاکر روپیہ حوالہ کریگا اب اگر وہ سایل سپاھي سے کہے کہ تو میرا محسن

هی تونے مجھے روپیہ دیا وہ کہیگا کہ جاہل کیوں ہوا ہی میں ملازم
خزانچی کا تھا اُسکا مطیع ہوں اُس نے کہا میں نے تجھے دیا ہی وہ
سمجھیگا کہ خزانچی میرا محسن ہی خزانچی اِنکار کریگا کہ مجھے نایب
نے اجازت دی میں نے دیا میں اِس خزانہ کا محافظ ہوں نہ مالک
تب اُس کی نظر نائب پرھوگی اور اُسکو محسن جانیگا وہ اِنکار کریگا
اور کہیگا کہ میں وزیر کا نوکر ہوں نہ خزانہ کا مالک تب وہ سایل
سمجھیگا کہ وزیر محسن ہی وزیر جو کہ خاص مقرب بارگاہ سلطانی ہی
خوف کریگا کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ تک یہہ خبر پہنچے اور مجھے وہ
اپنا شریک جانے تو وہ کہیگا کہ جہالت نہ کر ادب کو ہاتھہ سے نہ دے
مالک اِس خزانہ کا بادشاہ ہی نہ میں یہہ اِحسان اُس کا ہی تو اُسی
کو محسن سمجھہ تب اُس سایل کے سمجھہ میں آویگا کہ یہہ سبب
واسطہ تھے اصلی محسن بادشاہ ہی اور یہہ سب نوکر چاکر اُس کے
ہیں تب وہ دل سے بادشاہ کی تعریف کریگا اور اُس کو منعم اور
محسن جانیگا *

تیسرا سبب کہ آدمی کسیکو دوست رکھے بسبب اُسکی ذات کے نہ بنظر کسی فائدہ کے

طبیعت مجبول اسپر ہی کہ جس کسی کو نیک اور اچھا جانے
تو خواہ نخواہ اُس کی محبت دل میں ہو جاتی ہی گو اُس سے خاص
اُس آدمی کو فائدہ نہ پہنچے مثلاً کسی آدمی کو معلوم ہو کہ فلان
بادشاہ بڑا عادل اور غریب پرور اور رعیت نواز پرہیزگار عابد شب

زندہ دار سخي كريم حليم متواضع هی گو وہ ايسي دور جگهه پر هو كه جهان سننے والا كبهي پهنچ نه سكے تب بهي اُسكي محبت دل ميں هو جائيگي پس هم كهتے هيں كه يهه سبب بهي وہ هی جس سے ثابت هوتا هي كه سواے الله جلشانه كے كوئي مستحق محبت نهيں هی اِس ليئے كه صرف الله جلشانه كي ذات پاک ايسي هی جو تمام عالم پر اِحسان كرنيوالي هی تمام مخلوقات اُسنے اپنے فضل عميم سے پيدا كيا اور اُن كو جميع ما يحتاج له عنايت كيا كس طرح پر اُن كي شكل و صورت بنائي اور كس طرح پر اُن كو ضروريات سے فارغ البال كيا اور پهر نعمتيں گونا گون ديكر اُن كو مرفه الحال كيا اور اُن كي زيب و زينت اور عيش و آرام كي چيزيں ديكر اُن كو صاحب شان و شوكت بنايا پس اِس سے بڑهه كر دينيوالا اور حاجتيں پوري كرنيوالا اور سخاوت كرنے والا كون هوگا كه بے غرض سب كو ديتا هی اور فرش سے عرش تک جس كو ديكهيئے وہ سب نمونه اُسي كے اِحسان كا هی تو جو شخص ايسا محسن هو كه تمام عالم اُسكے اِحسان كے ايک ذرہ كے برابر نه هو اور جو حسن كا اور محسن كا اور اِحسان كا اور اِحسان كے اسباب كا خالق هو تو پهر اُس سے محبت نه ركهنا دليل جهالت هی كه اُسكو محسن نهيں جانتا كيسا محسن جس كے اِحسان كي اِنتها نهيں كيسا سخي جس كي سخاوت كي حد نهيں جس قدر آسمان و زميں اور چاند و سورج ستارے آب و خاک آتش و باد هيں سب اُسي كے جود و سخا كے نمونه هيں

صد هزاران بحر و ماهي در وجود	سجدہ آرد پيش آن درياے جود
چند باران عطا باران بدہ	تا بدان آن بحر در افشان شدہ

چند خورشید کرم تابان بده — تا بدان آن ذرہ سر گردان شده
جان ودل راطاقت اینجوش نیست — باکه گویم درجهان یک گوش نیست
هرکجا گوشي بدازوي چشم گشت — هرکجا سنگي بدازوي پشم گشت
این ثنا گفتن ز من ترک ثناست — کین دلیل هستي وهستي خطاست

چوتھا سبب حسن و جمال کے سبب سے محبت کا ہونا

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ ہر ایک شخص کي طبیعت حسن و جمال کي محبت پر مجبول ہي اور جمال کي دو قسمیں ہیں جمال ظاہري اور جمال باطني ظاہري جمال آنکھہ سے دکھلائي دیتا ہي باطني جمال دل سے نظر آتا ہي جمال ظاہري کو بہائم اور اطفال بہي دیکھتے ہیں جمال باطني کو سواے اہل دل کے کوئي نہیں دیکھہ سکتا اور جس آنکھہ سے جو جمال نظر آتا ہي وہ اُس آنکھہ کو مرغوب ہوتا ہي جمال ظاہري ظاہري آنکھہ سے نظر آتا ہي اِسلیئے اُسکو مرغوب ہي اور جمال باطني دل کے آنکھہ سے دکہلائي دیتا ہي اِسلیئے دل کو محبوب ہي مثلا انبیا اور علماء اور اولیاء سے جو محبت ہوتي ہي وہ اُن کي صورت اور شکل کے باعث نہیں ہوتي بلکہ اُن کي جمال باطني کے سبب سے ہوتي ہي جس کو کمال کہتے ہیں اور وہ منحصر ہي تین چیزوں پر اول علم دوسرے قدرت تیسرے تنزہ و تقدس پس دیکھنا چاہیئے کہ یہہ تینوں صفات بدرجۂ کمال صرف الله جلشانہ کي ذات میں جمع ہیں نہ اور کسي میں اِسي واسطے صرف وہي لایق محبت کے ہي نہ دوسرا *

اول علم

سب جانتے ھیں کہ کسي کا علم اللہ جلشانہ کے علم تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام اولین و آخرین کے علوم جمع کیئے جاویں تو اُسکے علم کے ذرہ کے برابر نہیں ھیں کوئي چیز آسمان و زمین میں نہیں ھی کہ اُس سے پوشیدہ ھو تمام مخلوقات سے مخاطب ھو کر فرماتا ھی ما اوتیتم من العلم الاقلیلا یعنے تم کو علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا بلکہ اگر تمام اھل آسمان و زمین جمع ھوں اور ایک چیونٹي یا مچھر کي خلقت کي حکمت دریافت کرنا چاھیں تو عشر عشیر پر اُس کي حکمت کے مطلع نہ ھو سکیں پس اگر صفت علم کے باعث محبت ھو تو چاھیئے کہ سواے اللہ جلشانہ کے اور کسي سے محبت نہ کي جائے اِس لیئے کہ سب کا علم بہ نسبت اُسکے علم کے جہل ھی *

دوسري صفت قدرت

قدرت بھي ایک کمال ھی اور ھر ایک کمال و عزت و جلال باعث محبت ھی یہاں تک کہ اگر اِنسان کسي دوسرے کے کمال کا حال سنتا ھی تو اُس کو ایک قسم کي لذت حاصل ھوتي ھی اور اُس صاحب کمال سے مُحبت ھوتي ھی مثلاً جب کہ ذکر شجاعت حضرت علي علیہ السلام کا ھوتا ھی تو دل کو ایک فرحت حاصل ھوتي ھی اور محبت پیدا ھوتي ھی پس جب کہ اللہ جلشانہ کي قدرت اور غلبہ اور جلال اور عزت اور کمال پر غور کیا جاے کہ جس کے قبضہ قدرت

میں تمام آسمان اور زمین اور افلاک اور کواکب اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور معدنیات اور نباتات اور حیوانات اور انسان ہیں اور کسی کو ان میں سے کچھہ قدرت اپنے اوپر نہیں ہی کہ کچھہ کر سکیں بلکہ سب قبضۂ قدرت میں الله جلشانہ کے ہیں کہ اسی نے ان سب کو بنایا اور ان کے اسباب پیدا کیئے اور ان کو اسی نے قدرت اور طاقت دی یہانتک کہ اگر چاہے ایک پشہ سے بڑے بادشاہ کو ہلاک کر دے اور وہی اس قسم کی قدرت رکھتا ہی کہ جس کے ہاتھہ میں سب کی باگ ہی اور جس سے جو چاہتا ہی وہ کام لیتا ہی اگر سب کو تباہ کر دے اس کی مملکت اور سلطنت میں ایک ذرہ کمی نہو اور اگر مثل ان کے اور ہزارہا لکھوکہا خلقت پیدا کر دے ذرا بہی نہ تھکے پس اگر صفت کمال باعث محبت ہی تو الله جلشانہ سے جسکی صفت کمال اس درجہ پر ہو بڑھکر اور کون قابل محبت ہی #

ابذلوا ارواحکم یا عاشقین	ان تکونوا فی هوانا صادقین
گوی دولت آن سعادتمند برد	کو بپای دلبر خود جان سپرد

تیسری صفت تقدس

عیبوں اور نقصان سے مبرا ہونا اور برائیوں اور خرابیوں سے منزہ ہونا ایسی صفت ہی کہ جو باعث محبت ہی یہی صفت ہی کہ جس کے سبب سے انبیا اور اولیاء سے محبت ہوتی ہی مگر در حقیقت ان میں بہی باوجود منزہ ہونے ان کے عیبوں اور برائیوں سے یہہ صفت بدرجہ کمال حاصل نہیں ہی کمال تقدس و تنزہ سواے اس کے اور

کسي کو حاصل نهين هي جس کي صفت هي الملک القدوس ذي الجلال والاکرام کوئي مخلوق نقص سے خالي نهين اسليئے که وه عاجز اور مخلوق هي پس اُن کا مخلوق هونا اور دوسرے کا اُن پر مختار هونا هي اُن کے صفت تقدس کا عيب هي کمال تقدس صرف ايک ذات الله جلشانه کو حاصل هي پس اگر يهه صفت باعث محبت هي تو سواے الله جلشانه کے اور کوئي لايق محبت نهيں هي وهي صاحب کمال ايسا هي جو اپني شان ميں يکتا هي کوئي اُس کا شريک نهيں کوئي اُسکے برابر نهيں ايسا غني جس کو کسي سے حاجت نهيں ايسا قدرت والا که جو چاهے وهي کرے کوئي اُسکا پوچهنےوالا نهيں اُسکے حکم کو کوئي ٹال نهيں سکتا اُس کے فرمان کو کوئي روک نهيں سکتا علم کا وه کمال که آسمان و زمين ميں ايک ذره اُس سے چهپا نهيں قدرت کا وه کمال که جسکے اختيار سے کوئي باهر نهيں ايسا ازلي که جسکے وجود کي کوئي اِبتدا نهيں ايسا ابدي که جس کے بقاء کي کچهه اِنتها نهيں عدم کو اُسکے بارگاه تک راه نهيں سواے اُس کے ذات کي کسي دوسرے چيز کو قيام نهيں وهي هي جس کو اپني عزت و جلال پر ناز هي وهي هي جس کو اپني شان و کمال پر افتخار هي اُسکے جلال کي معرفت ميں عقول مُتحير هيں اُس کي صفت کمال ميں عارفين ششدر هيں کمال معرفت اولياء يهه هي که اُس کے کمال کو نهيں جانتے اِنتهاء نبوت انبيا يهه هي که اُسکي ذات کو نهيں پهچانتے *

اين چه مجد وبهاست سبحانه	اين چه عزيا اعز سلطانه
اي همه قدسيان قدوسي	گرد کوئي تو درزمين بوسي

دو جہان جلوہ گاہ وحدیت تو | شہد اللہ گواہ وحدت تو
ہم مقر با تو گفت وہم جاحد | اسمن الملک للہ الواحد

جیسا کہ حضرت صلي اللہ علیہ و سلم فرماتے ھیں لا احصے ثناء علیک
انت کما اثنیت علي نفسک کہ میں وہ تیري تعریف نہیں کر سکتا جو
کہ تو نے اپني ذات کي خود کي ھی اور حضرت صدیق اکبر رضي اللہ
تعالی عنہ فرماتے ھیں العجز عن درک الادراک ادراک کہ تیري پہچان
کے جاننے سے عجز عین پہچاننا ھی پس جو شخص اللہ جلشانہ کي
محبت کا منکر ھی کیا وہ اِن صفات کو اوصاف جمال اور صفات کمال
سے نہیں جانتا یا اللہ جلشانہ کو اِن صفات سے موصوف نہیں سمجھتا
یا اِن صفات کو بالطبع باعث محبت نہیں جانتا پس پاک ھی وہ
جس نے اندھوں کي آنکھوں سے اپنے جمال کو پردہ میں چھپا لیا کہ
وہ نہ دیکھہ سکیں اور اپنے جلال کو اُن سے پوشیدہ کر لیا کہ اُس سے
آگاہ نہ ھو سکیں نہ اپنا جمال اُن کو دکھلاتا ھی نہ اپنے کمال کو اُن پر
مطلع کرتا ھی ھاں یہہ دولت اُنھیں خوش نصیبوں کے حصہ میں
رکھي ھی جنکي قسمت میں یہہ سعادت روز ازل سے لکھہ دي ھی
اور جنکو حجاب کي آگ سے بچا دیا ھی اور اُن بدبختوں کو اِس
سے محروم کر رکھا ھی جو کہ اندھوں کي طرح اندھیارے میں ٹٹولتے
پھرتے ھیں اور دنیا کي خواھشوں کے میدانوں میں جانوروں کي طرح
چرتے پھرتے ھیں یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون
الحمد للہ بل اکثرھم لایعلمون جن نیکبختوں کو اللہ جلشانہ یہہ دولت
عطا کر دیتا ھی وہ اُن بدبختوں کے حال پر افسوس کرتے ھیں جو کہ اِس
سے بے نصیب ھیں اور جن کو یہہ دولت حاصل نہیں ھوتي وہ اُن

صاحبدلوں پر ہنستے ہیں جو کہ اُسکے پیچھے دولت دنیا کو چھوڑے بیٹھے ہیں خود مفلس ہیں اور اُن کو مفلس جانتے ہیں خود حقیر ہیں اور اُن کو حقیر سمجھتے ہیں خود پریشان حال دنیا کي طلب میں پھرتے ہیں اور اُن کو پریشان حال سمجھتے ہیں ای کاش اگر اُن پر اُن کي حقیقت ذرا بھي کھل جائے اور اُن کي حالات پر ذرا بھي اِطلاع ہو جائے تو دیوانہ وار اُن کا دامن پکڑیں اور مجنون کي طرح گھر بار چھوڑ کر اُن کے پیچھے ہو جاویں جیسا کہ مولاناے معنوي اپني مثنوي میں لکھتے ہیں کہ ایک یہودي نے بت خانہ بنایا اور وہاں آگ کا ڈھیر لگا دیا جو بت کو سجدہ نہ کرتا اُس کو اُس آگ میں ڈال دیتا ایک عورت مومنہ کو کہ جس کا بچہ گود میں تھا اُس نے پکڑا وہ عورت کیسي تھي

بود آن زن پاکدین و مومنہ	سجدہ بت مي نہ کرد آن موقنہ

اور اُس سے کہا کہ اِس بت کو سجدہ کر اُسنے اِنکار کیا تب اُس کافر نے اُسکے گود سے اُس کے بچہ کو چھین کر آگ میں ڈال دیا اُسکے ماں کا کلیجہ محبت کے آگ سے جلنے لگا اور مضطر ہو کر چاہا کہ بت کو سجدہ کرے کہ اُس لڑکے نے آواز دي اور پکارا

اندر آ مادر کہ من این جا خوشم	گرچہ درصورت میان آتشم
اندر آ مادر بہ بین برہان حق	تا بہ بیني عشرت خاصان حق
اندر آ و آب بین آتش مثال	از جہاني کاتش ست آبش مثال
اندر آ اسرار ابراہیم بین	کو در آتش یافت ورد و یاسمین
اندر آ مادر بحق مادري	بین کہ این آزر نہ دارد آزرے

اندر آ مادر که اقبال امد است	اندر آ مادر مده دولت ز دست
اندر آی دیگران را هم به خوان	کاندر آتش شاه بنهاد است خوان
اندر آئید ای همه پروانه وار	اندرین آتش که دارد صد بہار
اندر آئید ای مسلمانان همه	غیر عذب دین عذابست از همه
اندر آمد مادر آن طفل خورد	اندر آتش گوی دولت را ببرد

پانچوان سبب محبت کا مشابهت اور مشاکلت هی

جاننا چاهیئیے که مناسبت اور مشابهت کو باهم میل هونے میں بڑا دخل هی لڑکا لڑکے سے بڈها بڈهے سے جانور اپنے نوع کے جانوروں سے اِسي سبب سے اُلفت کرتے هیں ولنعم ما قیل

کند هم جنس با هم جنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

اور یهه مناسبت کبهي ظاهري سبب سے هوتي هی جس طرح لڑکا لڑکے سے اُلفت کرتا هی که لڑکائي اور هم عمري باعث اُلفت هی اور کبهي غیر ظاهري سبب سے هوتي هی جیسا که اکثر هوتا هی که دو شخصوں میں باهم خود به خود محبت هو جاتي هی بلا ملاحظه خیال کے اور بغیر مطالبه مال کے اِسي کے سبب حضرت صلي الله علیه وسلم نے فرمایا هی الارواح جنود مجندة فماتعارف منها ائتلف وماتناکر منها اختلف پس یهه سبب بهي باعث محبت الله جلشانه هی اور یهه مناسبت ظاهري شکل و صورت کے سبب سے نهیں هی بلکه صفات باطني کے سبب سے هی جن میں سے بعض کا ذکر هم کرتے هیں اور

بعض کو جو اسرار میں سے هیں لکهہ نہیں سکتے پس وہ اسباب مناسبت
جو قابل ذکر هیں یہہ هیں کہ بندہ کو اپنے پروردگار سے قربت نزدیکی
حاصل هوتي هی اُن صفات میں جنکي نسبت اِرشاد هی کہ عادتیں
اللہ کي سیکهو چنانچہ فرمایا هی تخلقوا باخلاق اللہ اور وہ خصلتیں کیا
هیں علم اور نیکي اور اِحسان اور مہرباني اور خبر اور رحمت اور
نصیحت وغیرہ اخلاق نیک جنکا ذکر شریعت میں آیا هی اور وہ مناسبت
خاص کہ جس کا بیان نہیں هو سکتا وہ هی جو کہ سواے اِنسان کے
دوسرے میں نہیں هی جس کي طرف اِشارہ هی قل الروح من امر ربي
اگر یہہ مناسبت نہ هوتي آدم مسجود ملایک کیونکر هوتے اور اللہ جلشانہ
کي خلافت اُن کو کیونکر ملتي اور اِسي مناسبت کو حضرت صلي اللہ
علیہ و سلم نے اِن لفظوں میں تعبیر کیا هی کہ ان اللہ خلق آدم علي صورتہ
کہ آدم کو اللہ نے اپني صورت پر بنایا کہ اِسي پر بعض نادانوں نے
یہہ خیال کرکے کہ صورت وهي هی جو اِن حواس سے نظر آتي هی
اللہ جلشانہ کو بهي صاحب صورت تصور کرکے اُس کے جسم کے قایل
هوئے وتعالي اللہ رب العلمین عما یقول الجاهلون علوا کبیرا اور اِسي
مناسبت کي طرف اِشارہ هی اِس قول میں جو کہ اللہ جلشانہ نے
حضرت موسي علیہ السلام سے کہا کہ مرضت فلم تعدني کہ هم بیمار هوئے
اور اي موسي تم نے عیادت نہ کي موسي حیران هوئے پوچها کہ الهي
تو بهي بیمار هوتا هی جواب هوا کہ فلان بندہ خاص همارا بیمار هوا
اگر تو اُس کي عیادت کرتا هم کو وهیں پاتا مولا ناے معنوي اپني مثنوي
میں لکهتے هیں کہ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامي قدس اللہ سرہ
حج کے اِرادہ پر کچهہ روپیہ لیکر چلے اُن کا قاعدہ تها کہ جس شہر

ملیں جاتے بندگان خاص کي جستجو کرتے اور جو مل جاتا اُس کي زيارت کرتے چنانچه اُنهوں نے اِسي سفر ميں ايک مقام پر

ديد پيري با قد همچون هلال	ديد در وي فروشان ذوالجلال
گفت عزم تو کجا اي با يزيد	رخت غربت را کجا خواهي کشيد

حضرت بايزيد بسطامي نے کہا که حج کو جاتا هوں اُس شيخ نے کہا کچهه پاس بهي هے جواب ديا که دو سو درم هيں اُسنے

گفت طوفي کن بگردم هفت بار	وان نکوتر از طواف حج شمار
وان درمها پيش من نه اي جواد	دان که حج کردي و حاصل شد مراد
عمره کردي عمر باقي يافتي	صاف گشتي بر صفا بشتافتي
حق آن حقي که جانت ديده است	که مرا بر بيت خود بگزيده است
تا بکرد آن خانه را در وي نرفت	وندرين خانه بجز آن حي نرفت
چون مرا ديدي خدا را ديده	گرد کعبه صدق بر گرديده
چشم نيکو باز کن در من نگر	تا به بيني نور حق اندر بشر

پس الله جلشانه کے ايسے خاص بندہ بهي هوتے هيں جنکو اِس درجه مناسبت اُس سے هوتي هے ليکن مناسبت نهيں هو سکتي جب تک که بندہ بعد احکام فرايض کے نوافل پر مواظبت نه کرے اور اُس سے تقرب نه چاهے الله جلشانه فرماتا هے که بندہ نوافل سے يهانتک مجهه سے نزديک هو جاتا هے که آخر کار ميں اُس کو چاهنے لگتا هوں اور جب ميں اُسکو چاهتا هوں تو ميں هي اُس کا کان هو جاتا هوں جس سے وہ سنتا هے اور ميں هي اُسکي آنکهه هو جاتا هوں جس سے وہ ديکهتا هے اور ميں هي اُسکي زبان هو جاتا هوں جس سے وہ بولتا هے يهه وهي

مقام هی جس میں زیادہ بولنا نہیں چاہیئے اور جس سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے ہیں سچ ہی

در نیابد حال پختہ ہیچ خام	پس سخن کوتاہ باید والسلام
انچہ میگویم بقدر فہم تست	مردم اندر حسرت فہم درست
ماچہ خود را در سخن آغشتہ ایم	کز حکایت خود حکایت گشتہ ایم
این حکایت نیست خود ایمرد کار	وصف حال است و حضور یار غار

یہہ صفات جو اوپر ہم نے بیان کیئے ہیں وہ ہیں جو باعث محبت ہیں اور جب کہ یہہ بدرجۂ کمال اللہ جلشانہ کو حاصل ہیں تو کوئي بدرجۂ کمال مستحق محبت سوائے اسکے نہیں ہی *

بیان اِسکا کہ سب لذتونسے بڑھکر اللہ جلشانہ کي معرفت اور سب مزونسے بہتر اللہ جلشانہ کي رویت ہی

جاننا چاهیئے کہ اِنسان کو بہت قوتیں دي گئي ہیں اور جو جو قوتیں اسکو دي گئي ہیں انکا مقتضای طبع علحدہ علحدہ ہی اور اسکو لذت اور مزہ اسي میں ملتا ہی کہ اس قوت کا مقتضاي طبع حاصل ہو مثلا غضب اور غصہ ایک قوت ہی کہ اسکے بالطبع خواهش غلبہ اور انتقام ہی پس غلبہ اور انتقام ہي اسکي لذت ہی خیال کرنا چاهیئے کہ جب کوئي شخص دشمن سے اِنتقام لیتا ہی اور اس پر غلبہ پاتا ہی تو کیا خوشي حاصل ہوتي ہي یا قوت خواهش طعام کي ہي اور وہ واسطے غذا حاصل کرنے کے بنائي گئي ہی پس اسي میں اسکي لذت ہي اور اِسي طرح

پر دیگر قوتوں سامعہ اور باصرہ اور شامہ کا حال قیاس کرنا چاهیئے پس
اِن سب قوتوں کي لذت اُسکے مقتضاے طبع کے ملنے میں هی اور رنج
اور دکهہ اُسکے نہ ملنے میں اِسي طرح پر دل میں ایک قوت هی جس
کا نام هی نور الهي اور اُسي کو عقل اور اُسي کو اِیمان اور یقین کہتے
هیں اور یہہ قوت اِسلیئے دي گئي هی کہ اُس کے ذریعہ سے حقایق
اشیاء دریافت کي جاویں پس اِس قوت کا مقتضاے طبع معرفت اور
علم هی اور یهي اُس کي لذت هی اور علم خاص ترین صفات ربوبیۃ
سے هی خیال کرو کہ جب کسيِ اِنسان کي تعریف اُسکے علم کے سبب
سے کیجاتي هی کیا لذت اُس کو حاصل هوتي هی اور کس قدر وہ خوش
هوتا هی اور قوت علم کے بقدر شرف معلوم کي هی پس کوئي شي
اجل واعلي و اشرف موجودات میں اُس سے نہیں هی جو کہ سب
کا پیدا کرنیوالا اور سب کا سنوارنیوالا اور سب کا تدبیر کرنیوالا اور سب
کا تربیت دینیوالا هی پس اُس کي ربوبیت کے اسرار پر مطلع هونا اور
اُسکي ترتیب امورات کا جو کہ تمام موجودات کو محیط هیں علم
حاصل هونا سب انواع علوم سے بڑهکر هی اور سب سے زیادہ تر اُس میں
لذت اور لطف هی بلکہ جب کوئي شخص اِس علم کے مزہ سے واقف هو
جاتا هی تب اور علموں کو جهل سمجهتا هی اور سچ هی (بهاءالدین آملی)

علم نہ بود غیر علم عاشقے
ما بقي تلبیس ابلیس شقے

کل من لم یعشق الوجہ الحسن
قرب الرحلي الیہ و الرسن

دل کہ فارغ شد ز مهر آن نگار
سنگ استنجاء شیطانش شمار

این علوم و این خیالات وصور
فضلہ شیطان بود بر آن حجر

تو ز غیر علم عشق ار دل نهي
سنگ استنجا بہ شیطان میدهي

لوح دل از فضلۂ شیطان بشو
چند چند از حکمت یونانیان
چند زین قصه وکلام بے اصول
صرف شد عمرت بہ بحث نحو وصرف

اي مدرس درس عشقي هم بگو
حکمت ایمانیان را هم بدان
مغز را خالي کني اي بوالفضول
از اصول عشق هم خوان یکدو حرف

جاننا چاهیئے که اِس عالم ظاهري میں کوئي لذت حکومت اور ریاست سے بڑھکر نہیں هی جس کے واسطے اهل همت تمام مزے کھانے پینے عیش و آرام کے چھوڑ دیتے هیں اور جو کم همت هوتے هیں وہ عیش و آرام کے لطف میں رهکر اُس مزہ کو کھو دیتے هیں اِسي طرح پر جو بڑے عالي همت هیں وہ اِس ظاهري عالم کي حکومت اور ریاست کو اُس لطف اور شرف کے واسطے چھوڑتے هیں جو که اسرار ربوبیت کے علم سے اُن کو حاصل هوتي هیں جس لذت کو کوئي نہیں جان سکتا که کیسي هی یهہ وہ لذت هی جس کو نه کسي آنکهہ نے دیکھا نه کسي کان نے سنا نه کسي بشر کے دل پر اُس کا خیال گذرا یهہ وہ لذت هی جو همیشه رهیگي اور جس میں کسي طرح کي کدورت نہیں هر طرح سے پاک اور صاف هي پس جو لذت الله جلشانه کي معرفت میں اور اُسکي صفات اور افعال اور نظام مملکت کے غور کرنے میں هی وہ کسي دوسري چیز میں نہیں هی پس جو لوگ اُس کے افعال اور اِنتظام پر جو که فرش زمین سے اعلی علیین تک هی غور کرتے هیں اور اُسکے قدرتوں کے میدانوں میں اپني عقل کے گھوڑے دوڑاتے هیں اور اُس کي صنعت کے باغوں کو اپنے دل کے آنکھوں سے دیکھتے هیں اور اُسکي معرفت کے طرح طرح کي خوش ذایقه پهلوں اور میووں کو چکھتے هیں اور اُس کي قدرت کے رنگا رنگ پھولوں کو دیکھتے هیں

اور قسم قسم کے خوشبو سونگھتے ہین وہ ہر وقت ایسے جنتون مین رہتے ہین کہ جن کا عرض آسمان و زمین سے زیادہ ہی وہ ایسے باغونکا گلگشت کرتے ہین کہ جس باغ کا ہر چمن نئے ڈھنگ کا اور جس چمن کا ہر تختہ نئے رنگ کا ہی ہر قطعہ مین نیا ہي شجر نظر آتا ہی ہر شجر مین نیا ہي ثمرہ دکھلائي دیتا ہی اس باغ مین کوئي پھول نہین جو اپنے رنگ مین البیلا نہ ہو اور کوئي پھل نہین جو اپنے مزہ مین اکیلا نہ ہو جس پھول کو دیکھیئے وہ اپنے جوبن مین نرالا ہی جس پھل پر نظر کیجیئے وہ اپنے ذائقہ مین دوبالا رباعي

شاخي ہزار گل وگلي صد ہزار برگ	برگي ہزار رنگ و رنگي ہزار بو
نتوان حساب یافت زگلہاے این چمن	در صد ہزار عمر ابد آو پسین نکو

پس جن لوگون نے ان جنتون کو دیکھا اور ان گلون کو سونگھا اور ان میوون کو چکھا وہ کب اور کسي مین کچھہ لذت پا سکتے ہین موت بھي ان سے وہ لذت نہین چھڑا سکتي اسلیئے کہ موت صرف ان کے احوال کو تغیر کر دیتي ہی بلکہ جو موانع اور شواغل ہین ان کو دور کر دیتي ہی جیسا کہ فرمایا ہی ولاتحسبن الذین قتلوا في سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون اس آیہ سے یہہ نہ سمجھنا کہ یہہ مخصوص انہین شہیدون کو ہی جو کہ میدان جنگ مین مارے جائین بلکہ عاشقان جمال ایزدي ہر لحظہ ہزار بار شہید ہوتے ہین اور ہزار مرتبہ زندہ ہوتے ہین اور پھر ہزار مرتبہ مقتول ہوتے ہین

کشتگان خنجر تسلیم را	ہر زمان از غیب جان دیگرست

الحاصل جاننا چاہیئے کہ لذت پہچانئے اللہ اور اس کے صفات اور افعال

اور اسرار اور حکمتون کے سب لذتوں سے بڑھکر هی اور یهه لذت اُسکو
نهین حاصل هو سکتي جو که دل نهین رکهتا هی اسلیئے که دل هي
معدن اِس قوت کا هی اور جو دل رکهتے هین جب که وہ اللہ جلشانه
کي معرفت مین فکر کرتے هین اور اُن پر اسرار الهي کچهه کهلتے هین
تو اُن کو وہ فرحت هوتي هی که قریب اِس کے هو جاتے هین که اُنکو
شادي مرگ هو جائے اور مر جائیں اور وہ خود تعجب کرتے هین که
ایسے سرور اور فرحت کي برداشت اُن کو کیونکر هوئي اور کیونکر
متحمل اِسکے هوئے اور یهه کیفیت وجداني هی نه زباني دل هي اِس
کیفیت کو جانتا هي تقریر کو اِس مین کچهه دخل نهین دل هي وہ
باغ هی جس مین معرفت کا شجر هی دل هي وہ شجر هی جسمین
محبت کا ثمر هی دل هي وہ چمن هی جسمین هزارون پهول پهولتے هین
دل هي وہ نهال هی جسمین هزارون پهل لگتے هین دل هي وہ دریا هی
جس سے هزارون در نکلتے هین دلهي وہ صدف هی جسمین هزارون گوهر پیدا
هوتے هین محبت کي کان دل هی معرفت کا خزانه دل هی بوستان اُلفت
جسے کهتے هین وہ دل هی گلستان مسرت جسے کهتے هین وہ دل هی دلهي
وہ تخت هی جسکو عرش سبحان کهتے هین نهین نهین دلهي وہ مکان هی
جسے لامکان کهتے هین دل اُسکے گهر کا نام هی جو بے نشان هی اُسکي
حقیقت کون جان سکے یهه اُسیکي شان هی اُسي نے دل کو یهه وسعت
دي که سب کي سمائي اُسمین هو جاتي هی اُسي نے اُسکو یهه فراخي
دي که سب کي گنجایش اُسمین هو جاتي هی کوئي چیز نهین که
اُس مین نه سما سکے کوئي شی نهین که اُس مین نه آ سکے چیزون
کا ذکر چهوڑو اشیاء کا نام نه لو وہ اُس مین سما جاتا هی جو کهین
نهین سماتا وہ اُس مین رهتا هی جو کهین نهین رهتا وہ اُس مین

نظر آتا هی جو کہیں دکھلائي نہیں دیتا وہ اُس میں ٹھہرتا هی جو کہیں نہیں ٹھہرتا جو زمین پر نہیں سماتا جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل هي میں آ جاتا هی نہ زمین میں یہہ گنجایش نہ آسمان میں یہہ وسعت جو مومن کے دل میں هی مولانا فرماتے هیں

آسمان را این بزرگي از کجاست
که دل پاک ولي الله راست

گفت پیغمبر که حق فرمودہ است
من نہ گنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز
مي نہ گنجم این یقین دان ایعزیز

در دل مومن بگنجم اي عجب
گر مرا جوي دران دلها طلب

گام در صحراي دل باید نہاد
زانکہ در صحراي گل نبود کشاد

ایمن آباد است دل اي دوستان
چشمہا و گلستان در گلستان

ابو سلیمان دارانی رحمة الله علیه فرماتے هیں که الله تعالی کے بعض بندے ایسے هیں که جن کو خوف جهنم اور اُمید جنت تو الله جلشانه سے جدا هي نہیں کرتي اُن کو دنیا کب اُس سے جدا کر سکیگي کسي دوست نے حضرت معروف کرخي رحمة الله علیه سے پوچھا که کس شي نے تم کو برانگیخته کیا هی عبادت کي طرف اور چھڑا لیا هی علاقه تمهارا خلق سے تھوڑي دیر خاموش رهے پھر جواب دیا که موت کي یاد نے اُسنے پھر پوچھا که موت کیا هی کہا که ذکر قبر و برزخ اُس نے کہا که قبر کیا هی جواب دیا که خوف جهنم اور اُمید جنت اُسنے کہا که یہه کیا هی ایک مالک ایسا هی که یہه سب کچھہ اُسي کا هی اگر اُس سے محبت رکھے تو یہه سب تجھے بھلادے اور اگر تیري اور اُس کي پہچان هو جائے تو وہ سب اپنے ذمه لے لے اور سب کام تیرے کر دے اور حضرت عیسي علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که اگر تم کسي

شخص کو دیکھو کہ وہ طالب اپنے رب کا ہی تو سمجھہ لو کہ اُس کی
طلب نے اُس سے اور سب کو بھلا دیا ہی بعضے بزرگوں نے بشیر بن
حارث کو خواب میں دیکھا اُن سے پوچھا کہ ابو نصر تمار اور عبدالوہاب
وراق کا کیا حال ہوا جواب دیا کہ اُن دونوں کو میں خدا کے پاس
چھوڑ آیا ہوں خوب کھاتے پیتے ہیں اُسنے پوچھا کہ پھر تم کیا کرتے ہو
جواب دیا کہ اللہ جلشانہ جانتا ہی کہ مجھکو کھانے پینے کی کچھہ
خواہش نہیں ہی اِسلیئے مجھے اِجازت دیدار کی دے دی ہی کہ
میں اُسکا جمال دیکھہ رہا ہوں ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ جو شخص آج اپنے نفس میں مشغول ہوگا وہ کل بھی اپنی ہی
شغل میں رہیگا اور جو آج اپنے رب کی طرف مشغول ہوگا وہ کل
بھی اِسی شغل میں رہیگا حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت
رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا کہ اپنے اِیمان کی حقیقت بتلاو
جواب دیا کہ اُس کی عبادت نہ جہنم کے خوف سے کرتی ہوں نہ
جنت کی اُمید پر کہ مزدوران کم ہمت میں شمار ہوں بلکہ میں اِس
لیئے عبادت کرتی ہوں کہ اُس سے محبت رکھتی ہوں اور اُسکے ملنے
کی مشتاق ہوں اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہہ ہی تجھے میں
چاہتی ہوں دو طرح کا چاہنا ایک محبت خواہش کی دوسری محبت
تیری ذات کی کہ تو لایق محبت کے ہی پس اول محبت نے مجھے
ایسا تجھسے مشغول کر دیا کہ اور سب کو بھول گئی اور دوسری محبت
نے تیرا حجاب اُٹھا دیا کہ میں نے تجھے دیکھہ لیا پس اِس میں یا
اُس میں میری کچھہ تعریف نہیں ہی دونوں میں تیری تعریف ہی
کہ جس نے مجھے یہہ دونوں نعمتیں دیں اور لذت مطالعہ جمال
ربوبیت بعض لوگوں کو اِس دنیا میں بھی حاصل ہو جاتی ہی مگر

اُنھیں کو جن کي صفائي قلب مرتبۂ غایت کو پہنچ گئي ہو ایسے ہي
حالت کے پہنچنے والوں میں سے بعض نے کہا ہی کہ میں کبھي یا رب
اور یا اللہ نہیں کہتا اور یہہ کہنا میرے دل پر پہار سے زیادہ بھاري معلوم
ہوتا ہی اِسلیئے کہ ندا اور پکار اُسکو ہوتي ہی جو حجاب میں ہو اور
جو دونوں سامھنے ہوں وہاں ندا کا کیا کام ہی اور جب اِس مرتبہ پر
کوئي شخص پہنچ جاتا ہی تو خلق اُسکو پتھر مارنے لگتي ہی اِسلیئے
کہ باتیں اُسکي درجۂ عقل سے نکلجاتي ہیں اور جو کچھہ وہ کہتا ہي
لوگ اُسکو جنون اور کفر سمجھتے ہیں پس مقصد اور مطلب عارفین
کا صرف وصال اور لقاء رب العالمین ہی جب وہ حاصل ہو گیا سب
غم جاتے رہے اور سب خواہشیں دور ہو گئیں وجود ہي سے بے خبر
ہو گئے پھر کس کي خبر رکھیں دل اُس لذت وصال میں ایسا مستغرق
ہو جاتا ہی کہ اگر دوزخ میں ڈال دیا جائے تو اُسپر کچھہ اثر نہ ہو
اگر جنت کي نعمتیں اُسکے سامھنے رکھہ دي جائیں اُسے کچھہ خبر نہو
پس افسوس ہی اُسکے حال پر جو کہ لذت کو صرف محسوسات پر
منحصر سمجھتا ہی حالانکہ کوئي لذت اِس سے بڑھہ کر نہیں ہی جیسا
کہ کسي نے کہا ہی (وھجرہ اعظم من نارہ و وصلہ اطیب من جنتہ) کہ جدائي
اُسکي دوزخ سے بڑھہ کر ہی اور وصال اُسکا جنت سے بہتر ہی اور اِس
لذت کا لطف صرف اُنہي کو حاصل ہو سکتا ہی جو کہ درجہ بدرجہ
ترقي پا کر اِس لذت کے مزہ سے واقف ہو گیا ہو اِسلیئے کہ کوئي لذت
ایسي نہیں ہی کہ جسکے مزے سے وہ لوگ واقف ہو سکیں جو کہ اُس
درجہ تک نہیں پہنچے دیکھنا چاھیئے کہ جب تک اِنسان لڑکا رہتا
ہی اُسکو کھیل اور تماشا ہي اچھا معلوم ہوتا ہی اور اُسي کو وہ بڑي لذت
جانتا ہی پھر جب ذرا بڑا ہوتا ہی تب پوشاک اور خوراک اور زیب

و زینت کے مزے سے آگاہ ہوتا ہی اُس وقت اُس لطف کے آگے کھیل و تماشے کی حقارت کرتا ہی جب جوان ہوتا ہی تب حسینوں کی صحبت اور مہ جبینوں کی اُلفت کے مزے سے آگاہ ہو کر سب کو اسکے سامھنے برا جانتا ہی جب ریاست اور حکومت کی لذت سے آگاہ ہوتا ہی تب سب کو چھوڑ کر اسی کو اعلی اور بہتر لذت سمجھتا ہی کہ اُس کا جاہ و جلال اور عزت اور کمال اور رعب داب اور شان و شکوہ اور حکومت اور ریاست سب سے بڑھ کر ہو اور در حقیقت دنیا کی آخری لذت یہی ہی اسی طرح پر جب کہ انسان اللہ جلشانہ کی معرفت کی لذت سے آگاہ ہو جاتا ہی تو وہ ریاست اور حکومت بھی چھوڑ بیٹھتا ہی اور وہ سب کو حقیر جانتا ہی تب رؤسا اور اور اُمراء اُس پر ہنستے ہیں جس طرح پر کہ لڑکے کھیل چھوڑنے پر بڑوں کو ہنستے ہیں اُس وقت اُن ہنسنیوالوں سے عارفین کہتے ہیں کہ (ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون) کہ تم ہم سے ہنستے ہو ہم بھی جلد تم کو ہسینگے اور قریب ہی کہ تم جان لوگے *

بیان اِسکا کہ لذت دیدار اُسیکو آخرت میں زیادہ ہوگی جسکو دنیا میں معرفت اُسکی حاصل ہی

جاننا چاہیئے کہ مدرکات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کہ خیال میں آ سکے دوسرے وہ جو کہ خیال میں نہ آ سکے اول قسم میں صورتیں اور اجسام اور شکل اور رنگ داخل ہیں دوسری قسم میں ذات سبحانہ تعالی کی اور وہ شی داخل ہی جو کہ جسم نہیں رکھتی مثل علم اور ارادہ وغیرہ کے اور جس نے کسی انسان کو دیکھا ہو پھر آنکھ

بند کرلے تو خیال میں اُس کي صورت کو اُسي طرح پر پاویگا کہ گویا
وہ دیکھہ رہا ہی لیکن جب آنکھہ کھول کر دیکھیگا تو اُس کو زیادہ
صاف پاویگا پس خیال اول ادراک ہی اور رویت یعنے دیکھنا کمال
ادراک ہی پس جس طرح متخیلات کے دو درجے ہیں اِسي طرح
کي معلومات کے دو درجے ہیں ایک درجہ اولي ہی دوسرا درجہ کمال
کا ہی پس جس طرح پر متخیلات کے دیکھنے میں الله جلشانہ نے
یہہ قاعدہ رکھہ دیا ہی کہ آنکھہ بند کرنے سے حجاب ہو جاتا ہی اور
رویت کامل نہیں هوتي اور صرف خیال رهتا ہی اِسي طرح پر جو
معلومات کہ خارج از خیال ہیں اُن کا دیکھنا نہیں ہو سکتا جب تک
کہ نفس پر حجاب عوارض بدني کا ہی اور شہوات اور صفات بشري
کا غلبہ ہی بلکہ حیات دنیاوي ایسا ہي اُسکے لیئے حجاب ہی جیسا
کہ پلکیں آنکھہ کے دیکھنے کي حجاب ہیں اور اِسي لیئے الله جلشانہ
نے حضرت موسي سے کہا کہ لن ترانى اور فرمایا کہ تدرکہ الابصار یعنے
اِس دنیا میں نہ دیکھہ سکوگے اور صحیح یہہ ہی کہ حضرت صلي الله
علیہ وسلم نے شب معراج کو الله جلشانہ کو نہیں دیکھا پس جب کہ
حجاب زندگي بہ سبب موت کے اُٹھہ جاتا ہی نفس کدورات دنیا
میں ملوث باقي رہ جاتا ہی پس اگر کدورت غالب ہی اور قابل صفائي
کے نہیں ہی تو مثال اُس آئینہ کے ہی کہ جس کے جوہر کو زنگ نے
کہا لیا ہو اور کچھہ بھي قابلیت اِصلاح کي نہ رهي ہو یہہ وہ لوگ
ہیں کہ جن کے شان میں آیا ہی (کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون) کہ وہ
همیشہ حجاب میں رهینگے اور ابدالاباد مخلد في النار رهینگے عیاذاباللہ
اور اگر کدورت نے بالکل خراب نہ کر دیا ہو اور قابل اِصلاح کے رکھا ہو
تو وہ آگ میں واسطے اِصلاح کے ڈالے جاوینگے اور جس قدر کدورت

ہوگي اتنا هي عرصه اُن کے آگ میں رهنے کا هوگا تاکه اُن کي کدورت جاتي رهے کمتر درجه اُس کا ایک ساعت اور بڑهه کر سات هزار برس هیں اور کوئي نفس نهیں هی که اِس عالم سے گذر کرے اور کچهه کدورت نه هو گو که وہ بهت هي کم هو اِسي لیئے فرمایا هی (وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجي الذین تقوا ونذروا الظالمین فیها جثیا) پس اِس امر کا جو یقین هی که آگ پر گذرنا هوگا اور اُس سے بچکر نکلجانے کا یقین نهیں هی پس جب که الله جلشانه اُس کو اچهي طرح پر پاک اور صاف کر لیگا اور وعده پورا هو جایگا تب وہ لایق اِسکے هوگا که اُس میں تجلي جمال هووے اور یهه تجلي جمال هر شخص میں جو که نجات پائیگا مطابق اُسکے استعداد اور معرفت کے هوگي اور اِسي کا نام رویت اور دیدار هی نه وہ رویت اور دیدار که جو مخصوص به صورت اور حیثیت اور مکان کے هو که الله جلشانه اِس سے پاک هی بلکه یهه رویت اُسي رویت کا کمال هی جس کو معرفت کهتے هیں اور جو که اِس عالم میں بهي حاصل هوتي هی اور جسکي طرف اِس آیه کریمه میں اِرشاد هی (نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا تمم لنا نورنا) که اُن کا نور اُن کے آگے اور داهنے طرف هوگا اور وہ یهه پکارتے هونگے که الهي همارے اِس نور کو پورا کر یعنے وهي معرفت جو اُن کو اِس دنیا میں حاصل هوئي تهي اُس کا انکشاف کامل چاهینگے اور اِسي واسطے رویت اور دیدار کے مرتبے کو وهي لوگ پهنچینگے جو که دنیا میں اُسکي معرفت کے مرتبه پر پهنچ چکے هیں اِسواسطے که معرفت هي وہ بیج هی جو بڑهتے بڑهتے آخرت میں بنام رویت پکارا جائیگا جس طرح دانه بڑهتے بڑهتے آخر کو درخت کهلایا جاتا هی جس نے دانه زمین میں نه ڈالا هو وہ درخت کهاں سے لائیگا پس جس نے دنیا میں

الله کو نہ پہچانا ہو وہ آخرت میں کس طرح دیکھہ سکیگا سچ فرمایا ہی (من کان في هذه اعمي فهو في الاخرة اعمي) یعني جو یہاں اندھا ہی وہ وہاں بھي اندھا ھي رھیگا اور جب کہ معرفت کے بہت سے درجات ھیں اور رویت کے بھي بہت سے درجات ہونگے لیکن جس نے دنیا میں اسکو کچھہ بھي نہ پہچانا ہو وہ آخرت میں اسکو کچھہ بھي نہ دیکھیگا اور جس نے دنیا میں کچھہ بھي لذت معرفت کي نہ پائي ہو وہ آخرت میں کچھہ بھي لذت رویت کي نہ پائیگا اسلیئے کہ جو دنیا میں بویا ہوگا وھي وھاں کاتیگا حشر آدمي کا اسي پر ہوگا جس میں مرا ہو اور مریگا اسي حالت پر جس میں تمام عمر رہا ہوگا پس اصل سعادت معرفت ھی جس کو شرع نے بلفظ ایمان تعبیر کیا ھی اگر کوئي کہے کہ اگر رویت کي لذت معرفت کي لذت کے مطابق ہوگي تو یہہ لذت معرفت ایسي نہیں ھی کہ جس کے لیئے تمام نعمتیں جنت کي چھوڑ دي جائیں پھر کیونکر وہ لوگ کہ جو رویت کي لذت پائینگے جنت کي نعمتوں کو چھوڑینگے جواب اس کا یہہ ھی کہ اب بھي عارفین کو اسکي ذات اور صفات کي فکر اور مناجات میں وہ لذت حاصل ہوتي ھی کہ اگر اس دنیا میں ان کو اس کے بدلے جنت ملے وہ کبھي نہ لیں حالانکہ لذت معرفت کو گو کیسے ھي کامل کیوں نہ ہو کچھہ مناسبت لذت رویت اور دیدار سے نہیں ھی جسطرح پر کہ عاشق کو تصور اور خیال کي وہ لذت نہیں ھی جو کہ بے حجاب آنکھہ کے دیکھنے سے ھي اور ھم اسکو ایک مثال سے سمجھاتے ھیں کہ دنیا میں لذت دیدار چند سببوں سے متفاوت ہوتي ھی *

(اول) محبوب کا جمال میں کامل ہونا جتنا محبوب حسن و جمال میں کامل ہوگا اتني ھی محب کو اس کے دیدار کي لذت

هوگي جسکا معشوق حسن و جمال میں کامل هوگا اُسکا عاشق دیدار میں بهي پوري لذت پائیگا *

(دوسري) عاشق کي محبت اور عشق کا کامل هونا جسکو محبت زیادہ هوگي اُس کو لذت دیدار کي بهي زیادہ هوگي *

(تیسري) جمال کا اچهي طرح پر دیکهنا مثلا لطف بے پردہ جمال دیکهنے کا پردہ میں دیکهنے سے بڑهه کر هوگا *

(چوتهي) دل کا فارغ هونا اور کسي کا کهٹکا نہ رهنا اور کسي مانع کا پیش نہ آنا مثلا جو عاشق صحیح و سالم هو اور وہ کسي اوْر دهیان میں سواے دیدار اپنے محبوب کے نہ هو اور کسي طرح کا اوْر شغل نہ رکهتا هو اور کوئي مانع اور مزاحم نہ هو جس سے وہ ڈرتا هو وہ جو لطف دیدار میں پائیگا وہ لطف وہ شخص نہیں پا سکتا هی جس کا دل کهٹکے میں هو اب خیال کرو کہ ایک شخص کسي کو چاهتا هی لیکن عشق اُسکا کامل نہیں هی اور معشوق کو بهي دور سے پردہ میں دیکهتا هی اور اچهي طرح پر اُسکا جمال اُسے نظر بهي نہیں آتا اور سانپ بچهو اُس کے بدن میں چپٹے هوئے هیں کہ جن کے درد سے اُسکا دل بهي فارغ نہیں هی پس اُسکو لذت دیدار میں کیا لطف ملیگا هاں کبهي هوا سے پردہ اُٹهہ گیا تو جمال محبوب کي ایک جهلک دور سے چمک جائیگي یا سانپ بچهوؤں کے کاٹنے سے ایک دم کو نجات پا گیا تو آنکهہ اُٹهاکر اپنے محبوب کي طرف دیکهہ لیگا لیکن یہہ دیکهنا اُس دیکهنے کو کہاں پا سکتا هی جس کا عشق بهي درجۂ نہایت کو پہنچ گیا هی اور جس کے ایذا دینیوالي بهي کوئي شی نہیں هی اور جو سب سے فارغ هو کر منتظر دیدار بیٹها هی اگر کوئي حجاب مانع هی تو وہ اُسکے دور هونیکا اِنتظار کر رها هی کہ کب یہہ حجاب اُٹهہ جئے اور

میں اپنے محبوب کو دیکھہ لوں پس یہی نسبت دیدار اور رویت
کی ساتھہ معرفت کے هی که پردہ جو بیچ میں پڑا ہوا هی وہ بدن هی
اور سانپ بچھو جو کاٹ رہے ہیں شہوات نفسانی ہیں بھوکھہ پیاس
غصه رنج غم وغیرہ اورکمی عشق کے پھنس جانا نفس کا دنیا میں اور
نه رکھنا شوق ملاء اعلی کا اور نه چاهنا انتقال اس دنیا سے پس عارف
گو کیسا هی وہ کامل کیوں نه هو ان کدورتوں سے بالکل مبرا نہیں هو سکتا
پس کبھی کبھی جمال معرفت سے اسپر ایسی چمک هو جائیگی که جس
سے وہ دنگ رہ جائے اور عقل اسکی جاتی رہے اور قریب هو جائے که دل
اسکا ٹکڑے ٹکڑے هو جائے لیکن یہه چمک فقط مثل تجلی کے هوگی اور شواغل
اور افکار سے اسکو قیام نهوگا پس موت تک یہه لذت معرفت صاف نهوگی
هاں جبکه موت سے حجاب اٹھہ جائے اور حیات اصلی جو بعد موت کے هی
مل جائے تب یہه لذت کامل هوگی اور وهی عیش پکا هوگا جیسا که
فرمایا هی (وانما العیش عیش الاخرة) که پکا عیش عیش آخرت کا هی پس
جو شخص اس مرتبه پر پہنچیگا وہ ضرور الله جلشانه کا ملنا چاهیگا اور
جب اس کا ملنا چاهیگا تب موت کو دوست رکھیگا جیسا که مولوی
معنوی حضرت بلال کے حال میں لکھتے ہیں

چون بلال از ضعف شد همچون هلال
رنگ مرگ افتاد بر روئے بلال

جفت او دیدش بگفتا وا حرب
پس بلالش گفت نی نی وا طرب

تا کنون اندر حرب بودم ز زیست
تو چه دانی مرگ چه عیش است و چه ست

گفت جفتش الفراق ای خوشخصال
گفت نه نه الوصال ست الوصال

گفت امشب در غریبی میروی
از تبار و خویش غایب میشوی

گفت نی نی بلکه امشب جانمن	از غریبی میرود سوی وطن
گفت رویت را کجا بینیم ما	گفت اندر حلقهٔ خاص خدا

اور بعض مرتبہ ایسے مرتبہ کے لوگ موت کا دیر کرکے آنا چاہتے ہیں تا کہ اُن کی معرفت کامل ہو جائے اِسلیئے کہ معرفت مانند تخم کے ہی اور دریاے معرفت کا کنارا نہیں ہی پس اللہ جلشانہ کی حقیقت کا احاطہ محال ہی لیکن جس قدر اُس کی ذات اور صفات اور افعال اور اسرار پر زیادہ اطلاع ہوگی اُسی قدر لذت آخرت میں زیادہ ہوگی جس طرح پر جو شخص کہ زیادہ بیج ڈالے اور اچھی طرح پر کھیت کو بناوے اور خوب اُس کی تربیت اور پرداخت کرے تو وہ اُسی قدر زیادہ فائدہ اُٹھائیگا اور اِس بیج کا بونا سواے دنیا کے آخرت میں ہو نہیں سکتا اور نہ سواے دل کے دوسرے کھیت میں وہ بویا جا سکتا ہی اور نہ سواے آخرت کے دوسرے وقت کاٹا جا سکتا ہی اِسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہی کہ بہترین سعادت یہہ ہی کہ زیادہ عمر اللہ جلشانہ کی طاعت میں گذرے اِس لیئے کہ معرفت کا کمال اُسی وقت ہوگا کہ بہت زیادہ عمر فکر اور مجاہدہ میں گذرے اور علایق دنیا کے جن کا ایک دم سے چھوڑ دینا دشوار ہی رفتہ رفتہ اِس قدر ترک کر دیئے جائیں کہ تجرد مطلق حاصل ہوے پس اگر اِس نظر سے کہ ابھی معرفت کامل حاصل نہیں ہوئی کوئی شخص موت کو نہ چاہے تو وہ محبت کے خلاف نہیں ہی اہل معرفت کا موت کو دوست رکھنا اِس لیئے ہی کہ وہ اپنے رب سے ملیں اور اُس سے ڈرنا اِس لیئے ہی کہ سامان جمع کر لیں تا کہ بے سرو سامان اپنے رب کے پاس نہ جائیں باقی اور مخلوقات کا حال یہہ ہی کہ اگر دنیا

اُن کو اچھي طرح پر حاصل هوئي اور عيش و آرام سے اُن کي اوقات
کٹنے لگي، تو وہ موت سے نفرت کرتے هيں اِسليئے که موت اُن سے
اِس لذت دنيا کو چهڑا ليگي اور اگر دنيا ميں اُن کو تکليف هوئي
اور رنج اور ايذا ميں رهنے لگے تو وہ موت کو چاهينگے تا که اِس رنج و
غم سے نجات پائيں اور يهه نهيں جانتے که موت اُن کو وہ رنج ديگي
که جسکے مقابل دنيا کا رنج اُن کو راحت هی غرض که اِس تقرير سے
جو هم نے کي بخوبي ثابت هوا که معنے محبت کے کيا هيں اور عشق
کسے کهتے هيں اور لذت معرفت اور رويت کي کيا هی اب اگر کوئي
پوچهے که رويت باريتعالي آنکهه سے هوگي يا دل سے اُسکا جواب يهه
هی که اِس ميں علما کا اختلاف هی ليکن اهل بصيرت اِس طرف
توجه نهيں کرتے اِسليئے که کهانيوالا جو عقلمند هوتا هی ميوه سے غرض
رکهتا هی تا که اُسکے کهانے سے مزه پائے اور يهه نهيں پوچهتا که کهاں سے
آيا هی اور کس جگهه ميں بويا گيا هی اِسي طرح پر عاشق معشوق کا
ديکهنا چاهتا هی اور اُس لذت کا طالب هی جو که ديدار ميں هی
خواه وہ ديکهنا آنکهه سے هو يا سينه سے يا دل سے يهه الله جلشانه کي
قدرت هی که جس عضو کو چاهے اُس سے جو کام چاهے لے اگر پيشاني
يا سينه ميں الله جلشانه ايسي خاصيت رکهے که وہ ديکهنے لگے تو کيا
تعجب هی بهر حال اِسکي بحث فضول هی ليکن چونکه اخبار و
احاديث سے رويت ثابت هی اور رويت کا اطلاق آنکهه کے ديکهنے
پر هی تو هم کو کيا ضرور هی که هم اُس سے اِنکار کريں اور ظاهر لفظ کو
کسي باطني امر پر بلا وجه تاويل کريں اِسليئے همارا يهي اِعتقاد هی که
اِسي آنکهه سے الله جلشانه کا ديدار نصيب هوگا *

بیان اُن سببوں کا جن سے محبت اللہ جلشانہ کي قوي هوتي هي

جاننا چاهیئے کہ سب سے خوش نصیب زیادہ قیامت میں وہ هوگا جو سب سے زیادہ اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا هوگا اِسلیئے کہ آخرت کے معنے یهي هیں کہ اللہ جلشانہ کے حضور میں حاضر هونا اور اُسکے دیدار کا شرف حاصل کرنا اور اِس سے بڑھہ کر خوش نصیبي عاشق کي اور کیا هوگي کہ فراق کے صدمے اُٹھا کر اور جدائي کے رنج دیکھکر شوق میں ڈوبا هوا عشق میں بھرا هوا سب کو چھوڑ کر معشوق کو تلاش کرتا هوا محبوب کو ڈھونڈھتا هوا اُس کے بارگاہ تک پہنچے اور پھر اُسکا محبوب اُس کو اپنا جمال دکھلا کر اپنا عاشق کہکر پکارے اور ابدالاٰباد کو اپنے سامھنے رهنے کي اِجازت دیدے جهاں نہ خوف رقیب کا هو نہ ڈر جدائي کا نہ محبوب کے خفگي کا اندیشہ هو نہ معشوق سے ملنے کا کوئي مانع هو اچھے وہ عاشق جن کو یہہ دن نصیب هو اچھے وہ دن جن میں معشوق سے وصال هو عاشقان جمال احدي قیامت کے دن جب قبروں سے اُٹھینگے محبوب کا نام لیتے هوئے اُس کے کوچہ کو چلینگے ایسے شوق میں ڈوبے اور محبت میں بھرے هوئے هونگے کہ کہ نہ کوئي فرشتہ اُن کو روک سکیگا نہ کوئي ملک اُن کو تھام سکیگا دیوانوں کي طرح مدهوش بدحواس این ربي پکارتے هوئے مستوں کي مانند گرتے پڑتے این حبیبي کہتے هوئے اُس کے در کو چلینگے جنت کو تمنا هوگي کہ هم پر یہہ نظر ڈالیں حوریں چاهینگي کہ هم کو یہہ دیکھیں غلماں خواهش کرینگے کہ هم پر نگاہ کریں وہ آنکھہ اُٹھا کر بھي کسے کي جانب نہ دیکھینگے گوشۂ چشم سے بھي کسي کي طرف نگاہ نہ کرینگے

سب کي هوس دل مين رہ جائيگي اُن کا نغمہ يہہ هوگا کہ آج وعدہ
ديدار هی اُن کا ترانہ يہہ هوگا کہ آج وصال دلدار هي

حبذا يوم سعادت مرحبا يوم الوصال	باغ من گل ميکند امروز بعد از چند سال

اِس حالت سے جب وہ دلدادے در دلدار تک پہنچينگے تب ارني
کا غل مچائينگے اور اگر هزار لن تراني اُن کو سنائي جائے ايک نہ سنينگے
اور بار بار يهي پکارينگے کہ کہاں هيں وہ دلدار جس نے ديدار کا وعدہ
آج پر رکھا تھا کہاں هی وہ محبوب جس نے حجاب اُتھا دينيکا اقرار
آج پر کيا تھا کيا آج بهي هم مشتاق لوت جائينگے کيا آج بهي هم بے
ديکھے چلے جائينگے ٭

از جمال لا يزالي بر نداري گر نقاب
عاشقان لا اُبالي را بماند دل کباب
عاشقان ني حور خواهند ني بهشت از بهر آن
فارغ اند از کتخداي خانمان کردہ خراب

غرض کہ عاشقان احدي اِس طرح پر قبروں سے اُتھينگے

پردہ محشر بدرند عاشقان چون از لحد	سر برآرند بادل پر آتش وچشم پر آب
با دل مجروح ميگريند و ميگويند کو	آنکہ کردہ وعدہ ديدار خود روز حساب
بي تماشاے جمال محيي گويد روز حشر	در صف بيگانگان يا ليتني کنت تراب

پس الله جلشانہ ان مشتاقوں پر حجاب اپني اُتھاويگا اور بے پردہ
اُن کو اپنا جمال دکھلاويگا پس وے مشتاق اپنے پروردگار کو اِس طرح

پر دیکھینگے جس طرح پر کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ھیں اور ھمہ تن چشم ھوکر اُسکے جمال کی دید میں مستغرق ھو جائینگے جب اُن سے پوچھا جائیگا کہ ھل امتلئتم تمھارا جی بھر گیا وہ کہینگے ھل من مزید ھل من مزید کہ ابھی نہیں ابھی نہیں ذرا اور دیکھہ لینے دے

ابھی ھمنے جی بھر کے دیکھا نہیں ھی	تیرا منہہ چھپانا نہیں دیکھا جاتا

اِس لذت کو اور بڑھا اور اپنا حسن اور دکھلا اور ھر دم ایک لطف تازہ اُن کو دیدار میں ملتا جائیگا اور جس قدر حجاب اُن کی نظر سے اُٹھتا جاویگا اُسی قدر اُن کا شوق بڑھتا جائیگا خوشا حال اُن لوگوں کا جنکو یہہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی نصیب ھو *

چاشنی درد تو در کام ما	تا ابد ای دوست حلاوت دھد
درد پیا پی رسد انعام ما	عاشق دیوانہ و مستم ازان
باز بر آمد قمر از بام ما	محبي بہ محبوب نظر کرد و گفت

جاننا چاھیئے کہ عاشقان جمال ایزدی جو محبت کے اعلی درجہ پر پہنچ جاتے ھیں ھر لحظہ منتظر موت کے رھتے ھیں کہ کب وہ وقت آئے کہ ھم اِس زندان سے نکلیں اور اپنے محبوب کے گلستان میں پہنچیں اِسی واسطے خبر میں آیا ھی کہ (الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب) کہ موت پل ھی جو کہ پہنچا دیتا ھی محب کو محبوب کے پاس اور ھر وقت عاشقان ایزدی دنیا کو اپنے واسطے قفس اور زندان سمجھکر اُس سے نکلنے کے خواھاں رھتے ھیں اور اپنے آپ کو اِس عالم میں مثل مسافر اور غریب کے جانکر مشتاق اپنے وطن میں

پہنچنے کے رہتے ہیں اور کیون نہ رہیں کسي عاشق نے خوب کہا ھی کہ

چرا نه در پئي عزم دیار خود باشم	چرا نه خاک سر کوي یار خود باشم
غم غریبي و محنت چو بر نمي تابم	بشهر خود روم و شهر یار خود باشم
ز محرمان سرا پردهٔ وصال شوم	ز بندگان خداوند گار خود باشم
بود که لطف ازل رهنمون شود حافظ	و گر نه تابه آبد شرمسار خود باشم

الحاصل یہہ معلوم ہوا کہ لذت دیدار سب سے بڑھکر ھی اور یہہ لذت اُسیقدر زیادہ ہوگي جس قدر محبت زیادہ ہوگي اور محبت الله جلشانه کي صرف دنیا میں حاصل ہو سکتي ھی اور اگرچہ اصل محبت سے الله جلشانه کے کوئي مومن خالي نہیں ھی لیکن غلبه محبت جسکو عشق کہتے ہیں اُس سے اکثر محروم ہیں اور وہ دو سبب سے ہوتا ھی ایک علاقه دنیا کا قطع ہو جانا اور دل کا سواے الله کے اور کي محبت سے خالي ہو جانا اِسلیئے کہ دل مثل برتن کے ھی جب کسي برتن میں پاني بھرا ہو سرکه اُس میں نہ سمائیگا جب تک کہ کچھہ خالي نہ ہووے جس قدر پاني سے خالي ہوگا اُسي قدر سرکه بھرتا جائیگا الله جلشانه فرماتا ھی (ما جعل الله لرجل من قلبین في جوفه) کہ الله نے ایک شخص کے دو دل نہیں بنائے ہیں اور کمال محبت یہي ھی کہ تمام دل سے صرف الله کي محبت رکھے اگر ذرا بھي کسي دوسرے کي طرف ملتفت ہوگا اُسي قدر نقصان الله جلشانه کي محبت میں ہوگا الله جلشانه فرماتا ھی (ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا) کہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار الله ھی پھر اُس پر قایم رہے بلکہ (لا اله الا الله) کي بھي اصل معنے یہي ہیں کہ کوئي معبود اور کوئي محبوب سواے الله کے نہیں ھی اور جو محبوب ھی وہي

معبود هی اسي واسطے الله جلشانه فرماتا هی (ارايت من اتخذ الهه هواه)
اور اسي واسطے حضرت نے فرمايا هی که مبغوض ترين معبودوں کا جو
زمين پر عبادت کيا جاتا هي خواهش هی پس معلوم هوا که خواهش
نفساني بهي معبود هی بهر حال آن لوگوں کا جو الله کے معبوديت کا
اقرار کرتے هيں اور هوا و هوس کو پوجتے هيں خدا کو معبود کهتے هيں
اور خواهش کي عبادت کرتے هيں اور (لا اله الا الله) زبان سے کهتے هيں
اور (لا اله الا الهوا) پر عمل کرتے هيں عمر مفت ميں کهوتے هيں اور کچهه
نهيں سمجهتے اگر سمجهتے هيں تو کچهه نهيں کرتے فضوليات ميں عمر
عزيز کو ضايع کرتے هيں اور هر روز اپنے پروردگار سے دور هوتے جاتے هيں آه آه

قد صرفت العمر في قيل و قال
يا نديمي قم فقد ضاق المجال

قم و زمزم لي بما شعار العجم
كي تريح الروح من هم و غم

وابتدأ منها ببيت المثنوي
للحكيم المولوي المعنوي

بشنو از ني چون حكايت مي كند
و ز جدائيها شكايت مي كند

قم و خاطبني بكل الالسنة
عل قلبي ينتهي من ذا السنة

انه في غفلة من حاله
خائض في قيله مع قاله

كل آن جالب قيدا جديد
قائل من جهله هل من مزيد

نائم في الغي قد ضل الطريق
هائم من سكره لا يستفيق

عاكف دهرا علي اصنامه
يتهزو الكفار من اسلامه

كم انادي و هو لا يصغي التناد
و افوادي و افوادي و افواد

يا بهائي اتخذ قلبا سواه
فهو ما معبوده الا هواه

غرض كه منجمله اسباب ضعف محبت الله جلشانه كي غلبه محبت

دنیا ہی یہانتک کہ اگر کسي کو آواز طیور اور نسیم سحر خوش کرے تو وہ خوشي بھي دنیا کي نعمتوں سے خیال کي جائیگي اور اُسي قدر کمي محبت الله جلشانہ کي ہوگي اور کسي کو دنیا میں سے کچھہ نہیں ملتا جب تک کہ اُس قدر حصہ آخرت سے کم نہ کر لیا جائے اور یہہ امر ضروري ہی جس طرح پر اِنسان پورب کو ایک قدم بھي بڑھاویگا ضرور اُسي قدر پچھم سے دور ہوگا اور اگر کوئي ایک عورت کو خوش کریگا تو اُتنا ہي اُسکي سوت کو ناراض کریگا دنیا اور آخرت مثل دو سوتوں یا پورب پچھم کي ہیں *

دوسرا سبب

محبت کے قوي ہونے کا قوت معرفت ہی جس قدر معرفت زیادہ ہوگي اُسي قدر محبت زیادہ ہوتي جائیگي اور یہہ مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا ہی جب تک کہ دل تمام دنیا کي شغلوں اور کاموں سے صاف اور پاک نہ ہو جائے اور جب کہ دل دنیا سے پاک ہو جائے تب چاهیئے کہ ذکر اور فکر میں ہمیشہ مشغول رہے اور اُسکي صفات اور ملکوت سموات اور ارض پر دھیان لگائے اِس واسطے کہ کوئي ذرہ آسمان و زمین سے ایسا نہیں ہی کہ جو اُسکي حکمتوں اور عجائب نشانیوں سے خالي ہو جس ذرہ پر نظر کیجائے وہ اُس کي قدرت کاملہ پر شہادت دیتا ہی اور جس برگ درخت پر تامل سے نگاہ کیجائے اُسکي حکمت بالغہ پر دلالت کرتا ہی کوئي دانہ زمین سے نہیں اُگتا کہ اپنے بونے والے کي توحید پر ہزار زبان سے اِقرار نہ کرتا ہو اور اپنے اُگانیوالے کي قدرت پر ہزار طرح سے شہادت نہ دیتا ہو

هر گیاهي که از زمین روید | وحده لا شریک لہ گوید

جس درخت پر نظر کي جائے هر ورق اُس کا الله جلشانہ کے وحدانیت کا مقر هی جس ورق پر غور سے خیال کیا جاے اُسکي معرفت کا دفتر هی دیکھنیوالا چاهیئے ولنعم ما قیل

برگ درختان سبز در نظر هوشیار | هر ورقي دفتریست معرفت کردگار

پس جب غور سے ان چیزونکي طرف نظر کي جائے اور اُسکے قدرتونپر جو کہ هر دانہ اور هر ذره سے عیاں هی تامل کیا جاے تو معرفت اُسکي بڑهتي جائیگي اور جب معرفت بڑهتي جائیگي تب خواه نخواه دل پر محبت کا غلبہ هوتا جائیگا کہ ایسے قادر مطلق اور صانع برحق سے بڑهکر کون هی جس سے محبت کیجاے جسکے قبضہ قدرت میں از فرش تا عرش اور از زمین تا آسمان اور از ملک تا ملکوت هی جسنے هزاروں عجائب وغرایب سے آسمان و زمین کو آراستہ کیا اور ایک ایک ذره میں اپني قدرت کو ظاهر کر دیا اور پهر جو کچهہ اُس نے بنایا اور جس کو پیدا کیا وه صرف همارے واسطے بنایا اور پهر وهي هر وقت هماري حفاظت کرتا هی هم کو روزي دیتا هی دشمنوں سے بچاتا هی موذیات سے پناه میں رکهتا هی مصیبت کے وقت کام آتا هی درد کي حالت میں همارے ساتهہ رحمت سے پیش آتا هی جو کچهہ هم کو ضرورت هوتي هی پیش از سوال حاجت رفع کر دیتا هی مصیبت اور دکهہ کو ٹالتا رهتا هی اور هماري نافرمانیوں اور گناهوں سے چشم پوشي کرتا هوا هر وقت همارے اُوپر نظر رحم کي رکهتا هی اور هم پر ماباپ سے زیاده مهرباني کرتا هی اور آخرت میں همارے واسطے اُن نعمتوں کو

مهیا کیا هی که جن کو نه کسي آنکهه نے دیکها نه کسي کان نے سنا تو تعجب هی که ایسے پروردگار رحیم اور خداے کریم کو چهوڑ کر دوسروں سے محبت کریں جو کبهي همارے ساتهه رہ نهیں سکتے اور جو کچهه همارے واسطے کر نهیں سکتے اور جن کو کسي قسم کي قدرت اور کسي طرح کي طاقت نهیں پس ان باتوں کو غور کرنے اور سوچنے سے دل کو خواہ نخواہ ایسي محبت الله کي هو جائیگي که وہ سب کو بهول کر اُسي کي محبت میں ڈوب جائیگا اور محبت کے اعلیٰ درجه پر پهنچکر آخرت میں اُس مرتبه پر پهنچ جائیگا جس کي خبر الله جلشانه دیتا هی که (في مقعد صدق عند ملیک مقتدر) افسوس هی که الله جلشانه نے اپنے بندوں کے واسطے کیا کیا نعمتیں رکهي هیں اور هم بندے اپنے جهالت اور نادانی سے اُس سے بهاگتے پهرتے هیں اور وہ هم کو اپنے پاس بلاتا هی اور هم دور هتتے جاتے هیں سچ فرمایا هی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے که (انکم تتهافتون علي النار تهافت الفراش وانا اخذ بحجزکم) که تم گرتے هو آگ میں جس طرح پروانے گرتے هیں اور میں تمهاري کمر پکڑ کر تم کو بچاتا هوں الله جلشانه سب مسلمانوں کو اپنے اور اپنے رسول کي محبت عطا کرے *

مگر بوي از عشق مستت کند	طلبگار عهد الستت کند
به پاي طلب رہ بدانجا بري	وزانجا ببال محبت پري
بدرد یقین پردهاي خیال	نماند سرا پردہ الا جلال

بیان اِسکا کہ کیا سبب ہی کہ اِنسان اللہ جلشانہ کي محبت میں متفاوت ہیں

جاننا چاہیئے کہ تمام مومنین اصل محبت میں اللہ جلشانہ کے شریک ہیں اِسلیئے کہ وہ اصل اِیمان میں باہم شریک ہیں لیکن تفاوت اُن کا محبت میں بہ سبب تفاوت معرفت اور محبت دنیا کي ہی اور اکثر شخص ایسے ہیں کہ وہ اللہ جلشانہ کے کسي صفات سے خبر نہوئے مگر چند ناموں سے جن کو اُن کے کانوں نے سنا اور اُسکو اُنھوں نے یاد کر لیا اور اپنے نزدیک اُس کے معنے ایسے قرار دے لیئے کہ جن سے اللہ جلشانہ پاک ہی اور کبھي ایسا ہوتا ہی کہ اُن اسما و صفات کي حقیقت پر تو اُن کو اِطلاع نہیں ہوئي اور اُن کے معاني فاسد بھي اپنے خیال میں نہیں جمائي بلکہ اُس پر اِیمان لے آئے اور جیسا سنا اُس کو تصدیق کر لیا اور عمل کي طرف متوجہ ہو گئے اور بحث اور مباحثہ کو چھوڑ بیٹھے تو یہي لوگ اہل سلامت ہیں اور آفتوں سے محفوظ ہیں اور اِنہیں کو اصحاب الیمین کہتے ہیں اور جنھوں نے اُس کے اسماء اور صفات کے معاني فاسد اپنے ذہن میں جمائے ہیں وہ لوگ گمراہ ہیں اور جو لوگ حقیقت کے جاننیوالے ہیں وہ مقربین میں سے ہیں اور تینوں قسم کے لوگوں کا اللہ جلشانہ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کیا ہی (فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و جنۃ نعیم) *

بیان اُس سبب کا کہ جس سے معلوم ہو کہ خلق کي سمجھہ اللہ جلشانہ کي معرفت میں کیوں قاصر ہیں

جاننا چاہیئے کہ سب موجودات سے ظاہر تر اور روشن تر ذات

باریتعالی کی هی تو چاهیئے که اُس کی معرفت بهي سب سے اول اور سب سے بیشتر اور سب سے سهلتر هووے حالانکه معامله برخلاف اس کے هی سبب اسکا یهه هی که عقول همارے ضعیف هیں اور جمال حضرت الهي روشني میں نهایت درجه پر هی پس کمال اشراق اور ظهور باعث خفا اور احتجاب هی جس طرح پر کمال روشني آفتاب کي خفاش کے آنکهوں کے واسطے حجاب هی پس پاک هی وه جس نے اپني نور کو اپنے ذات کا حجاب بنایا اور اپنے ظهور کو هماري آنکهوں کے واسطے پرده کر دیا لیکن جس کي بصیرت قوي هوتي هی اور الله جلشانه اُسکي بصارت کو طاقت دیتا هی تو وه اُس ظهور کي حقیقت سے واقف هوکر معرفت کي حقیقت پر موافق اپنے قوت کے پهنچ جاتا هی وه کسي فعل کو نهیں دیکهتا که الله کي طرف منسوب نه کرتا هو اور فاعل حقیقي اُس کو نه سمجهتا هو وه کسي غیر کا وجود هي نهیں جانتا بلکه یهه خوب سمجهه لیتا هی که هستي میں کوئي نهیں هی مگر الله اور افعال اُس کے اُسکي قدرت کے اثاروں کے اثر هیں پس وه تابع اُسي کے هیں پس اُن کو کوئي وجود سواے اُسکے نهیں هی پس جس فعل کو وه دیکهتا هی فاعل کي طرف نظر کرتا هی اور مصنوعات کو دیکهه کر صانع کي صنعت پر خیال کرتا هی پس کسي غیر کي طرف آنکهه اُس کي نهیں اُٹهتي اور کسي کو موجود نهیں سمجهتا جس طرح پر کوئي شخص کسي شاعر کا شعر یا مصنف کي تصنیف یا مولف کي تالیف دیکهے تو اُس کي نظر در حقیقت اُس شاعر اور مصنف اور مولف پر هوگي نه اُس شعر اور تصنیف اور تالیف پر اور یهه ظاهر هی که تمام عالم تصنیف الله جلشانه کي هی پس جس نے اُس کي طرف دیکها یهه سوچکر که یهه فعل الله کا هی اور اُسي کا فعل

تصور کرکے اُس سے محبت کي تو وہ ہر چیز میں اللہ هي کو دیکھیگا اور اُسي کو پہچانیگا اور اُسي کو چاهیگا اور وهي پکا موحد اور سچا مومن هوگا بلکہ اپنے آپ کو بھي نہ دیکھیگا مگر یہي کہ میں بھي اُس کا بندہ هون اور درحقیقت کچھہ وجود نہیں رکھتا اور یہي اُس مرتبہ پر پہنچیگا کہ جس کو فنا في التوحید کہتے هیں اور جو لوگ کہ اِس درجہ پر نہیں پہنچے وہ صرف بہ سبب قصور اپنے فہم کے هیں کہ اِس درجہ پر پہنچنے کي سمجھہ نہیں رکھتے اور افعال اور آثار کو اِس عالم کے ظاهري افعال اور اسباب پر ختم کرکے اُس کے فاعل حقیقي تک نہیں پہنچتے *

اللہ جلشانہ کي طرف شوق کرنیکے معنے کا بیان

جاننا چاهیئے کہ جو شخص اللہ جلشانہ کي محبت کا اِنکار کرتا هی ضرور وہ شوق کي حقیقت سے بھي اِنکار کریگا حالانکہ هم ثابت کرینگے کہ اللہ جلشانہ کي طرف شوق کرنا واجب هی اور بیان اِسکا یہہ هی کہ شوق نہیں هوتا هی مگر اُس چیز کي طرف کہ کچھہ اُسکا ادراک هو اور کچھہ ادراک نہو اگر بالکل ادراک نہو تو اِشتیاق کیونکر هوگا جس طرحپر کہ کسي شخص کو کسي نے نہ دیکھا هو نہ اُسکي صفت سني هو تو وہ کیونکر اُسکا مشتاق هوگا اور اگر بالکل ادراک هو تب بھي اِشتیاق نہوگا اِس لیئے کہ کمال ادراک رویت سے هی اور جو اپنے محبوب کو هر وقت دیکھتا هوگا تو وہ اُسکا مشتاق کیونکر هوگا پس ثابت هوا کہ اِشتیاق اُسي وقت تک هی کہ کچھہ ادراک هو اور کچھہ نہ هو اور وہ دو وجہوں سے هوتا هی کہ جس کو هم ایک مثال

سے سمجھاتے ہیں مثلاً کسي کا معشوق کسي سے جدا ہو جاے اور اُسکے
دل میں اُسکا خیال رہ جاے تو ضرور وہ عاشق مشتاق ہوگا کہ دیدار
اُسکا نصیب ہو لیکن اگر اُسکے دل سے اُس کا خیال جاتا رہے اور وہ
بھول جاے تو اِشتیاق باقي نہ رہیگا اور اگر دیدار نصیب ہو جائیگا
تب بھي اِشتیاق کا اطلاق نہ رہیگا پس شوق کے معنے یہہ ہیں کہ جو
خیال دل میں ہی اُسکے کامل ہونے پر نفس کا مشتاق ہونا اور کبھي
ایسا ہوتا ہی کہ دیکھنے پر بھي شوق باقي رہتا ہي یعنے کمال رویت
نصیب نہیں ہوتي مثلاً اپنے محبوب کو دیکھہ تو لیا لیکن روشني میں
نہیں دیکھا کہ جس سے اچھي طرح پر صورت نظر آوے تب بھي شوق
اِسکا باقي رہتا ہی کہ جمال اُس کا روشني میں دیکھا جاے تاکہ اچھي
طرح پر اُس کي شکل و صورت دیکھنے میں آئے اور دوسري وجہ
اِشتیاق کي یہہ ہی کہ اپنے محبوب کا چہرہ تو دیکھہ لیا لیکن اُس کے
خال و خط کے دیکھنے کي تمنا باقي رہ گئي پس خواہ نہ خواہ دل کو
اُس کے سب اعضا کے حسن و جمال اور ایک ایک خط و خال کے
دیکھنے کا شوق ہوتا ہی اور یہہ دونوں وجہیں اِشتیاق کي اللہ جلشانہ کي
نسبت متصور بلکہ لازم ہیں اِس لیئے کہ امور الٰہي کي معرفت اگرچہ
عارفین کو کسي قدر حاصل ہو جاے لیکن وہ صاف طرح پر نہیں ہو
سکتي بلکہ اِس طرح پر ہوگي جس طرح پر کسي چیز کو پردہ میں
سے دیکھا بلکہ معرفت خیالات کي تکدرات سے کبھي اِس دنیا میں خالي
نہیں رہ سکتے پس اچھي طرح پر حاصل ہونا معرفت کا صرف
آخرت میں ہوگا کہ وہیں مشاہدہ اور تجلي کا اتمام ہو سکتا ہی پس
یہہ ایک سبب عاشقین اور عارفین کے شوق کا ہی دوسرے یہہ کہ امور
الٰہي کي اِنتہا نہیں ہی اور اگر کسي پر کچھہ حقیقت کھلتي ہی تو

وہ بھی کسی کسی چیز کی اور باقی امور جن کی انتہا نہیں ھی ایسے
ھی پوشیدہ رہ جاتے ھیں اور اہل معرفت جانتے ھیں کہ جن کا علم
اُنکو ھوا ھی اُن سے بہت زیادہ ابھی پردہ غیب میں پوشیدہ ھیں اِس
لیئے اُن کی معرفت کا شوق باقی رہتا ھی اور جس قدر امور الہی
جو پوشیدہ ھیں کچھہ کچھہ کھلتے جاتے ھیں اُسی قدر اور شوق بڑھتا
جاتا ھی اور چونکہ نہ امور الہی کی انتہا ھی اور نہ اہل معرفت کے
شوق کی تو یہہ شوق کبھی کم نہیں ھو سکتا اور ھمیشہ اہل محبت
اِسی شوق میں غرق رہتے ھیں اور رھینگے

مرا کمال محبت ترا کمال جمال	دمی مباد کہ نقصان پذیرد این دو کمال

اور منجملہ اُن دو شوقوں کے جن کا ھم نے بیان کیا پہلا شوق دنیا
میں پورا نہیں ھو سکتا اِسلیئے کہ رویت اور مشاھدہ یہاں حاصل
نہیں ھو سکتا *

حکایت

حضرت اِبراھیم ادھم نے جو کہ مشتاقان جمال احدی سے تھے ایک
روز حضور میں اپنے محبوب رب الارباب کے عرض کیا کہ الہی اگر
کسی کو تو نے وہ چیز دی ھو جس سے اُس کا دل تیرے ملنے سے پہلے
ٹھہر جائے اور اُسکی جلن کم ھو جائے تو وہ مُجھے بھی عطا کر اِسلیئے
کہ اِضطراب نے مُجھے ھلاک کر دیا اور بیقراری نے میرا کام تمام کر ڈالا
حضرت اِبراھیم فرماتے ھیں کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ھوں کہ
اللہ جلشانہ نے مجھے اپنے حضور میں کھڑا کیا اور فرمایا کہ ای ابراھیم

تجھے مجھہ سے شرم نہیں آتي کہ مجھہ سے تو چاھتا هی کہ قبل میرے ملنے کي تیرا دل ٹھہر جائے اور تیرے شوق کي آگ بجھہ جائے کسي عاشق کو تو نے دیکھا هی کہ معشوق کے ملنے سے پہلے اُس کا دل ٹھہرا هو میں نے کہا کہ الهي میں تیري محبت میں اِس قدر بیدل هو رها هوں کہ میں نہیں جانتا هوں کہ کیا کہتا هوں پس مجھے معاف کر اور سکھلا دے کہ کیا کہوں حکم هوا کہ یہہ کہہ کہ الهي مجھے اپنے قضا پر راضي رکھہ اور اپنے بلاؤں پر صبر عطا کر اور اپني نعمتوں کے شکر کي توفیق دے *

حکایت

حضرت شبلي رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بہ صد هزار شوق مسجد کو چلے جب دروازہ پر پہنچے ندا هوئي کہ اے شبلي باین ناپاکي همارے گھر آنے کا قصد هی یہہ کیا بے ادبي هی وہ اوٹ چلے صدا آئي کہ اے شبلي همارے در کو چھوڑ کر کہاں جاتا هی یہہ کیا بے پروائي هی خاموش هو کر رونے لگے آواز آئي کہ اے شبلي هماري شکایت کرتا هی یہہ کیسي گستاخي هی تب هنس دیئے حکم هوا کہ هم سے بیخوف هو گیا یہہ کیسي ناداني هی عرض کي کہ الهي نہ آنے پاتا هوں نہ اوٹ سکتا هوں نہ رونے پاتا هوں نہ هنس سکتا هوں کیا کروں غصہ سے اِرشاد هوا کہ همارے اسرار کا کھلوانا چاهتا هی اے شبلي خاموش یہہ سب اِمتحان هیں اور آزمایش چوں و چرا کو دخل نہیں اِس قدر سمجھہ لے کہ هم کو کسي حال میں مت بھول اور همارے کسي فعل پر اِعتراض مت کر همارے قضا پر راضي رہ هر وقت اپني آنکھہ کے سامھنے

هم کو حاضر جان اگر آ تو هماري طرف نکال دیں تو بهاگ مگر همارے هي جانب اى شبلي هم بندہ پر اُس کي ما سے زیادہ مهربان اور اُسکے باپ سے زیادہ شفیق هیں *

اور دوسرا شوق جو هم نے بیان کیا اُسکي اِنتها نهیں هی نه دنیا میں نه آخرت میں اِسلیئے که اُس کي اِنتها یهه هی که آخرت میں تمام جلال اور صفات اور حکمت اور افعال رب العالمین کهل جائیں اور یهه محال هی اِس لیئے که اُسکي اِنتها نهیں هی اور جب تک که یهه نه معلوم هو جاوے که اب اُس کے جلال و جمال سے کچهه باقي نهیں رها اور سب کي حقیقت کهل گئي تب تک شوق کي تسکین نهیں هو سکتي اور یهه محال هی اور ظاهر هی که جس قدر حقیقت جمال و جلال کهلتي جائیگي اُسي قدر بندہ مشتاق دیکهیگا که ابهي اُسکے درجه پر هزارها درجات باقي هیں تو اُس کا شوق بڑهتا جائیگا اور چاهیگا که اِسکا کمال حاصل هو اور اصل وصل نصیب هووے تو اِس شوق میں اُس کو وہ لذت هوگي که جس کا بیان نهیں هو سکتا اور جس قدر اُس پر جلال و جمال کي تجلي هوتي جائیگي اُسي قدر اُس کي لذت بڑهتي جائیگي یهانتک که نه اُس تجلي کي اِنتها هوگي نه اُسکے شوق کي لذتوں کي غایت هوگي پس ابدالاباد تک یهي حال رهیگا که دلبر کے پاس هیں اور دل نهیں بهرتا اور محبوب کے سامهنے هیں اور چین نهیں پڑتا *

دلارام در بر دلارام جوي	لب از تشنگي خشک برطرف جوي
نه گویم که بر آب قادر نیـنـد	که بر ساحل نیـل مستسقي اند
بسر وقت شان خلق کي رہ برند	که چون آبحیوان به ظلمت درانـد
دمادم شراب الم درکشند	وگر تلخ بینـنـد دم در کشـنـد

چو باد اند پنہان و چالاک پوي
سحرہا بگریند چند انکه آب
فرس کشته از بسکه شب رانده اند
شب و روز در بحر سودا و سوز

چو مشک اند خاموش و تسبیح گوي
فرو شوید از دیدہ شان کحل خواب
سحر گه خروشان که درمانده اند
ندانند ز آشفتگي شب ز روز

بیان اُن اخبار و آثار کا جو شوق سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے که حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم اپنے دعا میں فرمایا کرتے تھے که الهي میں تجھسے تیري قضا پر رضا اور بعد موت کے عیش اور تیرے جمال کے نظارہ کي لذت چاهتا هوں اور ابو درداء نے حضرت کعب احبار رضي الله تعالی عنهما سے پوچھا که جو آیت توریت میں سب سے زیادہ مخصوص هو اُس کو بتلاؤ اُنھوں نے کہا که الله جلشانه فرماتا هی که اگرچه ابرار میري ملاقات کے مشتاق هیں لیکن میرا اشتیاق اُن سے ملنے کا اُن سے بڑھ کر هی اور اُسي کے ایک طرف لکھا هوا هی که (من طلبني وجدني و من طلب غیري لم یجدني) که جس نے مُجھے طلب کیا اُسنے مجھے پایا اور جس نے میرے سوا دوسرے کو طلب کیا اُس نے کبھي نهیں پایا ابو درداء نے کہا که میں بھي شهادت دیتا هوں که میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که آپ فرماتے تھے که داؤد علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای داؤد زمین والوں سے کہه دو که میں محبت رکھتا هوں اُس سے جو مجھه سے محبت کرے اور اُس کا جلیس هوں جو مجھے اپنا جلیس کرے اور اُسکا مونس هوں جو میرے ذکر سے اُنس رکھے اور اُس کا مصاحب هوں جو مجھه سے

صحبت رکھے اور اُسکا مختار ہوں جو مجھے اختیار کرے اور اُس کا مطیع ہوں جو میري اطاعت کرے اور جو بندہ اِس پر یقین کرکے اپنے دل و جان سے مجھے چاہے میں اُس کو اپنے لیئے قبول کر لیتا ہوں اور میں اُسکو ایسا چاہتا ہوں کہ اُس سے پہلے کسي کو نہیں چاہا جس نے میري طلب سچے دل سے کي وہ مجھے پائیگا اور جس نے میرے سوا کسي دوسرے کو طلب کیا وہ مجھے نہ پائیگا پس ای زمین کے رہنیوالو چھوڑو اپنے غرور اور جہالت کو اور آو میري صحبت اور میرے جلسہ میں اور مجھہ سے اُنس پیدا کرو میں تمہارا مونس و غمخوار ہو جاؤں اور تمہاري محبت پر پیش قدمي کروں میں نے اپنے دوستوں کا خمیر اپنے خلیل اِبراھیم اور اپنے مخلص موسي اور اپنے مصطفے محمد رسول اللہ کے متي سے بنایا ھي میں نے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو اپنے ھي نور سے بنایا ھی اور اپنے جلال کي نعمتوں سے اُن کو بھر دیا ھی جو عاشقان جمال ایزدي ھیں وہ ہر دم اُسي کے شوق میں رہتے ھیں اور ہر لحظہ اُسي کے عشق میں جان دیتے ھیں پکارتے ھیں تو اُسي کو سنتے ھیں تو اُسي کي ذکر کرتے ھیں تو اُسي کا فکر کرتے ھیں تو اُسي کے نہ اُن کو سردي ستاتي ھی نہ گرمي نہ اُن کو بھوکھہ ایذا دیتي ھی نہ پیاس اُس کا ذکر اُن کے بھوکھہ کي غذا ھی اُس کا نام اُنکي بیماري کي دوا ھی ہر وقت اُسیکو پکارا کرتے ھیں ہر دم اُسیکو بلایا کرتے ھیں ہر وقت شوق میں آکر اِسطرح نغمہ سرائي کیا کرتے ھیں

بي حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما
کہ کسي نیست بجز درد تو در خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین مکشاي
تاب ز نجیر ندارد دل دیوانۂ ما

با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست
اشنائیم توئي غیر تو بیگانۂ ما

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

اور بعضے بزرگوں سے روایت ہی کہ اللہ جلشانہ نے بعض صدیقین سے
فرمایا کہ میرے بعض خاص بندے ایسے ہیں کہ جن کو میں چاہتا ہوں
اور وہ میري یاد کرتے ہیں اور میں اُن کي یاد کرتا ہوں وہ مجھے
دیکھتے ہیں میں اُن کو دیکھتا ہوں وہ اِس رتبہ کے ہیں کہ اگر تو اُن
کي راہ پر چلے تو میں تجھے بھي چاہنے لگوں اور اگر اُن کي راہ سے
ہٹے تو میں تجھہ سے بغض و دشمني رکھوں اُس صدیق نے پوچھا کہ الٰہي
اُن کي نشاني کیا ہی ندا ہوئي کہ اُنکي نشاني یہہ ہی کہ وہ دن کے
سایہ کو ایسا دیکھتے رہتے ہیں جس طرح پر کہ چرواہا بکریوں کو دیکھتا
رہتا ہی اور جب آفتاب غروب ہونے پر ہوتا ہی تب وہ ایسے بیقرار
ہوتے ہیں کہ جس طرح پر پرند شام کو اپنے آشیانہ میں جانے کے
لیئے مضطر ہوتے ہیں اور جب رات ہو جاتي ہی اور اندھیاري
گھیر لیتي ہی اور سونیوالے سو رہتے ہیں اور عاشق اپنے معشوقوں سے
خلوت گزیں ہو جاتے ہیں اور آرام کرنیوالے آرام کرتے ہیں اُس وقت
وہ اپنے پاؤں سے کہڑے ہوتے ہیں اور منہہ کے بل میرے سجدہ میں
گر پڑتے ہیں اور میرے ساتھہ مناجات کرتے ہیں اور میرے انعاموں کو
ظاہر کرکے میري خوشامد کرتے ہیں کبھي چلاتے ہیں کبھي روتے ہیں
کبھي آہ آہ کرتے ہیں کبھي ہاے ہاے مچاتے ہیں کبھي شکایت کرتے
ہیں کبھي شکوہ کا دفتر کھولتے ہیں کبھي ہاتھہ باندھہ کر ادب سے میرے
حضور میں کھڑے ہو جاتے ہیں کبھي بے طاقت ہو کر بیٹھہ جاتے
ہیں کبھي رکوع میں جھک جاتے ہیں کبھي سجدہ میں گر پڑتے ہیں
اور میں دیکھتا رہتا ہوں کہ وہ میرے لیئے کیا کیا کر رہے ہیں اور میں
سنتا جاتا ہوں کہ وہ غلبہ محبت میں آکر مجھي سے کیا کہہ رہے ہیں
محبت میں آکر ایسے بیخبر ہو جاتے ہیں کہ نہ وہ جانتے ہیں کہ کیا

کرتے ہیں نہ وہ سمجھتے ہیں کہ کیا کہتے ہیں آنکھوں سے آنسو
بہاتے ہیں رخساروں کو طمانچہ سے لال کر دیتے ہیں دل سے اُن کے
ایسی آگ اُٹھتی ہی کہ اُس میں جل جاتے ہیں سینہ سے اُن کے
ایسا شعلہ بھڑکتا ہی کہ اُس میں بھن جاتے ہیں وہ لوگ ایسے ہیں
کہ دل اُن کا کباب ہی اور دیدہ اُن کا پر آب شوق غالب دیدار کی
طالب ہماری قدرتوں میں متحیر ہمارے اسرار میں متفکر نہ تن کا
ہوش نہ جان کا خیال زبان پر ہمارا نام ہی اور ہماری ہی ذات سے
اُن کو کام ہی کبھی اپنی نارسائی دیکھہ کر آہ کر اُٹھتے ہیں کبھی
ہماری رحمت کا خیال کرکے ہوش میں آجاتے ہیں رات گذر
جاتی ہی اور اُن کی یہی حالت رہتی ہی تمام شب سجدہ میں
روتے بسر کر دیتے ہیں اور پھر نالہ اُن کا ناتمام رہ جاتا ہی صبح
ہو جاتی ہی اور اُن کا قصہ ویسا ہی رہ جاتا ہی صبح کو ہوتے ہوئے دیکھکر
وہ ایک نعرہ مارتے ہیں اور اپنے بدبختی کی آپ ہی شکایت کرتے
ہیں کہ ہم اپنی حکایت ختم نہ کرنے پائے اور صبح ہو گئی ہم ایک
بات بھی پوری نہ کرنے پائے اور سحر ہوگئی

کیا جلد صبح ہو گئی شام وصال ہائے	ہم کہہ نہ پائے یار سے کچھہ ماجرائے دل

جب دن ہو جاتا ہی اور آفتاب نکل آتا ہی وہ ویسے ہی دل مار کر
رہ جاتے ہیں اور دن کو اوروں کی طرح بن جاتے ہیں مگر ہر دم
نظر اُن کی شام پر ہی کہ کب آفتاب ڈوبے اور آدمیوں سے حجاب
ملے کہ ہم اپنا باقی قصہ کہہ سناویں اور اپنی داستان پوری کر لیں اِسی
طرح پر سالہا سال گذر جاتے ہیں عمر اُن کی تمام ہو جاتی ہی اور

اُن کي حکايت ختم نهين هوتي ايسے دلدادون او ر بيخبرون کو اول جو ديتا هون وه تين چيزين هين ايک يهه که اُن کے دلون مين اپنا نور ڈال ديتا هون که وه ميري خبرين کهتے هين جيسا که مين اُن کي خبرين کهتا هون دوسرے يهه که اگر آسمان و زمين اور جو کچهه که اُن کے بيچ مين هی اُنکے هم وزن هو تو اُنهين کا پله بهاري هو تيسرے مين بے پرده اُن کے سامهنے هو جاتا هون پس کون جان سکتا هی که جس کے سامهنے مين آ جاؤن اُس کو کيا کيا دون اور حضرت داؤد علي نبينا و عليه الصلوة و السلام کي خبرون مين آيا هی که الله جلشانه نے وحي فرمائي که ای داؤد کب تک جنت کا ذکر کروگے اور ميرے شوق کا مجهه سے سوال نه کروگے حضرت داؤد نے عرض کي که الهي تيرے مشتاق کون لوگ هين جواب هوا که ای داؤد ميرے مشتاق وه لوگ هين که جنکو مين نے سب کدورتون سے صاف کر ديا هی اور سب برائيون سے پاک کر ليا هی اور اُن کے دلون کو ڈرسے بهر ديا هی اور اُن کے دلون کو سوراخ سوراخ کرديا هی که جن کے روزنون سے وه مجهے ديکهتے هين اور اُن کے دلون کو مين اپنے هاتهه پر اُٹها کر اپنے آسمان پر رکهتا هون اور پهر اپنے برگزيده فرشتون کو بلاتا هون جب وه حاضر هوتے هين مُجهے سجده کرتے هين تب اُن سے مين کهتا هون که نهين نهين تم کو اِس وقت مين نے سجده کے واسطے نهين بلايا بلکه اِس ليئے بلايا هی که تمهارے سامهنے اپنے مشتاقون کے دلون کو پيش کرون اور اُن کو دکهلاکر تمهارے اُوپر مُباهات کرون پس اُن کے دلون سے آسمانون کو فرشتون کے واسطے روشن کر ديتا هون جس طرح پر که زمين کو زمين والون کے ليئے آفتاب سے روشن کرتا هون ای داؤد مين نے اپنے مشتاقونکے دلون کو اپني رضا سے بنايا هی اور اپني

جمال کا نور اُن کو دیا هي اُن کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا هی که وه مجھسے باتیں کیا کریں اور اُن کے جسموں کو میں نے زمین پر اِس لیئے رکھا هی که میں اُن کو دیکھا کروں اور اُن کے دلوں سے میں نے راهیں نکالي هیں که جن سے مجھے دیکھا کریں هر دم اُن کا شوق بڑهتا جاتا هي اور هر لحظه اُن کا اِشتیاق زیاده هوتا جاتا هی سچ هی محبت ایسي هي چیز هی که سواے محب اور محبوب کے دوسرے کو خبر نهیں هوتي سینه کو سینه سے اور دل کو دل سے اور آنکھه کو آنکھه سے خبر هی اور سب بیخبر هیں و لنعم ما قیل

از سینه بسینه شاهراهش	وز دیده بدیده جلوه گاهش
دل با دل و تن به تن بهم دوست	آمیخته چون دو مغز یک پوست
دلها همه در نشیمن راز	بریک دگراند پر تو انداز
این جوشش مهر درد و سینه	یک مي بود و دو آبگینه
یک نغمه نشسته درد و پرده	یک نشئه دو جا ظهور کرده
در عشق به بین و پایهٔ او	خوش آنکه گرفت سایهٔ او

حضرت داوٗد علیه السلام نے عرض کي که الهي اپنے اهل محبت میں سے کسي کو مجھے بھي دکھلا دے حکم هوا که اى داوٗد لبنان پهاڑ پر جاوٗ وهاں تم کو چوده آدمي ملینگے کچھه جوان کچھه بڈھے کچھه ادهیڑ جب تم اُن کے پاس پہنچو اُن سے میرا سلام کهنا اور یهه پیام دینا که تمهارا محبوب بعد سلام کے تم سے شکایت کرتا هی که کبھي تم نے هم سے کچھه سوال نهیں کیا حالانکه تم میرے محبوب هو تم میرے برگزیده هو تم میرے پسندیده هو تم میرے دوست هو تم میرے آشنا هو تمهاري هي خوشي سے میں خوش هوں تمهاري طرف محبت سے دوڑ کر چلتا

هوں اور تم مجھہ سے کچھہ مانگتے بھي نہیں پس یہہ سنکر حضرت داؤد علیہ السلام اُن کے پاس آئے اور دیکھا کہ وہ لوگ ایک چشمے کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے الله جلشانہ کي عظمت و جلال میں فکر کر رہے ھیں

بخود سر فرو بردہ ھمچون صدف	نہ مانند دریا بر آوردہ کف
چو باد اند پنہان و چالاک پوي	چو مشک اند خاموش وتسبیح گوي

جب اُنہوں نے حضرت داؤد کو دیکھا تو سب اُچھل پڑے اور چاھا کہ بھاگ جائیں حضرت داؤد نے کہا کہ مجھسے نہ بھاگو میں تمھارے الله کا قاصد ہوں تمھارے دلدار کا پیام لیکر آیا ہوں تمھارے محبوب کا بھیجا ہوا آیا ہوں یہہ سنکر سب حضرت داؤد کے پاس آئے اور اپني آنکھونکو زمین کي طرف اور کانوں کو داؤد کي طرف کرکے چپ چاپ خاموش ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھے تب حضرت داؤد نے پیام رب العالمین ادا کیا کہ ای عاشقین جمال احدي واے مشتاقین جمال صمدي الله جلشانہ نے تم کو بعد سلام یہہ پیام دیا ہی کہ تم مجھہ سے کچھہ سوال کیوں نہیں کرتے ہو اور مُجھسے کچھہ مانگتے کیوں نہیں ہو میں تمھاري باتوں کا مشتاق ہوں تم میرے محبوب ہو تم میرے برگزیدہ ہو تم میرے پسندیدہ ہو تم میرے دوست ہو تمھاري خوشي سے میں خوش ہوں تمھاري محبت کي طرف دوڑ کر چلتا ہوں تمھاري طرف ہر وقت اُس نظر سے دیکھتا رہتا ہوں جس نظر سے ماں اپنے پیارے بچہ کو دیکھتي ہی یہہ سنکر اُن کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے اور وہ سب کے سب رونے لگے اُن سب میں جو بڑا تھا اُس نے کہا کہ الٰہي تو پاک ہی اور سب طرح سے پاک ہی ہم تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد ہیں الٰہي در گذر کر اُس زندگي سے جو بغیر تیري یاد کے

گذرے اور معاف کر اُن ساعتوں کو جو بغیر تیرے ذکر کے کٹتیں تب
دوسرا بولا کہ الھي تو پاک ھی اور سب طرح سے پاک ھی ھم تو
تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد سے ھیں ھم پر تو اپنا کرم رکھہ
اور جو کچھہ ھمارے تیرے درمیان معاملہ ھي اُس پر نیک نظر رکھہ
پھر تیسرا بولا کہ الھي تو پاک ھی اور سب طرح سے پاک ھی ھم تو
تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد ھیں ھم کو یہہ جرأت نہیں ھو
سکتي ھی کہ ھم تجھہ سے کچھہ سوال کرسکیں اور تو جانتا ھی کہ ھم کو
اپنے کاموں میں سے کسي کام کي کچھہ حاجت نہیں ھی صرف تو اپني
راہ پر ھمکو لگائے رہ اور ھمیشہ اپني راہ پر رکھہ یہي تیرا بڑا احسان ھی
پھر چوتھا شخص پکارا کہ الھي تو پاک ھی اور سب طرح سے پاک ھی
ھم تیري مرضیوں کے پورا کرنے میں قاصر ھیں پس ھماري اعانت کر کہ
ھم اِس میں کامل ھو جاویں پھر پانچویں شخص نے کہا کہ الھي تو پاک
ھی ھم کو تو نے ایک نطفۂ نجس سے بنایا اور پھر یہہ احسان کیا کہ
اپني عظمت و جلال میں فکر کرنے کي ھم کو طاقت دي پھر بھلا جو
شخص تیري عظمت میں مشغول اور تیرے جلال میں متفکر ھوگا اور
تیري قربت چاھتا ھوگا اُسکو یہہ جرأت ھوسکیگي کہ اور کچھہ بات
چیت کر سکے سعدي

مرا با وجود تو هستي نماند	بیاد توام خود پرستي نماند
بدان زهرہ دستت زدم در رکاب	کہ خود را نیاوردم اندر حساب

پھر چھٹواں شخص کہنے لگا کہ تیري شان کي عظمت اور تیري
نزدیکي اور قربت اور تیرے احسانوں نے جو اھل محبت پر ھیں اُن
کي زبانوں کو گنگ کردیا ھی کہ طاقت ھي نہیں رکھتي کہ کچھہ کہہ

سکیں پھر کس طرح سے تجھسے سوال کر سکیں پھر ساتواں شخص بولا کہ
تو نے ھمارے دلوں کو اپني یاد پر لگایا اور ھم کو اپنے شغل میں ایسا
مشغول کر لیا کہ ھم سب سے فارغ ھو گئے اِس اِحسان کے شکر میں
جو ھمسے تقصیر ھوئي ھو اُسکو معاف کر پھر آٹھواں شخص کہنے لگا
کہ الٰھي تو خوب جانتا ھی کہ ھم کو سواے اِسکے کچھہ حاجت نہیں
ھی کہ تیرا جمال دیکھا کریں پھر نواں شخص کہنے لگا کہ غلام کو اپنے
آقا کے حضور کیونکر جرات کلام کي ھو سکے لیکن جب کہ تونے خود
دعا کا حکم دیا ھی اِسلیئے ھم تجھسے یہہ دعا کرتے ھیں کہ ھم کو
ایسي روشني عطا کر کہ جس سے ھم آسمانوں کي تاریکي میں راہ پا
سکیں پھر دسواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي ھماري دعا تجھہ سے یہي ھی
کہ تو ھمیشہ ھمارے پاس بنا رہ پھر گیارھواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي ھم
تجھہ سے یہي سوال کرتے ھیں کہ جو نعمتیں تونے ھم کو بخشي ھیں اور
جو عنایت و مہرباني ھم پر فرمائي ھی اُسکو پورا کر پھر بارھواں شخص
کہنے لگا کہ جو کچھہ تونے پیدا کیا ھی ھم کو کسي سے کچھہ غرض نہیں
ھماري حاجت یہي ھی کہ تو اپنا جمال ھم کو دکھلا پھر تیرھواں شخص
کہنے لگا کہ الٰھي میري یہہ خواھش ھی کہ میري آنکھوں کو دنیا و
اھل دنیا کے دیکھنے سے اندھا کر دے اور میرے دل کو آخرت کے
شغلوں سے خالي کر دے نہ دنیا پر میري نظر ھو نہ آخرت کا خیال ھو
سواے تیرے میري آنکھوں کے سامھنے اور میرے دل میں اور کوئي نہو
پھر چودھواں شخص کہنے لگا کہ تو بڑا بزرگ و برتر ھی اور تو اپنے دوستوں
کو بہت چاھتا ھی میرے اُوپر تیرا بڑا احسان یہي ھی کہ میرے دل کو
سب چیزوں سے جو سواے تیرے ھیں خالي کرکے صرف اپني طرف
مشغول کر لے اور اپنا جمال ھم کو دکھلا دے تاکہ ھم جي جائیں اپنا

حجاب هماري آنکھوں سے اُٹھا دے کہ هم همہ تن چشم هو جائیں
پس اِس میں دیر نہ کر

بنماي رخ کہ خلقے والہ شوند وحیران	بکشاے لب کہ فریاد ازمرد وزن برآید

جب وہ چودہ شخص یہہ تقریر کر چکے تب اللہ جلشانہ نے حضرت داؤد پر وحي کي کہ اى داؤد تم نے میرے مشتاقوں کي باتیں سنیں اور میرے عاشقوں کي خواهشیں جانیں اهل شوق اور اهل ذوق ایسے هي هوتے هیں اب تم ان سے میري طرف سے کہدو کہ میں نے تمهاري سب باتیں سنیں اور جس نے جو مانگا وہ میں نے دیا هر ایک اب تم میں سے جدا هو جائے اور هر ایک ایک ایک غار میں چلا جائے میں حجاب کو جو همارے تمهارے بیچ میں هی اُٹھائے دیتا هوں تاکہ تم آنکھہ بھر کر میرے نور کو دیکھو اور دل بھر کر میرے جلال کو سوچو تب حضرت داؤد نے عرض کي کہ الهي یہہ لوگ اِس رتبہ پر کیسے پہنچے اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ اى داؤد یہہ لوگ اِس رتبہ پر صرف اِس سبب سے پہنچے کہ میرے ساتھہ گمان نیک رکھا اور دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ دیا اور میرے هي ساتھہ خلوتوں میں مناجات کي اور یہہ مقام وہ هی کہ اِس پر کوئي نہیں پہنچ سکتا مگر وهي جو قطعاً دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ بیٹھے اور کبھي اُس کي کسي چیز کا ذکر نہ کرے اور دل اُس کا بالکل دنیا اور اهل دنیا سے خالي هو جائے اور تمام اشیاء میں سے جو میں نے پیدا کي هیں صرف مجھي کو اختیار کرے اُس وقت میں اُسکي طرف متوجہ هوتا هوں اور جس طرح پر وہ سب کو چھوڑ کر میري طرف آتا هی میں بھي اپني ذات

کو اُس کي طرف متوجه کرتا هوں اور جو پردہ همارے اُس کے بيچ
ميں هوتا هی اُسکو اُتها ديتا هوں يهانتک که وہ مجهه کو ايسا ديکهتا هی
جس طرح پر اِس ظاهري آنکهه سے اور لوگ اِن ظاهري چيزوں کو
ديکهتے هيں اور ساعت بساعت ميں اُن پر تجلي جمال کرتا رهتا
هوں اور لحظه به لحظه اپنے نورکو اُن پر چمکاتا رهتا هوں اور اِس قدر
اُن کو اپنا کر ليتا هوں که اگر وہ بيمار هوتے هيں ميں اُن کي ايسي
بيمار داري کرتا هوں جيسے که ماں اپنے پيارے بچه کي کرتي هو اگر
وہ پياسے هوتے هيں ميں هي اُنکو پاني پلاتا هوں اگر وہ بهوکهے هوتے هيں
ميں هي اپنے ذکر کي غذا اُن کو کهلاتا هوں جب اِس طرح پر ميں
اُن سے پيش آتا هوں تب اُن کي آنکهه دنيا اور اهل دنيا کي
طرف سے بالکل اندهي هو جاتي هی اور ذرا بهي اُنکو التفات اُس
طرف نهيں رهتا اور مطلق دنيا کي طرف توجه نهيں کرتے ايک لحظه
زبان اُنکي ميرے ذکر سے اور دل اُنکا ميرے فکر سے خالي نهيں رهتا اور
وہ مجهه تک آنيکي جلدي کرتے هيں اور ميں ديري کرتا هوں وہ
چاهتے هيں که موت اِس جسم کي حجاب کو اُتها دے اور کمال وصال
نصيب هو اور ميں چاهتا هوں که چندے اُور اِنکو دنيا ميں رهنے دوں
تاکه اُن کو اپنے مخلوقات ميں سے ديکها کروں اور اِسي ليئے اُنکي
موت ميں تاخير کرتا هوں که وہ زندہ رهيں تاکه ميرے مشتاقوں سے
دنيا خالي نه رهے اگرچه وہ دنيا ميں رهتے هيں ليکن نه وہ ميرے سوا
کسيکو ديکهتے هيں اور نه ميں اُنکے سوا کسيکو ديکهتا هوں ای داؤد اگر
تو اُن کو ديکهے تو حيران رہ جاے که بدن تو اُن کا گل جاتا هی اور
جسم اُن کا خشک هو جاتا هی اور اعضا اُن کے سوکهه جاتے هيں اور
جب ميرا نام سنتے هيں دل اُن کا پهٹ جاتا هی پس يهي وہ لوگ

هیں کہ جنسے میں اپنے فرشتوں اور آسمانوالوں پر مباھات کرتا ھوں قسم ھی مجھکو اپني عزت و جلال کي کہ اُن کو اپنے فردوس میں جگہہ دیتا ھوں اور اُن کے سینہ کو اپنے جمال سے بھر دیتا ھوں وہ مُجھکو دیکھتے ھیں یہانتک کہ راضي ھو جائیں بلکہ اُن پر اپنے جمال کي اِس درجہ تجلي کرتا ھوں کہ اُن کي خواھش سے بھي بڑھکر یہہ دولت اُن کو نصیب ھوتي ھی اور حضرت داؤد سے اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ اي داؤد اُن میرے بندوں سے جو کہ میري محبت چاھتے ھیں کہہ دو کہ کیا چیز تمکو ضرر پہنچا سکے جب کہ میں اپنا حجاب تم سے اُٹھا لوں اور سب خلق پر جو کہ میرے چاھنیوالے نہیں ھیں وہ حجاب پڑا رکھوں تم مجھکو اپنے دلونکي آنکھوں سے ایسا دیکھو جس طرح پر ظاھري آنکھہ سے ظاھر کي چیزیں دکھلائي دیتي ھیں اور کیا نقصان پہنچا سکتي ھی تم کو وہ چیز دنیا کي کہ جو تم سے لے لوں اور اُسکے بدلے میں دین تم کو دوں اور کیا ھرج تمھارا مخلوق کے غصہ سے ھو سکتا ھی جب کہ تم کو میري رضا حاصل ھووے اور حضرت داؤد سے اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ اي داؤد تجھکو یہہ گمان ھی کہ میں تجھے چاھتا ھوں اگر یہہ سچ ھی تو دنیا کي مُحبت اپنے دل سے بالکل نکال دے اِسلیئے کہ میري محبت اور دنیا کي محبت ایک دل میں کسي طرح جمع نہیں ھو سکتي کیا میري محبت کافي نہیں ھی کہ جو دنیا کي طرف تو اِلتفات کرے میں تجھکو دونگا بغیر تیرے مانگے میں تیري مدد کرونگا مصیبت کے وقت اور میں نے اپني ذات کي قسم کھا لي ھی کہ میں کسي بندہ کو ثواب نہ دونگا مگر اُسي کو جس کي نیت اور اِرادہ کو میں نے جان لیا ھو کہ مقصد اُس کا میرا ملنا ھی اور اُس کو کوئي خواھش سواے میرے نہیں ھی اور اُس کو کوئي حاجت

سوائے میرے کسي بلے نہیں ہی جب ایسا ہو جاے تو میں اُس کي وحشت اور ذلت دورکر دیتا ہوں اور اُسکے دل کو غني کر دیتا ہوں اور اُسکو کسیکا محتاج نہیں رکھتا اورمیں نے اپني ذات کي قسم کھائي ہی کہ کسي بندے کو میں مطمئن نہ کرونگا جب تک کہ وہ خود اپنے کاموںپر نظر رکھیگا اگر سب کام میرے سپرد کر دے تو میں اُسکا کفیل ہو جاؤنگا ای داؤد میري معرفت کي خواهش کو کوتاہ نہ کر اِسلیئے کہ میرے جلال و جمال کي اِنتہا نہیں ہی جس قدر تو زیادہ مانگتا رہیگا اُسي قدر زیادہ دیتا جاؤنگا اُس زیادتي کي کوئي حد نہیں ہی ای داؤد بني اِسرائیل کو آگاہ کر دے کہ باہم میرے اور میرے خلق کے کچھہ نسبت نہیں ہی اِسلیئے چاهیئے کہ میرے هي طرف رغبت کریں اور مجھي کو چاہیں جب اُن کي خواهش اور رغبت کو میں جان لونگا کہ سوائے میرے دوسري طرف نہیں ہی تو اُن کو وہ نعمتیں دونگا کہ نہ کسي آنکھہ نے دیکھیں نہ کسي کان نے سنیں نہ کسي آدمي کے دل پر اُنکا خیال گذرا مجھہ کو اپني آنکھوں کے سامھنے رکھہ لے اور دل کي آنکھہ سے مجھے دیکھا کر اور ظاهر کي آنکھہ سے بھي اُن لوگوں کو نہ دیکھہ جن کے دلوں اور عقلوں پر میري طرف سے پردہ پڑا ہوا ہی کہ جتنا اِلتفات اُن کي طرف ہوگا اُتناهي میري طرف سے کم ہو جاویگا ای داؤد میرے بندوں کو میري رحمت سے نا اُمید نہ کر اور اپني خواهشوں کو میرے لیئے دورکر اِس لیئے کہ جو اپني خواهشوں پر پہنچے اُن کے دلوں سے میري مناجات کي حلاوت جاتي رهتي ہی میں دنیا اور اُس کي خوبیوں سے راضي نہیں ہوں اور اگر تو میري راہ پر چلا چاهتا ہی تو هوا و هوس کو ترک کر اور اُس کے ترک پر روزہ رکھنے سے مدد لے اور اپني بھوکھہ پیاس کو کسي پر ظاهر نہ کر اور همیشہ پیٹ

بهرکهانے سے نفرت کرمیں اُسي روزہدار کو دوست رکهتا هوں جو همیشه روزہ رکها کرے ای داؤد اگر میري محبت رکها چاهتا هی تو اپنے نفس سے دشمني رکهه اُسکي کوئي خواهش پوري نه کر تب میں تجهکو دیکهونگا اور حجاب اپنا اُٹها دونگا تجهه کو چاهیئے که همیشه میري طاعت میں مصروف رہ اور میري عبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکهه ای داؤد اگر یهه بدبخت لوگ جو مجهه سے دور پڑے هوئے هیں جان لیں که میں کیسا منتظر اُن کا هوں اور کیسا اُن پر مهربان هوں اور کیسا شوق مجهه کو هی که کسي طرح وہ گناهوں کو چهوڑیں اور میري طرف چلیں تو ضرور وہ لوگ مرجائیں اور میري اشتیاق اور محبت کو جان کر اُن کے اعضا شوق و محبت میں ٹکڑے ٹکڑے هو جائیں ای داؤد جب میرا حال اُن بدبختوں کے ساتهه جو میري راہ پر نهیں چلتے یهه هی تو کیسا حال میرا اُن لوگوں کے ساتهه هوگا جو که شوق میں ڈوبے هوئے عشق میں بهرے هوئے دنیا کو چهوڑے هوئے اپنے آپ کو بهولے هوئے دل و جان سے میري طرف دوڑتے چلے آتے هیں پس یهه اخبار اور مثل اسکے هزاروں نظایر ایسے هیں که جنسے محبت اور شوق اور اُنس کا ثبوت هوتا هی فقط *

بیان الله جلشانه کي محبت کا جو بندہ کے ساتهه هي

جاننا چاهیئے که آیات قراني اس پر شاهد هیں که الله تعالی اپنے بندہ سے محبت رکهتا هی جیسا که فرمایا هی (یحبهم و یحبونه) یا فرماتا هی که (ان الله یحب التوابین و یحب المتطهرین) اور حدیث شریف میں آیا هی پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم فرماتے هیں که جب

الله کسي بندہ سے محبت کرتا هی تو اُس کو گناہ کچھہ ضرر نہیں کرتي
اور جو گناہ سے توبہ کر لیتا هی وہ ایسا هو جاتا هي کہ گویا اُس نے
گناہ کیا هي نہیں پھر یہہ آیہ پڑهي کہ (ان اللہ یحب التوابین) کہ اللہ
توبہ کرنیوالوں سے محبت کرتا هی اِس کے یہہ معنے هیں کہ جس سے
مُحبت کرتا هی اُسکو مرنے سے پہلے توبہ کي توفیق دیتا هی جسکے
سبب سے سب پچھلے گناہ کالعدم هو جاتے هیں اور اُن کا کچھہ اثر
باقي نہیں رهتا جس طرح پر کہ ایمان لانے سے کفر کا کچھہ اثر نہیں
رهتا اور اپنے محبت کے لیئے اللہ جلشانہ نے بخشدینا گناہ کا شرط کر لیا
هی جیسا کہ فرمایا هی (یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم) الحاصل اِن آیات
و احادیث سے ثابت هوا کہ اللہ جلشانہ کو اپنے بندہ کے ساتھہ محبت
هی اب معنے محبت کے جاننا چاهیئے وہ یہہ هی کہ اللہ جلشانہ
جس کو چاهتا هي اُسکے دل سے پردہ اُٹھا دیتا هی تا کہ وہ اپنے دل کي
آنکھہ سے جمال الٰهي دیکھنے لگتا هی اور جب اُسکو یہہ مرتبہ دیا
چاهتا هی تب اُس کو گناهوں سے باز رکھتا هی اور دنیا کي شغل اُس
سے چھڑا لیتا هی اور اُسکے باطن کو دنیا کي کدورتوں سے پاک کر دیتا
هی اور اُسکے دل کے آئینے کا زنگ چھڑا دیتا هی اور پردہ دل کا اُٹھا
دیتا هی تاکہ وہ اپنے خدا کو دیکھنے لگتا هی اگر کوئي پوچھے کہ کیونکر
معلوم هو کہ اللہ اپنے کس بندہ سے مُحبت رکھتا هی اُسکا جواب یہہ
هی کہ هر ایک چیز نشانیوں سے پہچاني جاتي هی اِسي طرح اللہ کے
محبت کي نشانیاں هیں جیسا کہ پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ و سلم نے
فرمایا هی کہ جس وقت اللہ جلشانہ کسي بندہ سے محبت کرتا هی
اُس کو بلا میں ڈالتا هی اور اُس سے اُسکے اهل و مال کو جدا کر دیتا
هی اور اپنے سوا اوروں سے اُس کو متوحش کر دیتا هی اور اُس کے

اور غیر کے بیچ میں حایل ہو جاتا هی حضرت عیسیٰ علیه السلام سے کسي نے کہا که آپ کوئي سواري کیوں نہیں رکھتے جواب دیا که الله جلشانه مجهه کو نہیں چهوڑتا که میں اُسکے سوا کسي دوسري طرف توجه کروں اور بعض علما نے کہا هی که اگر تو دیکھے که الله جلشانه تجهه کو بلا میں ڈالتا هی تو سمجهه لے که تجهه کو صاف کیا چاهتا هی پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جس وقت الله جلشانه کسي بندہ کے ساتهه نیکي کیا چاهتا هی تو اُسکو عیوب نفس پر بینا کر دیتا هی که وہ نفس کي عیبونکو دیکھا کرتا هی پس یهه علامتیں هیں که جس سے معلوم هوتا هی که الله جلشانه کو بندہ سے محبت هی اور جو شخص الله کا محبوب هوگا وہ سواے ایک غم کے دوسرا غم نه رکھیگا دنیا کو دل سے برا جانیگا کسي چیز پر دل نه لگاویگا سواے اُسکے سب سے وحشت کریگا مناجات کي لذت سے همیشه متلذذ رهیگا *

بیان علامت محبت کا جس سے معلوم هو که بندہ اپنے خدا سے محبت رکھتا هی

جاننا چاهیئے که محبت کا دعوي هر شخص کر بیٹهتا هی اور اسکو بہت آسان جانتا هی حالانکه یهه دعوي تو بہت آسان هی اور نباہ بہت مشکل هی اسلیئے انسان کو چاهیئے که شیطان کے فریب میں آ کر اِس محبت کي لفظ پر مغرور نه هو جاے اور اپنے آپ کو جب تک اِمتحان نه کرلے تب تک اِس دعوي میں سچا نه جانے محبت وہ درخت هی که جس کي جڑ زمین میں هي اور ڈالیاں اُس کي آسمان پر اور پهل اُسکے دل زبان اعضا میں هیں اور دل اور اعضا سے

محبت اس طرح پر معلوم ہو جاتي هی جس طرح دهوئیں سے آگ
اور پهل سے درخت معلوم هو جاتا هی منجمله اُن نشانیوں کے ایک
یهه هی که همیشه اُس کے ملنے کا مشتاق رهے اور یهه ظاهر هی که
بغیر دنیا سے کوچ کرنے کے ملنا اُس کا غیر ممکن پس موت جو
ذریعه وصال اور باعث ارتحال دنیا سے هی اُس شخص کے نزدیک محبوب
هو اسیواسطے پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم نے فرمایا هی که جو کوئي الله
کا ملنا چاهتا هی الله بهي اُس کا ملنا چاهتا هی اسي واسطے الله جلشانه
نے اپني محبت کے لیئے شهادت کو شرط کر دیا هی اور طلب شهادت
علامت محبت رکهي هی جیسا که فرماتا هی که (ان الله یحب الذین یقاتلون
في سبیله صفا) پس جو شخص دل اور جان سے اپنے خدا سے محبت رکهتا
هوگا وه سب سے زیاده موت کو دوست رکهتا هوگا ورنه وه اپنے دعوي میں
جهوتها هوگا اور سچ هی که محبت کا وه مقام هی که هر شخص اُس
تک نهیں پهنچ سکتا اور هر شخص اپنے اِس دعوي میں سچا نهیں هوتا

این شعله چراغ هر خسي نیست
وین رشته بدست هر کسے نیست

چون برق نگه بدل زند تاب
صد سینهٔ آتشین کند آب

سخت است بدور روي زیبا
بر کف دل وانگهي شکیبا

در عشق بجز گداختن نیست
این سوختن است ساختن است

در عشق چنین کراست یارا
این نشهٔ بعاشقان گوارا

سوز دل و جوش عشق باید
اینها ز فسرده دل چه آید

این بوالهوسان چه بر فرو زند
کانند در آتش و نه سوزند

خوش آنکه براه عشق جان داد
عشق است که جان با و توان داد

یغما گر شهر عافیت باش
در عشق قتیل بے دیت باش

لیکن ایک دوسرا سبب اور هی جس سے باوجود محبت کے موت کو پسند نہیں کرتا وہ سبب یہہ هی کہ بندہ ابتداء مقام محبت میں هو اور هنوز اپنے آپ کو لایق حضوري رب الارباب کے نہ سمجھتا هو اور یہہ چاهتا هو کہ موت میں اِس قدر تاخیر هو کہ اپنے آپ کو طاعات اور عبادات سے اِس لایق کر لوں کہ اُسکے سامھنے جا سکوں اِسلیئے موت سے بھاگتا هو تو یہہ نفرت موت سے محبت کي کمي پر دلالت نہیں کرتي اِسکي تمثیل یہہ هی کہ کسي عاشق کو خبر پہنچے کہ اُس کا محبوب آتا هی اور هنوز اُسکا مکان لایق اُس کے محبوب کے آراستہ نہ هو اور وہ یہہ چاهے کہ ذرا محبوب کے آنے میں توقف هو کہ میں مکان کو اُس کے لایق آراستہ کر لوں اور سب اسباب تکلف کا اُسکے قابل مہیا کر لوں اور سب شغلوں سے اپنے آپ کو فارغ کر رکھوں تو یہہ خواهش اُس کي کمي محبت کے سبب سے نہیں هی بلکہ عین محبت هی *

الله جلشانہ کے محبت کي نشانیاں

الله کي محبت کي نشانیاں یہہ هیں کہ بندہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ میں مشغول رکھے اور خواهشات نفساني سے بچاوے اور سستي اور کاهلي عبادت میں نہ کرے اور همیشہ اُسي کي طاعت میں مصروف رهے اور نوافل سے تقرب اور نزدیکي اُس کي چاهتا رهے اور ترقي درجات کا هر وقت طالب رهے اور اپني جان اور مال کو اُسکي راہ میں نثار کردے اور اپني مرضي اُس کي مرضي پر چھوڑ دے اور سواے اُس کے کسي کے ذکر سے چین نہ پاوے اور کسي کا خیال سواے

اُس کے اُس کے دل میں نہ رہے اُس کے شوق کی آگ کبھی نہ بجھے اُس کی نافرمانی کسی کام میں نہ کرے اُس کی طرف چلنے میں دیری نہ کرے اُسکی راہ پر چلنےوالوں کو دوست رکھے جہاں اُسکا نام سنے جان و مال نثار کر دے اگر ذکر کرے تو اُسی کا اگر فکر کرے تو اُسی کی شکوہ کرے تو اُسی سے شکر کرے تو اُسی کا حاجت رکھتا ہو تو اُسی سے مانگے مشکل پیش آوے تو اُسی سے مدد چاہے بلکہ محبت میں ایسا مستغرق ہو جاے کہ نہ کچھہ حاجت رکھے نہ کچھہ سوال کرے نہ کچھہ خواہش کرے جو اُسکی مرضی ہو اُسی پر اپنی خواہش چھوڑ دے جیسا کہ کسی نے کہا ہی

ارید وصالہ و یرید ھجری	فاترک ما ارید لما یرید

یعنے میں تو اُسکا ملنا چاہتا ہوں اور وہ میری جدائی میں بہی وہی چاہتا ہوں جو وہ چاہتا ہی غرض کہ ایسے رتبہ پر پہنچ جاوے کہ سواے جاناں کے جان سے بہی سروکار اور سواے دلدار کے دل سے بہی علاقہ نہ رکھے اُسکے پیچھے سب کو چھوڑ بیٹھے

بسوداي جانان ز جان مشتغل	بذکر حبیب از جہان مشتغل
بیاد حق از خلق بگریختہ	چنان مست ساقي کہ مي ریختہ
نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شود	نہ قوت کہ یکدم شکیبا شود
نشاید بدارو دوا کرد شان	کہ کس مطلع نیست بر درد شان
الست از ازل همچنان شان بگوش	بفریاد قالوا بلي در خروش

جب اِس رتبہ پر پہنچ جائیگا تب اللہ جلشانہ اِسی طرح پر اُسکو چاہنے لگیگا وہی اُسکا مددگار ہو جاویگا وہی اُس کا کفیل ہوگا وہی

سب کام اُسکے کر دیا کریگا وهي سب حاجتیں اُسکي پوري کرتا رهیگا وهي اُس کے دشمنوں پر اُسکو همیشه غالب رکهیگا اور کوئي دشمن نفس اور شیطان سے بڑهه کر نہیں هی اِسلیئے کبهي اُس کو اُن کے هاتهه میں نه چهوڑیگا کیا جس کسیکو خدا اپنا محبوب کریگا اور پهر نفس و شیطان کے هاتهه سے اُس کو ذلیل کریگا هرگز نہیں چنانچه الله جلشانه فرماتا هی که (والله اعلم باعدائکم) که میں خوب تمهارے دشمنوں کو پهچانتا هوں تم میرے هو جاؤ میں اُن دشمنوں سے تم کو بچا اونگا اور همیشه اُن کو تمهارا مغلوب رکهونگا نه نفس تم پر غالب هو سکیگا نه شیطان بلکه وه تم سے ایسے بهاگینگے جیسا مغلوب غالب سے بهاگتا هی پیچهے پهر کر بهي وه تم کو نه دیکهه سکینگے جیسا که حدیث شریف میں آیا هی که (یفرالشیطان من ظل عمر) که شیطان عمر کے سایے سے بهاگتا هی *

گناه منافي مُحبت هی یا نہیں

اگرچه گناه کمال محبت کي منافي هی لیکن اصل محبت کي منافي نہیں هی یهه نہیں هی که جو شخص گناه کرے اُس کو خدا کي محبت نه هو یا گناه سے اصل مُحبت بالکل جاتي رهے مثال اِسکي یهه هی که کوئي مریض ایسا نہین هی که جس کو صحت کي خواهش نه هو اور پهر وه بدپرهیزي کرتا هی اور جانتا هی که یهه بدپرهیزي مضر هی تو یهه بد پرهیزي اُس کي مُحبت کو جو صحت سے هی باطل نہیں کرتي چنانچه ایک شخص کو پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم کے حضور میں چند مرتبه کسي گناه کے سبب سے حد ماري گئي کسي شخص

نے اُس پر لعنت کي اور کہا کہ بار بار حضور میں پیغمبر خدا صلي‌الله علیه وسلم کے تعزیر کے لیئے یہہ شخص حاضر کیا جاتا هی حضرت نے فرمایا کہ اِس پر لعنت مت کر اِسلیئے کہ یہہ خدا کو اور اُسکے رسول کو درست رکھتا هی لیکن اِس میں کچہہ شک نہیں هی کہ معصیت اور گناہ محبت کي کمال کو ناقص کر دیتي هیں بهر حال محبت کے دعوي میں بڑا خطرہ هی اِسي لیئے حضرت فضیل رحمۃ‌الله علیه نے کہا هی کہ جب کوئي پوچہے کہ تو خدا سے محبت رکھتا هی تو چپ هو جا اِسلیئے کہ اگر اِنکار کرے تو کفر هو جاے اور اگر اِقرار کرے اور حال تیرا عاشقوں کے ایسا نہ هو تو اندیشہ هی کہ خدا تجہہ سے دشمني رکہے پس الله کے محبت کي نشاني یهي هی کہ همیشہ اُسکا ذکر کرے اور اُس کے ذکر سے محبت رکہے اور اُسکے قران مجید سے جو اُسکا کلام هی مُحبت رکہے اور اُس کے رسول سے جو اُسکا محب اور محبوب هی محبت رکہے بلکہ جس کسي شی یا شخص کو اُس سے علاقہ هو اُس سے بهي محبت رکہے جیسا کہ مجنوں کے حال میں لکھا هی

راي المجنون في البيداء کلبا فمد له من الاحسان ذیلا
فلاموه علي ما کان فیه وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دعوا الملامة ان عیني رأته مرة في حي لیلا

بو الفضولي گفت ای مجنون خام اینچه شیداست اینکه مي آري بدام
پو ز سگ دایم پلیدي مي خورد مقعد خود را بلب مي استرد
عیبهاي سگ بسي او میشمرد عیب دان از غیب او بوئے نہ برد
گفت مجنون تو همه نقشي و تن اندر آ بنگر شبي از چشم من
کین طلسم بستۂ مولاست این پاسبان کوچۂ لیلاست این

اور حضرت سہل رحمۃاللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ جلشانہ کے محبت کي علامت یہہ ہی کہ قرآن مجید سے محبت رکھے اور قرآن مجید سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ و سلم سے محبت رکھے اور اُن سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ اُن کي سنت سے محبت رکھے اور سنت سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ آخرت سے محبت رکھے اور آخرت سے محبت کي علامت یہہ ہی کہ دنیا سے عداوت رکھے اور اُس سے عداوت کي علامت یہہ ہی کہ اُس میں دل نہ لگاوے اور سواے زاد اور توشہ کے اور بقدر قوت لایموت کے کچھہ اُس سے نہ لے اور خلوت سے اُنس رکھے اور اہل دنیا سے نہ ملے اور راتوں کو اللہ جلشانہ سے مناجات کیا کرے اِس طرح پر کہ وہ کہتا ہو اور اُسکا خدا سنتا ہو اور کوئي تیسرا بیچ میں نہ ہو اور راتوں کو تہجد میں اُسکا کلام پڑھا کرے اور اُس کي کتاب کي تلاوت کیا کرے اور اُس میں وہ لطف پاوے کہ گویا اُس سے باتیں کر رہا ہی اور راتوں کي تاریکیوں کو اپنے وقت کے صفائي کے لیئے غنیمت جانے اِسلیئے کہ رات عاشقوں کے لیئے پردہ دار ہی پس جو شخص کہ راتوں کو سووے اور اپنے دل کو اور باتوں میں لگاوے اور اُس کے مناجات کي لذت نہ پاوے اور اپنے محبوب کے ساتھہ خلوت کو غنیمت نہ سمجھے اور سواے اُسکے اور کوئي چیز اُسکے دل کو لذت اور اُسکے قلب کو فرحت بخشے تو کیونکر وہ شخص محبت کے دعوي میں سچا ہوگا *

ربط غیروں سے ہی اور ہمسے وفا چاہتے ہو
خودھي سوچو کہ یہہ کیا کرتے کیا چاہتے ہو

اللہ جلشانہ نے حضرت داؤد پر وحي کي کہ جس کسي نے میري

محبت کا دعوي کیا اور پھر رات کو سو رھا وہ اپنے محبت میں جھوٹا تھا
ھی بھلا جو محب اپنے محبوب کا ملنا چاھیگا پھر وہ ملنے کے وقت
سو رھیگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جلشانہ سے عرض کي کہ الٰھي
تو کہاں ھی میں تیري طرف قصد کروں حکم ھوا کہ اى موسیٰ تم قصد
کرو میں موجود ھوں جسنے قصد کیا وہ مجھہ تک پہنچا مولاناي معنوي
رحمۃ اللہ علیہ اپني مثنوي میں لکھتے ھیں

آں یکے اللہ مي گفتي شبے — تاکہ شیریں گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خمش اى سخت رو — چند گوئي آخر اى بسیار گو
ایں ھمہ اللہ گفتي از عتو — خود یکے اللہ را لبیک گو
مي نیاید یک جواب از پیش تخت — چند اللہ میزني با روي سخت
او شکستہ دل شد و بنھاد سر — دید در خواب او خضر را در حضر
گفت ھین از ذکر چوں واماندہ — چوں پشیماني ازاں کش خواندہ
گفت لبیکم نمي آید جواب — زاں ھمي ترسم کہ باشم رد باب
گفت خضرش کہ خدا گفت ایں بمن — کہ برو با او بگو اى ممتحن
گفت آں اللہ تو لبیک ماست — ایں نیاز وسوز و دردت پیک ماست
ني ترا در کار من آوردہ ام — ني کہ من مشغول ذکرت کردہ ام
حیلہا و چارہ جوئیہاے تو — جذب ما بود و کشاد آں پاي تو
ترس وعشق تو کمند لطف ماست — زیر ھر یا رب تو لبیک ھاست

پس جو شخص اللہ جلشانہ کي طرف چلتا ھی سمجھنا چاھیئے کہ
وہ بلایا گیا ھی اور جو شخص خدا کا ذکر کرتا ھی سمجھہ لے کہ پہلے اُسکا
ذکر ھو چکا ھی جو کوئي اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ھی یقین کرنا چاھیئے کہ

پہلے اُس کا نام پکارا گیا هی جو کوئي خدا کي حضوري چاهتا هی سوچنا چاهیئے کہ اُسکے لیئے پہلے دروازہ کھول دیا گیا هی کوئي الله جلشانہ کي طلب نہیں کرتا جب تک کہ پہلے اُس کي طلب نہ هو گئي هو یحیي بن معاذ نے فرمایا هی کہ جو کوئي الله کو دوست رکھیگا ضرور اپنے نفس کو دشمن جانیگا اور یہہ بھي کہا هی کہ جس میں یہہ تین خصلتیں نہ هوں وہ الله جلشانہ کا محب نہیں هی ایک یہہ کہ خدا کے کلام کو خلق کے کلام پر پسند کرے اور خدا کے ملنے کو خلق کے ملنے سے بہتر جانے اور خدا کي عبادت کو خلق کي خدمت سے اچھا سمجھے اور اُسکے محبت کي نشانیوں میں سے یہہ هی کہ جو کچھہ اُس کا جاتا رہے اُسپر افسوس نہ کرے اگر افسوس کرے تو اُن ساعتوں کے جانے پر جو بغیر یاد الله جلشانہ کے گذریں هوں اِسلیئے کہ هر چیز کا عوض ممکن هی مگر عمر عزیز کي ایک ساعت کا بھي عوض اِس دنیا میں نہیں هوا هر ایک کے بدلے دوسري چیز سے کام نکل سکتا هی لیکن جو وقت گذر جاے اُس کا معاوضہ کسي دوسري چیز سے نہیں هو سکتا

گر نباشد جامۂ اطلس ترا
کہنہ دلقي ساتر تن بس ترا

و رمزعفر نبودت با قند و مشک
خورش بود دوغ و پیاز و نان خشک

ور نباشد مشربہ از زر ناب
با کف خود مي تواني خورد آب

ور نباشد دور باش از پیش و پس
دور باش نفرت خلق است و بس

ور نباشد مرکب زریں لگام
میتواں ز دهم بپاي خویش گام

ور نباشد خانہاي زرنگار
مي تواں کردن بسر در کنج غار

ور نباشد فرش ابریشم طراز
با حصیر کہنہ در مسجد بساز

ور نباشد شانۂ از بہر ریش
شانہ بتواں کرد از انگشت خویش

هرچه بیني درجهان دارد عوض	درعوض گردد ترا حاصل غرض
بے عوض داني چه باشد درجهان	عمر باشد عمر قدر آں بداں

اور غلبۂ محبت کي نشاني سب سے بڑھ کر یہہ هي که اگر کوئي ساعت اور کوئي لحظه یاد الهي سے غفلت میں کٹے اور پھر اُس کو هوش آوے تو اُس غفلت کي شکایت خدا هي سے کرے اور اُسي سے اُسکا شکوہ اِس طرح پر کرے که الهي یہہ تو نے کیا کیا مجھے کیوں اپنے حضوري سے جدا کر دیا کیوں اپنا اِحسان مجھه پر چھوڑ دیا کیوں اپنا هاتھه مجھسے اُٹھا لیا کیوں اپنے بارگاہ سے مجھے نکال دیا کیوں مجھکو میرے نفس میں مشغول کر دیا کیوں اپنا ذکر میري زبان سے لے لیا کیوں اپني یاد کو میرے دل سے بھلا دیا کیوں مجھه کو اپنے مجلس سے نکال دیا کیوں مجھه کو شیطان کے هاتھه میں دے دیا میں اگر کاهل تھا تو مجھکو چست کر دیتا اگر غافل تھا تو مجھه کو هوش دے دیتا اگر میں شیطان کا مغلوب هو گیا تھا تو مجھکو غالب کر دیتا کیا میں تیرا بندہ نهیں هوں کیا مجھکو سواے تیرے دوسرے خدا نے بنایا هی اگر غلام اپني بدبختي سے آقا کو چھوڑ کر بھاگتا هی تو آقا اُسکا زبردستي پکڑ بلاتا هی

اپنے در سے تو مت نکال همیں	یوں جو چاهے تو مار ڈال همیں

پس الهي تو نے مجھه کو کیوں اپني بندگي سے آزاد کر دیا اور کیوں اپني غلامي سے مجھکو نکال دیا اگر میں کاهل هو گیا تھا تو تیرے اِحسان کے غرور پر اگر میں غافل هو گیا تھا تو تیري رحمت کے بھروسے پر

چوں مرا تو آفریدي کاهلي	زخم خواري سست جنبي منبلے
کاهلم چوں آفریدي اي ملے	روزیم ده هم زراه کاهلي

بر خران پشت ریش بی مراد ۔ با راسپاں و اشتراں نتوں نهاد
کا هلم من سایه خسپم در وجود ۔ خفتم اند رسایهٔ احسان وجود
کاهلان وسایه خسپان را مگر ۔ روزئي نه نهاده نوع دگر
هر کرا پا یست جوید روزئي ۔ هر کرا پا نیست کن دلسوزئي

اِس کہنے سے جو دل سے هوتا هی قلب کو رقت اور دل کو صفائي حاصل هوتي هي اور يهي شکايت کفارهٔ غفلت هی اور محبت کي نشاني يهه هی که کبهي عبادت اُس پر گراں نه هو بلکه طاعت کي لذت اور مناجات کا لطف اور ذکر کا شوق اُسکے دل کو ايسا کر دے که وه محنت راحت معلوم هو اور اُس تکليف ميں اُسکو فرحت حاصل هو چنانچه بعضوں نے لکها هی که اول بيس برس هم نے شب بيداري کي تکليف اُٹهائي تب بعد اُسکے بيس برس اُسکا مزه پايا اور ابتداء ميں طاعت سے کسي قدر تکليف هوتي هی ليکن آخر پر وهي تکليف راحت هو جاتي هی اور کسي طرح پر دل طاعت سے سير نهيں هوتا *

پنج وقت آمد نماز رهنمون ۔ عاشقانت را صلوة دائمون
نی به پنج آرام گیرد آن خمار ۔ راست گویم نی بصد نی صد هزار
نیست زر غباً وظیفه عاشقان ۔ سخت مستسقي است جان صادقان
با وجود آنکه دریا در کشند ۔ خشک لب باشند وهم در آتشند

ايک روايت ميں آيا هی که الله جلشانه فرماتا هی که جس پر دنيا کي شهوتيں غالب هو جاتي هيں اُس سے ميں مناجات کي لذت لے ليتا هوں ايک مرتبه حضرت اِبراهيم ادهم نے ايک آواز سني که ايک پکارنيوالا پکار رها هی که سب خطائيں تمهاري معاف هيں مگر هم سے

پھرے رہنا معاف ھی یہہ سنکر وہ ایسے مدھوش ہوئے کہ ایک دن اور رات اُن کو ھوش نہ آیا اور محب کو چاھیئے کہ ھمیشہ محبوب سے ڈرتا رہے کبھي مغرور نہ ھو اِسلیئے کہ اکثر غرور باعث شقاوت ھو جاتا ھی اور اللہ جلشانہ غرور کے سبب سے اپني محبت اُس بندے کے دل سے نکال لیتا ھی اور بجاے محبت کے اُس سے دشمني کرتا ھی اور نشاني اِس کي یہہ ھی کہ وہ بندہ دوسرے سے محبت کرنے لگتا ھی اور خدا کے ذکر سے اُسکا دل خوش نہیں ھوتا اور نیک کاموں کي توفیق اُسکو نہیں ھوتي اور عبادت و طاعت سے اُس کا دل نہیں کھلتا اور ذکر و فکر سے اُسکو لذت نہیں ھوتي یہہ نشانیاں اللہ جلشانہ کے دشمني کي ھیں اِسلیئے بزرگوں نے لکھا ھی کہ جس کسي نے خدا کي عبادت فقط محبت سے کي اور ڈر اور خوف چھوڑ دیا وہ ھلاک ھوا اور جس نے فقط خوف سے عبادت کي اور محبت نہ رکھي وہ اُس سے جدا ھو گیا اور جس نے محبت اور خوف دونوں کو پیش نظر رکھکر عبادت کي وہ خدا کا محبوب ھو گیا جو محب ھو چاھیئے کہ وہ خوف سے خالي نہ ھو اور جو خایف ھو چاھیئے کہ محبت سے باھر نہ ھو ھاں جب محبت غالب ھو جاتي ھی اور دل کو گھیر لیتي ھی اور وہ مرتبۂ عشق پر پہنچ جاتا ھی اُس کو کچھہ خوف نہیں رھتا مگر یہہ طاقت بشري سے باھر ھی اور ایسا عاشق بشریت کے مرتبے سے گذر جاتا ھی جب تک بشریت ھی تب تک خوف لازم ھی چنانچہ بعض روایت میں آیا ھی کہ کسي ابدال نے کسي صدیق سے سوال کیا کہ میرے لیئے اللہ جلشانہ سے عرض کرو کہ مجھہ کو ذرہ معرفت عطا کرے اُس نے دعا کي اور خدا نے قبول کي اُس ابدال کا یہہ حال ھو گیا کہ عقل جاتي رھي ھوش باقي نہ رہے دیوانہ ھو گیا حیران

پریشان دیوانوں کي طرح بکتا جھکتا سات دن پھرتا رہا نه وہ کسي چیز
کو جانے نه کوئي اُس کو پہچانے تب اُس صدیق نے دعا کي که
الٰهي جو تو نے معرفت اپنے به قدر ذرہ کے اِس کو دي هی اُس سے
کچھه کم کردے وحي هوئي که ای صدیق هم نے ایک ذرہ معرفت کے
سو هزار حصے کیئے تھے ایک حصه اُسکو دیا تھا اِسلیئے که جس روز
اُس نے هماري معرفت کا سوال کیا سو هزار بندے اوٗر اُسي ذرہ معرفت
کے سایل تھے جب تو نے اِس شخص کي سفارش کي میں نے سب
کي دعائیں قبول کیں اور اُسي ذرہ معرفت کو اُن سو هزار آدمیوں پر
بانٹ دیا تب اُس صدیق نے متحیر هو کر عرض کي که یا احکم الحاکمین
تیرے اسرار کو کوں جان سکتا هی جس قدر تو نے اُس کو معرفت دي
هی اُسکو اُس قدر کم کر دے که وہ آدمي بن جاے اور اُس کا دل ٹھہر
جاے غرض که اُس جزء معرفت کي جو اُسکو دي گئي تھي دس هزار
حصے کیئے گئے اور صرف ایک حصه باقي رکھا اور حصے خدا نے اُسکے دل
سے لے لیئے تب اُسکا حال درجۂ اعتدال پر آیا اور اُس کا دل ٹھہرا
اور خوف اور رجاء اور محبت نے اُسکے دل میں جگھه کي اور مثل
اوٗر عارفین کے هو گیا اور جو لوگ که معرفت کے درجے پر پہنچ جاتے
هیں اُن کو اِجازت نہیں هی که جو چیز اُن پر ظاهر هو جاوے اُس کو
اُس پر کھولیں که جو محرم اُسکا نہیں هي همیشه اغیار سے اسرار کا چھپانا
چاهیئے ورنه عالم خراب هو جاوے دنیا برباد هو جاے اِسلیئے که غفلت
باعث عمارت دنیا هی یہانتک لکھا هی که اگر سب آدمي چالیس دن
حلال کھاویں سب دنیا برباد هو جاے بازار بند هو جائیں تجارت چھوٹ
جاے کوئي کام نه چلے بلکه اگر صرف علماء حلال کھائیں تو علم کا رواج
جاتا رهے اِسلیئے که اُن کو اپنے نفس کي تزکیه اور اپنے باطن کي تصفیه

سے فرصت تقریر اور تحریر کي کہاں ملے کہ وہ ترویج علوم کے طرف متوجہ ہوں بہر حال یہہ اسرار الہي ہیں کہ جن کو کوئي نہیں جان سکتا اور جو جانتے ہیں اُن کو اجازت افشاء کي نہیں ھی

اگر سالکي محرم راز گشت
به بندند بروے در باز گشت

کسے را درین بزم ساغر دهند
که داروے بیهوشیش در دهند

کسے رہ سوئے گنج قارون نه برد
وگر برد رہ باز بیرون نه برد

اور منجملہ نشانیوں محبت کے چھپانا محبت کا ھی کہ محبت کو ظاہر نہ کرے اور دعوي سے پرھیز کرے اور شوق و ذوق کے اظہار سے اپنے آپ کو بچاوے اور ھر وقت محبوب کے جلال اور ھیبت پر نظر کرکے بہ نظر اُس کي تعظیم کے دعوي محبت سے ڈرتا رھے اور چونکہ محبت ایک سر اسرار حبیب سے ھی اِسلیئے ہمیشہ غیرت رکھے کہ دوسرے پر وہ راز ظاھر نہ ھو جاے کما قیل

غیرت از چشم برم روے تو دیدن ندهم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندهم

ھاں کبھي کبھي ایسا ھوتا ھی کہ محب محبت کے نشہ میں ایسا سرشار ھو جاتا ھی کہ اُسکو ھوش و حواس نہیں رھتے پس اگر ایسي حالت میں اُس سے اِظہار محبت ھو جائے تو وہ معذور ھی کبھي ایسا ھوتا ھی کہ اُسکے سینے سے ایسي آگ بھڑکتي ھی کہ اُسکا شعلہ چھپائے سے چھپ نہیں سکتا اور بعض عارفین نے کہا ھی کہ اکثر آدمي اللہ جلشانہ سے دور ھو جاتے ھیں جو کہ زیادہ تصنع کرتے ھیں اور اُس کے محبت کا اِظہار کیا کرتے ھیں *

حکایت

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصري نے ایک شخص کو جو کہ اکثر محبت کي باتیں کیا کرتا تھا درد میں مبتلا پایا حضرت ذوالنون نے کہا کہ جو شخص اُسکے مار کا دکھہ پائے وہ اُس سے محبت نہیں رکھتا اُس شخص نے کہا درست ھی لیکن میرا یہہ قول ھی کہ جو شخص اُسکے مار کي لذت نہیں پاتا وہ اُسکو نہیں چاھتا پھر حضرت ذوالنون نے کہا کہ سن جو شخص اپنے آپ کو اُس کي محبت میں مشتہر کیا چاھے وہ اُسکو نہیں چاھتا تب اُس شخص نے کہا استغفراللہ و اتوب الیہ اگر کوئي کہے کہ محبت منتہاے مقامات اور عمدہ ترین درجات سے ھی پس اُسکا اِظہار اظہار خیر ھی پھر کیوں اُسکا چھپانا چاھیئے جواب اُس کا یہہ ھی کہ محبت بیشک اعلي ترین مقامات سے ھی اور اُسکا ظاھر بھي اچھا ھی لیکن بہ تکلف ظاھر کرنا اُس کا برا ھی اور جب محبت ھوگي تو محب کو اُسکے اِظہار کي ضرورت اور خواھش نہ رھیگي اِسلیئے کہ اُسکي اصلي غرض یہہ ھوگي کہ فقط محبوب اُسکا اُس کے حال پر مطلع ھو اور وھي اُسکے افعال اور احوال سے واقف ھو جب اُس نے دوسرے کو مطلع کرنا چاھا تو یہہ اِرادہ اُسکا درحقیقت شرک في المحبت ھی جیسا کہ اِنجیل میں آیا ھی کہ جب تو صدقہ کرے تو اِس طرح پر کر کہ تیرے بائیں ھاتھہ کو خبر نہ ھو کہ تیرے دھنے ھاتھہ نے کیا کیا اور جب تو روزہ رکھے تو اپنے منہہ کو دھو اور اپنے سر میں تیل لگا تا کہ سواے تیرے پروردگار کے کوئي نہ جانے کہ تونے روزہ رکھا ھی پس قول و فعل کا ظاھر کرنا برا ھی مگر جب کہ غلبۂ محبت میں اور حالت سکر میں زبان سے کچھہ نکل جاے تو معذور ھی *

اُنس کے معنے کا بیان

اُوپر هم بیان کر چکے هیں که اُنس اور خوف اور شوق آثار محبت سے هیں لیکن یهه آثار مختلف هیں جب که دل کي رغبت کسي امر پوشیده کي طرف هو که جواب تک نه ملا هو اُس کو شوق کهتے هیں اور اگر مل گیا هو اور مشاهده اُسکا هو چکا هو اُس سے جو فرحت دل کو هو اُس کو اُنس کهتے هیں اور اگر دل کو به نظر اُسکے استغنا اور بے پروائي کے خیال جدائي کا هو اُس خیال سے جو درد هو اُسکو خوف کهتے هیں پس اُنس کے معنے یهه هوئے که بسبب دیکهنے جمال محبوب کے دل کا خوش هونا اور جب کسي کو الله جلشانه سے اُنس هوگا اُسکو ضرور غیروں سے وحشت هوگي اُنس بالله اور توحش من غیر الله لازم و ملزوم هي جیسا که لکها هي که جب حضرت موسیٰ علي نبینا و علیه الصلوٰة والسلام سے الله جلشانه نے باتیں کیں بهت مدت تک اُن کي یهه حالت رهي که کسي کي بات نه سنتے تهے اور غشي کي حالت میں رهتے تهے اِسلیئے که محبوب کے کلام کي شیریني نے اور اُسکے ذکر کے مزے نے دل سے ساري حلاوتیں اُٹها لیں حضرت رابعه بصري سے کسي نے پوچها که تم کو یهه مرتبه کیونکر ملا جواب دیا که اِس سبب سے که میں نے اُن لوگوں کو چهوڑا جو میرے کسي کام میں نهیں آ سکتے اور اُس سے اُنس کیا جو کبهي مجهه سے جدا نهیں هوتا عبدالواحد ابن زید کهتے هیں که میرا گذر ایک راهب تک هوا اُس کو میں نے تنها خلوت میں دیکهکر پوچها که کبهي تیرا دل نهیں گهبراتا اُس نے کها که اگر تم اِس وحدت اور خلوت کي حلاوت چکهو تو اپنے نفس سے بهي وحشت کرنے لگو وحدت هي

اصل عبادت هی تب میں نے پوچھا کہ ادنیٰ فائدہ وحدت کا کیا هی جواب دیا کہ ادنیٰ راحت یہہ هی کہ آدمیوں کي مدارات نہیں کرني پڑتي اور اُن کے شر سے نجات ملتي هی پھر میں نے کہا کہ یہہ حلاوت کس کو نصیب هوتي هی جواب دیا کہ اُس کو جو کہ محبت میں صاف هو جاے اور معاملہ اُسکا خالص هو جاے پھر میں نے پوچھا کہ محبت کي صفائي اور معاملہ کا خلوص کب هوتا هی جواب دیا کہ جب سب غم ملکر ایک هي هو جائیں یعنے کوئي غم سواے غم فراق کے نہ رہے اور سب خواهشیں دل کي جاتي رهیں اور ایک خواهش محبوب کي رہ جاے نہ دوسرا غم اُسکو رهے کہ دل کو پریشان کرے نہ دوسرا محبوب هو کہ جو دل کو اصلي محبوب کي محبت سے کسي وقت جدا کرے اگر کوئي پوچھے کہ اُنس کي علامت کیا هی جواب اُسکا یہہ هی کہ خاص علامت اُنس کي یہہ هی کہ خلق کے صحبت سے دل اُس کا تنگ هو اور لوگوں کے ملنے سے نفرت کرے اور سواے ذکر الهي کے اور باتوں سے دل اُسکا گھبرائے اور یہہ حال اُسکا هو جاے کہ صحبت میں خلوت اور خلوت میں صحبت اور سفر میں مقام اور مقام میں سفر اور غیبت میں حضوري اور حضوري میں غیبت معلوم هو تن سے غیروں کے پاس هو اور دل سے اپنے یار کے پاس زبان سے اوروں سے باتیں کرتا هو اور دل میں اپنے محبوب سے همکلام هو*

بیان اُس ناز و نیاز کا جو غلبہ اُنس میں هوتا هی

جاننا چاهیئے کہ جب اُنس کو دوام اور استحکام هو جاتا هی اور قلق شوق کي تشویش مٹ جاتي هی اور تغیر اور حجاب کا خوف

باقي نهيں رهتا اور دل اُنس سے ايسا بهر جاتا هى كه كسي طرح كا خطره اور انديشه مفارقت كا باقي نهيں رهتا تب افعال اور اقوال اور مناجات ميں ايسا انبساط هوتا هى كه جس كا بيان نهيں هو سكتا وه اقوال اور افعال ظاهر ميں ايسے برے هوتے هيں كه اگر دوسرا شخص بنا كر كهے تو وه هلاك هو جاے وهي اقوال اور افعال جو به سبب كمال اُنس كے وه شخص كهتا هي جو حضوري كا مرتبه پا كر نڈر هو گيا هو اور جس كو اُسكا محبوب نهايت لطف سے سنتا هى اور اچها جانتا هى اور اُس كو غلبهٔ اُنس ميں مرفوع القلم كر ديتا هي كوئي دوسرا شخص بنا كر كهے تو اُس كو كافر كهكر نكال ديتا هى اور هلاك كر ديتا هى چنانچه ايك روايت ميں آيا هى كه حضرت موسى على نبينا و عليه الصلوة والسلام كے زمانے ميں سات برس تك پاني نه برسا اور تمام ملك ميں قحط عظيم هوا گهانس تك زمين سے نه اگي ايك قطره بهي آسمان سے نه گرا تب الله جلشانه نے حضرت موسى كو حكم ديا كه استسقا يعنے پاني برسنے كي دعا كريں حضرت موسى عليه السلام ۷۰ هزار بني إسرائيل كو ساتهه ليكر دعا كے ليئے نكلے سبهوں نے دعا كي كسي كي خدا نے نه سني آخر حضرت موسى پر وحي كي كه ان كي دعائيں ميں كيونكر قبول كروں گناهوں نے ان كے دلوں كو تاريك كر ركها هى نافرمانيوں نے ان كي طبيعتوں كو مكدر كر ديا هى مُجهه سے مانگتے هيں اور يقين نهيں ركهتے مجهے بڑا كهتے هيں اور ميرا خوف نهيں كرتے اى موسى اگر تم چاهتے هو كه ميں ان لوگوں كي دعا قبول كروں تو جاؤ اور ايك بنده كو جو خاص همارے بندوں ميں سے جسكا نام برخ هى لے آو وه دعا كرے ميں قبول كروں حضرت موسى نے كها كه الهي وه كهاں هى جواب ملا كه هم نه بتلائينگے ڈهونڈهه لو چنانچه حضرت موسى ڈهونڈهتے پهرے ايك

روز راہ میں ایک غلام سیہ فام ملا کہ جس کے چہرے سے نور محبت چمک رہا تھا اور حضرت موسیٰ نے بہ نور الہي اُس کو پہچان لیا اور سلام کرکے کہا کہ * مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم * آپ کا کیا نام ہی کہا کہ مجھے برخ کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ ہي وہ ہیں کہ جن کي تلاش میں ہم مدت سے حیران و سرگردان پھر رہے ہیں اُس نے پوچھا کہ مجھسے تم کو کیا کام ہی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ چلیئے اور اپنے پروردگار سے کہکر پاني برسائیے وہ سنکر حضرت موسیٰ کے ساتھہ چلے اور ذوق شوق میں آ کر اِس طرح پر کہنے لگے کہ الہي تیرا تو آگے یہہ حال نہ تھا اور یہہ کام تیرے نہ تھے تیري ذات سے اور تیرے حلم سے بہت بعید ہی کیوں اِتني مدت سے تو نے پاني بند کر دیا اور اِن بندوں کو آفت قحط میں مبتلا کیا آخر سبب اِسکا کیا ہی سب چلا رہے ہیں اور تو کسي کي نہیں سنتا سب مر رہے ہیں اور تو آنکھہ اُٹھا کر کسي کو نہیں دیکھتا ایسي بھي بے پروائي کس کام کي

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش	تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں

الہي مجھسے تو کہہ کیا تیرے چشمے سوکھہ گئے یا ہوا تیرے کہنے سے نکل گئي یا جو کچھہ تیرے پاس تھا وہ تمام ہو چکا یا پاني کے خزانے سوکھہ گئے یا تو نے سخاوت سے ہاتھہ کھینچ لیا اِس قدر بھي غصہ کس کام کا کہ جس سے تمام خلقت ہلاک ہوئي جاتي ہی آخر یہہ گنہگار ہیں تو کیا غفار نہیں ہی اگر ایسے ہي گنہگاروں پر خفگي تھي تو اپنا نام غفار کیوں رکھا تھا تو ہي کہتا ہی کہ میں نے گناہ کے پیدا کرنے سے

پہلے رحمت کو پیدا کیا ہی اب وہ رحمت تیري کہاں گئي ہم کو تو
یہہ حکم ہی کہ سب سے بہ نرمي و مہرباني پیش آؤ اور خود اِس
قدر غصہ ہی الہي مجہے یہہ بتلا دے کہ کیا کسي نے تجہہ کو رحمت سے
روک لیا ہی یا کسي نے تیرا ہاتھہ پکڑ لیا ہی کیا تجہے کسیکا خوف
ہی یا تو ڈرتا ہي کہ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جاے اور میں اپنا بدلا
گنہگاروں سے نہ لے سکوں ایسي بہي عقوبت میں تعجیل کیا ہی الہي
تو بڑا ہی بڑوں کو چہوٹوں کي برائیوں پر نظر نہ کرني چاہیئے تو اپني
ذات کي طرف دیکھہ اِن کمبخت گنہگاروں بدبخت خطاکاروں کي
طرف خیال کرتا ہی اگر اِنہوں نے گناہ کیئے تیرا کیا بگاڑا تیري خدائي
میں اِن کے گناہ سے کچھہ خلل آ گیا تیري شان و شوکت اُن سے کچھہ
گھٹ گئي الہي اب دیر نہ کر جلد پاني برسا دے نہیں تو اور کچھہ
کہونگا برخ یہہ کہنے نہ پایا تہا کہ اِس زور سے پاني برسا کہ تمام بني
اِسرائیل دنگ ہو کر رہ گئے اور آدہے دن میں گہانس زمین پر جم آئي
جب برخ نے اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ زمین سبز ہو گئي تب چلے
اور کہا کہ ہاں اب تم نے اپنے خدائي کیسا کام کیا خدا کو ایسا ہي
کرنا چاہیئے یہہ کہکر برخ چل دیا حضرت موسیٰ اُس کے پاس آئے
تو حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ ای موسیٰ تم نے دیکھا کیسا لڑ جہگڑ
کر ہم نے اپنے خدا سے پاني برسا لیا دیکھو کیسا منصف خدا ہی قایل
ہو گیا یہہ سنکر حضرت موسیٰ کو جلال آیا اور چاہا کہ اُسکو اِس بے
ادبي اور گستاخي پر ماریں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا
کہ خبردار ای موسیٰ کیا کرتا ہی اِس دیوانے کو جانے دے اِسکي دیواني
باتوں پر خیال نہ کر یہہ تو دن بہر میں کئي دفعہ مجھہ کو ہنسا دیا
کرتا ہی تجہے اپنے کام سے کام تہا وہ ہو گیا تجہہ کو اِسکي باتوں سے کیا

کام هی یهه اسرار هیں که جن کو هم جانتے هیں اور همارے خاص بندے
غیروں کو بیچ میں بولنے کي مجال نهیں هی

موسیا آداب دانان دیگر اند	سوخته جان ور وانان دیگر اند
گر خطا گوید ورا خاطي مگو	چوں بود پر خوں شهید انرا مشو
خوں شهیدانرا ز آب اولي تراست	این خطا از صد صواب اولي تراست

اور حضرت حسن بصري سے روایت هی که ایک مرتبه بصرہ میں آگ
لگي سب کے چهپر جل گئے اُن چهپروں کے بیچ میں ایک شخص کا
چهپر اُس میں سے رہ گیا حضرت ابو موسیٰ نے جو امیر بصرہ کے تهے
اُس شخص کو جس کا چهپر نه جلا تها بلا کر پوچها که تیرا چهپر کیوں
نهیں جلا اُس نے جواب دیا که میں نے خدا کو قسم دے دي تهي که
میرا چهپر نه جلائیو ابو موسیٰ نے فرمایا که سچ هی میں نے پیغمبر خدا
صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که فرماتے تهے که میري اُمت میں
ایسے لوگ هونگے که جن کے سرگرد آلودہ اور کپڑے اُن کے میلے هونگے
جب خدا کو کسي بات پر قسم دلائینگے وہ مان لیگا اور لکها هی که
ایک روز ابو حفص چلے جاتے تهے راہ میں ایک شخص کو دیکها که
وہ بدحواس پهر رها هی پوچها که کیوں اِس طرح پهرتا هی جواب دیا
که میرا ایک گدها تها وہ جاتا رها اور سوا اُسکے میرے پاس دوسرا نهیں
هی ابو حفص کهڑے هو گئے اور کهنے لگے که الهي تیرے هي عزت کي
مجهکو قسم هی که ایک قدم آگے نه چلونگا جب تک تو اِسکا گدها اِسکو
نه دلا دیگا اُسي وقت اُس کا گدها آ گیا اور ابو حفص آگے چل دیئے
پس یهه حکایات اور مثل اِسکے اور بهت هیں جو که ارباب اُنس کهه
سکتے هیں اور سوا اُن کے اوروں کو تشبه حرام هی پس یهه ناز و نیاز

بعض بندوں کو دیا جاتا ھي نه سب کو حضرت موسیٰ بھي ایک مرتبه
انس کے مزہ میں آکر کہنے لگے (ان ھي الافتنتک تضل بها من تشاء وتهدي
من تشاء) که یهه سب تیرا فتنه ھی جس کو چاھے تو گمراہ کرے اور
جس کو چاھے ھدایت کرے اور یهي کلام سواے موسیٰ کے اگر اور
کوئي کهے تو سوء ادب ھی *

رضا کے معنے کا بیان

جاننا چاھیئے که الله کے قضا پر راضي ھونا محبت کے پھلوں سے
عمده پھل ھی اور رضا اعلي ترین مقامات مقربین سے ھی اور اُس کي
بزرگي آیات سے ثابت ھی جیسا که فرماتا ھی (رضي الله عنهم و رضوا عنه)
اور حدیث میں آیا ھی که ایک مرتبه پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم
نے ایک گروہ اصحاب سے پوچھا که تم لوگ کون ھو جواب دیا که مومن
ھیں آپ نے پوچھا که تمهارے ایمان کي کیا نشاني ھی جواب دیا که
بلا پر صبر کرتے ھیں نعمتوں پر شکر کرتے ھیں اُس کے قضا پر راضي
ھیں حضرت نے فرمایا که قسم ھی رب کعبه کي تمهیں مومن ھو اور
حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا ھی که جو شخص خدا
کي تھوڑي رزق پر خدا سے راضي رھے خدا بھي اُس سے تھوڑي عمل
پر راضي ھوگا اور حدیث شریف میں آیا ھی که جب قیامت کا دن
ھوگا تب ایک گروہ کو میري اُمت سے الله جلشانه پر عطا کریگا جس
کے سبب سے وہ اپنے قبروں سے اُڑ کر جنت کو چلے جائینگے وھیں
سیر کرینگے اور جهاں چاھینگے سیر کرتے پھرینگے فرشتے اُن سے پوچھینگے
تمهارا حساب ھو چکا وہ کهینگے ھم حساب کچھه نهیں جانتے تب

فرشتے کہینگے تم پل صراط سے اتر آئے وہ جواب دینگے کہ ہم نے پل صراط
کو دیکھا بھي نہیں تب وہ کہینگے تم نے جہنم کو دیکھا وہ کہینگے ہم نے
کچھہ نہیں دیکھا تب فرشتے کہینگے تم کس نبي کي امت ہو وہ جواب
دینگے کہ ہم محمد صلي اللہ علیہ و سلم کے امت سے ہیں تب فرشتے
کہینگے کہ ہم تم کو خدا کي قسم دلا کر پوچھتے ہیں کہ ہم کو بتلا دو تم
دنیا میں کیا کیا کرتے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم دو کام کرتے تھے
جس نے ہم کو بفضل الہي اس مرتبے پر پہنچایا فرشتے کہینگے وہ دو کام
کیا تھے وہ جواب دینگے کہ جب ہم تنہا ہوتے تھے تو ہم خدا سے
حیا کرتے تھے اور اسکا گناہ نہ کرتے تھے اور جو کچھہ تھوڑا بہت ہماري
قسمت میں لکھہ دیا تھا اسي پر ہم راضي رہتے تھے تب فرشتے کہینگے
تمہارا یہي حق تھا جو تمہارے ساتھہ کیا گیا حضرت موسی علیہ السلام کے
اخبار میں آیا ہی کہ بني اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ اے
موسی اپنے پروردگار سے پوچھو کہ کون سے کام ہم کریں جن سے وہ ہم
سے راضي رہے تب حضرت موسی نے عرض کي کہ الہي تونے سنا بني
اسرائیل کیا کہتے ہیں جواب ہوا کہ اے موسی ان سے کہہ دو کہ وہ
مجھہ سے راضي رہیں میں ان سے راضي رہونگا اور اللہ جلشانہ فرماتا ہی
کہ میں وہ خدا ہوں کہ کوئي معبود سوائے میرے نہیں ہی جو شخص
میري بلاؤں پر صبر اور میري نعمتوں پر شکر نہ کرے اور میري قضا پر
راضي نہ رہے اس کو چاہیئے کہ سوائے میرے دوسرا رب تلاش کرے
اور اخبار میں آیا ہی کہ پچھلے انبیاء میں سے ایک نبي نے اللہ جلشانہ
سے بھوکھہ اور فقر اور کھتمل کي شکایت دس برس تک کي خدا
نے کچھہ جواب نہ دیا بعد دس برس کے وحي کي کہ ام الکتاب میں
قبل پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے میں یہہ لکھہ چکا تھا اور تیرے

لیئے یہہ حکم ہو چکا تھا اب تو چاہتا ہی کہ تیرے لیئے مین خلق دنیا کو بدل دوں جو مین نے تیرے لیئے مقدر کر دیا ہی اسکو بدل دوں کیا تیری خواہش کو اپنی خواہش پر مقدم سمجہوں کیا وہی کروں جو تو چاہتا ہی قسم ہی مجھہ کو اپنی عزت و جلال کی کہ اگر اب ایک مرتبہ بہی کبھی یہہ خیال تیرے دل مین آیا تو دفتر نبوت سے تیرا نام نکال دونگا اور عبدالعزیز ابن ابی رواد کہتے ہیں کہ جو کی روٹی اور سرکہ کے کھانے سے کچھہ نہیں ہوتا کمبل اور بالوں کے پہننے سے کچھہ کام نہیں نکلتا بڑے درجے کے لوگ وہ ہیں جو اپنے خدا کی قضا پر راضی رہتے ہیں *

رضا کی حقیقت کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو محبوب کے افعال کو اچھا جانتا ہی اور اس کے سب کاموں پر راضی رہتا ہی اور یہہ دو طرح سے ہوتا ہی ایک اس طرح کہ کسی درد کا دکھہ اس کو معلوم ہی نہ ہو اور محبت کا غلبہ اس درد کا اثر باطل کر دے مثلا زخم لگے اور اسکی تکلیف اسکو نہ ہو اور یہہ کچھہ عجب نہیں ہی اسلیئے کہ دل اسکا محبت میں ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ ہرگز اسکو ہوش نہیں رہتا کہ کیا اس پر ہو رہا ہی اور جب کسی عاشق کو اسکا محبوب کچھہ تکلیف دے تو وہ فعل محبوب سمجھہ کر اس مین ایک عجیب لذت پاتا ہی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ لکھا ہی کہ ایک عورت کے پاونمیں ٹھوکر لگی اس کا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنسی لوگوں نے پوچھا کہ کیا تجھے اسکا درد نہیں ہوا جواب دیا کہ ثواب کی

لذت نے میرے دل سے درد کي تکليف دور کردي حضرت سہل رحمۃ اللہ
عليہ بيماري ميں اپني دوا نہ کرتے تھے لوگوں نے پوچھا سبب اِسکا کيا
ھي کہا کہ اي دوست محبوب کي مار بھي پيار ھي اور دوسري وجہ
يہہ ھي کہ تکليف کا درد تو ھو ليکن اُس پر راضي رھے اگرچہ بمقتضاے
طبيعت اُسکو برا سمجھے ليکن بہ مقتضاے محبت اُسکو اچھا جانے جس
طرح ہر اِنسان فصد کو برا جانتا ھي مگر صحت کے ليئے بہ مقتضاے
عقل اُسکو اچھا سمجھتا ھي تاجر باميد منفعت سفر کي مشقت کو
قبول کرتا ھي اِسي طرح ہر جو شخص اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا ھي
وہ اُسکے سب بلاؤں کو اچھا جانتا ھي اور اُس پر راضي رھتا ھي اور
اُسکے ثواب کي اُميد اُس تکليف کو راحت کر ديتي ھي اور اُس بلا
پر شاکر رھتا ھي يہہ حال اُس کا ھي جو ثواب اور اِحسان اور نعمتوں
پر لحاظ رکھتا ھي اور اُس سے بڑھکر درجے ميں وہ شخص ھي جو سواے
محبوب کے نعمت اور ثواب کا خيال نہيں رکھتا صرف محبوب کو
اپنا مطلوب جانتا ھي اگر ھزار نعمتيں دے يا ھزار مصيبتيں دونوں کو
برابر جانتا ھي اور محبت اُسکي ايکساں رھتي ھي جيسا کہ حضرت
اِبراھيم عليہ السلام کے حال ميں لکھا ھي *

حکايت

اللہ جلشانہ نے حضرت اِبراھيم عليہ السلام کو مال اور مويشي بہت ديئے
اور وہ شب و روز اُسکا شکر کيا کرتے تھے اور اُسکي عبادت ميں شب
و روز بسر کرتے فرشتوں نے يہہ حال ديکھکر خيال کيا

کین همه جد و جهد دمبدمش — نیست جز در مقابل نعمش
عشق نعمت ز دست ره بروي — عشق منعم نه برد سویش پي
نیست از عشق ذات شید ائي — عشق فعل است دان نه اسمائي

الله جلشانہ نے ملائکہ کے اس گمان پر آگاہ ہو کر چاہا کہ اپنے خلیل ابراھیم کو اس الزام سے پاک کرے اور ملائکہ پر ثابت کر دے کہ یہہ عاشق ذات ہی نہ عاشق نعمت اسلیئے ملائکہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور امتحان لو چنانچہ ملائکہ نے یہہ سنکر

خلعت از صورت بشر کردند — سبحہ گویان برو گذر کردند
بانگ تسبیح و نعرہ تہلیل — بر گرفتند در جوار خلیل
زان نواي صداي جان افزا — عقل و ہوش خلیل رفت از جا
نام جانان شنید و جان افشاند — آستین بر همه جہان افشاند
اي خوش آن نغمهاي درد آمیز — که بود ذوق بخش و شور انگیز
بر کند عقل را ز بیخ د ز بن — نو کند درد رونہ عشق کہن
چون شدند آن گروہ سبحہ سرا — خامش از سبحہ ہاے ہوش ربا
با خود آمد خلیل و داد آواز — کین نوا را ز سر کنید آغاز
جان من از سماع نا شدہ سیر — بر خموشي چرا شدید دلیر
حالت صوفیان نہ گشتہ تمام — بر مغني بود سکوت حرام
نیست در مذهب مسلماني — جز با تمام ذبح قرباني
تو سیل کو هر ادب سفتند — در جواب خلیل حق گفتند
تا کي این ذکر رایگان گوئیم — کار کردیم مزد آن جوئیم

زانچه دارم ز مال گفت عقار　　می کنم بر شما دو دانگ نثار
بار دیگر کنید بهر خدا　　این نوای طرب فزای ادا
به بیان بلیغ و لفظ فصیح　　برگرفتند قدسیان تسبیح
بانگ قدوس نعره سبوح　　شد براهیم را مهیج روح
دل و جانش در اهتزاز آمد　　وجد و حال گذشته باز آمد
قدسیان باز لب فرو بستند　　زان صدای خموش بنشستند
بانگ برداشت آن ستوده سیر　　که فدا می کنم دو دانگ دگر
سبحه خوانان مرد جوی شدند　　مرد دیدند و سبحه گوی شدند
های هوئی فگند در ملکوت　　ذکر ذوالکبریاء والجبروت
چون دگر بار زمره ملکوت　　بر لب خود زدند مهر سکوت
ناله شوق بر گرفت خلیل　　کانچه دارم من از کثیر و قلیل
جمله را می کنم فدای شما　　تا زهم نگسلد نوای شما
منشینید زین سرود خموش　　که شدم در سماع آن همه گوش
باز آغاز آن ندا کردند　　ورد تسبیح خود ادا کردند
شد خلیل از نوای ایشان مست　　داد یکبارگی عنان از دست
هر چه بودش ز ملک و مال پسند　　جمله در پای مطربان افگند
زانش امتحان چو ابراهیم　　خالص آمد چو زر ناب سلیم
قدسیان پیش او شدند عیان　　که رسولیم از خدای جهان
آدمی نیستیم ما ملکیم　　نقد پنهانی ترا محکیم
آمده بهر امتحان توایم　　ناقد مخزن نهان توایم
لله الحمد کامدی به شمار　　چون زر ده دهی تمام عیار
تو خلیلی و در تو عشق خدا　　متحلل شده ز سر تا پا
چون بدات از خدای نشکیبد　　تاج خلت ترا همی زیبد

بشر ابن حارث سے روایت هی که وه کهتے هین که ایک مرتبه بغداد کے محلے میں ایک شخص کو هزار کوڑے مارے گئے وه کچهه نه بولا پهر اُس کو جهل‌خانے کو لے چلے میں بهی اُسکے پیچهے پیچهے هو لیا موقع پا کر میں نے اُس سے پوچها که کس جرم میں تم کو یهه سزا دی گئی جواب دیا بجرم عشق میں نے پوچها اِس قدر مار کها کر تم چپ کیون رهے جواب دیا که معشوق مجهے دیکهه رها تها یهه سنکر میں نے کها که دنیا کے معشوقوں سے تونے اِس قدر عشق کیا معشوق اکبر کی طرف تونے اپنا دل کیون نه لگایا یهه سنکر اُس نے ایک نعره مارا اور مر گیا *

حکایت

بشر ابن حارث کهتے هیں که میں ایک جزیره کو گیا وهاں میں نے ایک آدمی کو دیکها اندها کوڑهی مجنون جس کو مرگی آتی تهی که وه پڑا هوا تها اور چیونٹیاں اُسکا گوشت کها رهی تهیں مجهه کو رحم آیا میں نے اُسکا سر اُٹها کر اپنے زانو پر رکها اور اُس سے پوچها که یهه حالت تیری کس سبب سے هی بعد دیر کے اُسکو افاقه هوا میری باتیں سنکر کهنے لگا که یهه فضولی کون هی میرے اور میرے پروردگار کے بیچ میں کیوں دخل دیتا هی میرا محبوب مجهے مارتا هی میں اُسکو سهتا هوں اگر وه مجهے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو کیا اُس کی محبت میرے دل سے جاتی رهیگی جتنا چاهے ستالے روز بروز میری محبت اُس سے بڑهتی جائیگی *

حکایت

سعید ابن احمد کهتے هیں که میں نے بصره میں ایک جوان کو دیکها

کہ اُسکے ہاتھہ میں چھري هی اور تماشائي لوگ اُسکو گھیرے ہوئے هیں
اور وہ چلا چلا کر یہہ کہہ رہا هی شعر

یوم الفراق من القیمة اطول	والموت من الم الفراق اجمل

کہ فراق کا دن قیامت سے بھي بڑا هی اور موت جدائي سے بہتر هی
یہہ کہتے ہوئے اپنے پیٹ میں چھري مارلي اور مر گیا میں نے لوگوں
سے پوچھا کہ یہہ کون تها اور اِسکا حال کیا تها لوگوں نے کہا کہ یہہ ایک
شخص کو چاهتا تها کہ محبوب اِسکا آج اِسکو نہ ملا ایک روز کي جدائي
کا بھي صدمہ نہ اُٹها سکا *

روایت هی کہ ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت
جبریل سے کہا کہ مجھے کسي خاص بندے کو اللہ کے دکھلا دو حضرت
جبریل نے اُن کو ایک شخص کا نشان دیا وهاں جا کر حضرت یونس نے
اُسکو دیکھا کہ جذام سے هاتھہ پاؤں اُسکے بالکل گر گئے هیں اور آنکھوں سے
اندھا اور کانوں سے بہرا ہو رہا هی اور یہہ کہہ رہا هی کہ الهي جو کچھہ
تو نے چاها سو کیا جو تو نے چاها وہ مجھسے لے لیا مجھکو کسي چیز کے
جانیکا کا کچھہ غم نہیں اِسلیئے کہ تونے اپني محبت میرے دل سے
نہیں لي اگر تو هی تو پھر کسي چیز کا غم نہیں هی *

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت هی کہ اُن کا گذر ایک آدمي
پر ہوا جو کہ اندھا اور اپاهج اور مفلوج تها بالکل بدن اُسکا جذام سے
سڑ گیا تها اور وہ کہہ رہا تها کہ الهي هزار هزار تیرا شکر هی کہ تو نے مجھکو
اُس بلا سے بچا لیا کہ جس میں اور تیري خلقت مبتلا هی حضرت

عیسیٰ نے کہا کیا خوب کچھہ اور بھي بلا باقي ھی کہ جس سے تو بچا ھوا ھی اُس نے کہا کہ یا روح‌الله آپ نہیں جانتے کہ اصل بلا یہہ ھی کہ الله جلشانہ اپني معرفت دل سے اُٹھا لے وہ اُس نے میرے دل سے نہیں اُٹھائي حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ھی اور کہا کہ اپنا ھاتھہ بڑھا اُس نے ھاتھہ بڑھایا حضرت عیسیٰ نے اپنا ھاتھہ اُسکے بدن پر پھیرا سب بیماریاں جاتي رھیں اور وہ نہایت خوشرو خوبصورت جوان ھوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام کے ساتھہ ھو لیا اور ھمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام کي صحبت میں رھکر عبادت کیا کرتا تھا *

حکایت

حضرت شبلي جب جھل‌خانے میں قید تھے اُس وقت اُن کے پاس ایک مرتبہ کچھہ لوگ گئے حضرت شبلي نے اُن سے پوچھا کہ تم لوگ کون ھو اُنھوں نے کہا کہ ھم تمھارے دوست ھیں حضرت شبلي نے کہا کہ اچھا آگے آؤ جب وہ آگے بڑھے حضرت شبلي نے پتھروں سے مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے حضرت شبلي نے پکار کر کہا کہ ای جھوٹھو محبوب کے مار سے بھاگتے ھو اگر تم میرے محب ھوتے تو میري بلاؤں پر صبر کرتے غرضکہ اِن حکایات سے اھل معرفت جان سکتے ھیں کہ رضا بہت بڑا مقام مقامات اھل دین سے ھی اور یہي اھل محبت کو سب چیزوں سے زیادہ تر لذیذ ھی جو شخص الله جلشانہ کي محبت کا دعوي کرے اور پھر اُسکي بلاؤں پر راضي نہ رھے وہ جھوٹھا ھی *

بیان اِسکا کہ دعا منافي رضا نہیں ھی

اگر کوئي پوچھے کہ رضا بقضاء الله اعلي ترین مقامات ھی تو انبیا نے

جب اُن کو کسي قسم کي تکليف پہنچي هی کيوں دعا کي هی
حالانکه پيغمبر خدا صلي‌الله عليه و اله و سلم نے جن سے بڑھکر کسي کو
درجۂ محبت اور مرتبه رضا نہیں دیا گیا خود دعا کي هی بلکه الله
جلشانه خود اپنے بندوں کي تعریف کرتا هی که يدعوننا که هم سے دعا
کرتے هیں جواب اُسکا یہه هی که دعا یهي اظهار احتیاج اپنے هي محبوب
سے هی اسلیئے وہ منافي رضا نہیں اور دعا میں لطف مناجات هی
که جس کے سبب سے اولیاء الله دعا کرتے هیں اور اس میں اظهار
جلال اور قدرت الله جلشانه کا هوتا هي اور اس حیلے سے الله جلشانه
سے باتیں کرنیکا موقع ملتا هی اور سواے اسکے اورکوئي غرض دعا سے نہیں
هی که خود الله جلشانه دعا کرنے کا حکم دیتا هی که مجھسے مانگو پس
اگر دعا نه کریں تو استغنا اور بے پروائي معلوم هو اور الله جلشانه دعا
کرنے والونسے بہت خوش هوتا هی

من همیدانم که میخواهد دلش
تا بود غوغا به گرد منزلش

میکنم چنداں فغاں در حضرتش
تا فرود آید ز بالا رحمتش

چیست ادعوني کدامست استلو
گر نمي خواهد گدایاں را غلو

آه وگریه بر درش چنداں کنم
تا به خود آں غنچه را خنداں کنم

ای اخي دست از دعا کردن مدار
با قبول و با رد آنت چه کار

شیخ ابوالحسن شاذلي فرماتے هیں که دعا کرنیوالے کو چاهیئے که دعا
میں ذوق اور فرحت اُسکو مناجات سے هو اور یہه سمجھے که یہه
ذریعه محبوب کے یاد کا هی اور قضاء حاجت اور حصول مطالب پر
کچھه التفات نه کرے جس قدر دیر اجابت میں هو اُتنا هي شوق زیاده
هو اور سمجھے که هم مقبولان بارگاه الهي سے هیں اور مناجات کا ذریعه

اور باتوں کا وسیلہ ابھي باقي هی ایسے هي دعا کرنیوالوں کي شان میں مولانا لکھتے هیں

دل ز حرص مدعا خالي شده
گر اجابت کرد شاں فهوالمراد
هیچ نبود از دعا مطلوب شاں
ور کنند رد لذت آں بیشتر

ذوق عجز و بندگي حالي شده
ور نه با دیدار نقد آیند کشاد
جز سخن کردن باں شیریں زباں
بهر تقریب سخن بار دگر

حضرت غوث الثقلین رضي الله عنه فتوح الغیب میں فرماتے هیں که هرگز یهه نه کهنا چاهیئے که میں خدا سے سوال نهیں کرتا هوں بلکه همیشه اُس سے سوال کرنا چاهیئے اِسلیئے که وه خود فرماتا هی (ادعوني استجب لکم) پس سوال اِظهار اپنے عبودیت کا اور اِقرار خدا کي الوهیت کا هی بنده کا کام هی که آقا سے مانگتا رهے *

عاشقوں کي حکایتیں

کسي نے ایک عاشق سے پوچها که تم عاشق هو جواب دیا نهیں هم معشوق هیں عاشق همیشه دکهه میں رهتا هی اور هم همیشه عیش میں هیں پهر اُس سے پوچها که هم سنتے هیں که منجمله چالیس ابدال کے ایک تو بهي هی اُس نے کها نهیں وه سب چالیس میں هي هوں پهر اُس سے پوچها که هم سنتے هیں که تو حضرت خضر علیه السلام سے ملتا هی وه مسکرایا اور کهنے لگا میں اُن کا مشتاق نهیں هوں وهي میرے مشتاق رهتے هیں وے میرا ملنا چاهتے هیں اور میں اُن سے چهپتا پهرتا هوں *

حکایت

حضرت یحیي بن معاذ نے حضرت بایزید بسطامي کو بعد نماز عشا کے دیکھا کہ صبح تک مسجد میں رہے پھر اُٹھے اور یہہ کہنے لگے کہ الٰهي بعضوں نے تجھے چاها تونے اُن کو پاني پر چلنے اور هوا پر اُڑنے کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور بعضوں نے تجھہ کو چاها تونے اُن کو طی ارض کي طاقت دي اور وہ اِس پر راضي هو گئے بعضوں نے تجھکو چاها تونے اُن کو تمام زمین کے خزانے دے دیئے اور وہ اِس پر راضي هو گئے اور میں پناہ مانگتا هوں اِن سب چیزوں سے اور کچھہ نهیں چاهتا یہہ کہکر وہ میري طرف متوجہ هوئے مجھسے پوچھا کہ تو کس وقت سے یہاں هي میں نے کہا کہ بہت دیر هوئي یہہ سنکر چپ هوئے تب میں نے عرض کي کہ یا حضرت مجھہ سے کچھہ باتیں کیجیئے تب کہا کہ اچھا جو تیرے لایق هی وہ تجھسے کہتا هوں سن کہ مجھکو اللہ جلشانہ سب سے نیچے کے آسمان میں لے گیا اور تمام ملکوت سفلي میں مجھہ کو پھرایا اور سب زمینیں اور جو کچھہ تحت الثري تک هی دکھلایا پھر مجھہ کو سب سے اُوپر والے آسمان پر لے گیا وهاں سب آسمانوں کي سیر کرائي اور جنت سے لیکر عرش تک سب کچھہ دکھلایا پھر اپنے سامهنے کھڑا کرکے فرمایا کہ مانگ جو کچھہ مانگتا هو میں نے کہا کہ الٰهي سوائے تیرے مجھے کوئي چیز اچھي نهیں معلوم هوئي پس تجھسے میں تجھي کو مانگتا هوں تب خداوندعالم نے فرمایا کہ (انت عبدي حقا) میں تجھکو دونگا جو تو چاهتا هی *

حکایت

حضرت شبلي کے حال میں لکھا هی کہ ابتداي عشق میں اُن کا

یہہ حال تھا کہ جس کسي شخص کے منہہ سے خدا کا نام نکلتا وہ کہتے
کہ اِس کا منہہ شکر سے بھر دینا چاھیئے اور لڑکوں کو شکر بانٹتے اور اُن
سے الله الله کہلاتے اخیر پر یہہ حال ھو گیا کہ جو کوئي خدا کا نام اُن کے
سامھنے لیتا وہ چاھتے کہ اِسکا سر بدن سے جدا کر دیجیئے لوگوں نے اِسکا
سبب پوچھا جواب دیا کہ میں نہیں چاھتا کہ کوئي غیر غفلت سے
میرے محبوب کا نام زبان پر لاوے اور پھر یہہ حال اُن کا ھو گیا کہ
غلبۂ اِشتیاق میں اُنھوں نے اپنے آپ کو دجلہ میں گرا دیا تاکہ
ڈوب جاویں موج نے اُن کو کنارے پر لا ڈالا تب اُنھوں نے اپنے
آپ کو آگ میں ڈالا کچھہ اثر نہ ھوا ھرچند اُنھوں نے اپنے آپ کو
ھلاک کرنا چاھا کچھہ فائدہ نہ ھوا اور بیقراري اُنکي زیادہ ھوئي تب
یہہ کہکر چلانے لگے کہ (ویل لمن لا یقتلہ النار و الماء و السباع والجبال)
کہ افسوس ھی اُسپر جسکو نہ آگ ھلاک کر سکے نہ پاني نہ درندہ نہ
پہاڑ آواز آئي کہ (من کان مقتول الحق لا یقتلہ غیرہ) کہ جو کوئي
خدا کا مارا ھوا ھی اُسکو کوئي نہیں مار سکتا پھر ایسے دیوانے ھو گئے کہ
چند مرتبہ اُنکو قید کیا زنجیریں پہنائیں کسي طرحپر چین نہ پڑا اور
روز بروز دیوانگي اُنکي زیادہ ھوتي گئي *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ھاتھہ میں آگ لیکر چلے
اور کہنے لگے کہ میں کعبہ کو جاتا ھوں کہ اِس آگ سے اُسکو جلا دوں
تا کہ سب خلایق خدای کعبہ کي طرف متوجہ ھوں اور ایک روز
ایک لکڑي کے دونوں سروں میں آگ لگاکر چلے اور کہنے لگے کہ میں
جاتا ھوں بہشت و دوزخ دونوں کو جلا دوں تا کہ خلایق عبادت
بے سبب کریں *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ چند شبانہ روز ایک درخت پر رقص کرتے رھے اور کہتے رھے ھو ھو لوگوں نے پوچھا یہہ کیا حال ھی کہا ایک فاختہ اِس درخت پر بیٹھي ھوئي کہہ رھي ھی کو کو میں جواب دے رھا ھوں ھو ھو کہ تو کہاں کہاں ڈھونڈھتي ھی وہ تو ھر جگہہ موجود ھی *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ایک جنازہ کو دیکھا کہ جسکے پیچھے ایک شخص روتا ھوا یہہ کہتا چلا جاتا ھی (آہ من فراق الولد) شبلي بھي اُسکے پیچھے ھو لیئے اور یہہ کہکر چلانے لگے (آہ من فراق الاحد) *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ جب وہ مر گئے تو کسینے اُن کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کہو منکر نکیر سے کیسي گذري جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا وہ آئے اور مجھہ سے پوچھا کہ تیرا خدا کون ھی میں نے جواب دیا کہ ھمارا خدا وہ ھی کہ جس نے تم کو اور سب فرشتوں کو حکم کیا کہ ھمارے باپ یعنے آدم کو سجدہ کرو اور ھم اپنے باپ کے پشت میں تھے اور تمھارا حال دیکھہ رھے تھے یہہ سنکر منکر نکیر کہنے لگے یہہ تو سب اولاد آدم کي طرف سے جواب دیتا ھی اور یہہ کہکر چلے گئے *

حکایت

حضرت رابعہ بصري کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ حج کو چلیں جنگل میں کعبہ کو دیکھا کہ آپکے اِستقبال کے لیئے آیا حضرت رابعہ نے کہا کہ مرا ربالبیت مي باید بیت را چہ کنم کہاں ھی وہ جسنے فرمایا ھی (من تقرب الي شبرا تقربت الیہ ذراعا) کہ جو میري طرف ایک بالشت چلے میں اُس کي طرف گز بھر چلوں فقط الحمد للہ علي الاتمام والصلوٰۃ والسلام علي سید الانام *

تمام شد